

انٹرنیشنل شاعرہ 2004

مَا أَزِلُّكَ مُبْلِعًا
وَيُزِلُّكَ جَمْعًا

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
قرآن: الفرقان ۲۵، الانشراح ۱
اور (اے محمد) ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے

نعت کا سفر

نعتِ رسول ﷺ

حضرت علیؑ

بِالْوَسْعِ كَانَ جَبِينُهُ فِي الْعِشْقِ كَانَ جَبِينُهُ
آپ کی پیشانی مبارک فراخ ہے۔ اور قلب مطہر عشقِ خدا میں

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

مستغرق ہے۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

قَدْ فُاقَ لِحْيَتَهُ اللَّحْيُ الْوَاهِنَاتُورُ الدَّجْرُ
یقیناً داڑھی اُن کی تمام داڑھیوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

نورانی کا ہے۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

أَسْنَانُهُ قَدْ انْفَرَجَ وَالْتَوْرُ فِيهَا امْتَزَجَ
دندان مبارک بہ حسین کشادہ ہیں۔ اور اُن میں سے نور چمکتا ہے۔

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

لَيْسَ الْهَزَالُ بِوَضْعِهِ لَا شَكَمَ فِيهِ بِوَضْعِهِ
آپ کی وضع و خلقت میں لاغری نہیں ہے۔ اور نہ ہی فریبی آپ سے

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

متصف ہو سکتی ہے۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

عَنْ ذَرِّكَ وَضْفِهِ جَاهِلٌ وَيَقْصُرُ فُهِمُهُ قَائِلٌ
اُن کے چہرے وصف جانتے سے نہیں قاصر ہوں۔ اور اپنے فہم کی

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

کمی سے بھی واقف ہوں۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

اللَّهُ يَعْلَمُ شَانَهُ وَهُوَ الْقَلِيمُ بَيَانُهُ
اُن کی شان کو صرف اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ اور اُس کے بیان کی بھی

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

قدرت اُسی کو ہے۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

قَرَنَ الْفَلَاحَةَ طِينَهُ وَالْحُسْنَ صَارَ قَرِينَهُ
رحمت آنحضرت کی سرشت میں فی ہوئی ہے۔ اور حسن و خوبی اُن میں

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

ہوست ہے۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

مَرْبُوعٌ قَدِ كَانَ وَاللَّهُ أَكْظَمُ شَانَهُ
سرو کا کات کا جسم اقدس سیما ہے۔ اور اللہ نے اُن کا مرجع بہت

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

بلند رکھا ہے۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

إِذَا مَاتَ شَيْئُهُ أَحَدٌ قَدْ كَانَ يُغْلِبُهُ الصُّلَّةُ
جس وقت آنحضرت کے ہمراہ کوئی چلتا ہے، تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

قدموں سے بلند کر دیتا ہے۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

فَدَكَانَ أَزْهَرُ لَوْنُهُ وَهُوَ الْمُبَارَكُ كَوْنُهُ
بیشک رنگ مبارک روشن ہے۔ اور وجود مکمل خیر و برکت ہے۔

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

لِلْجُودِ وَشَعْ كَفَّهُ عَنْ كُلِّ بَحْلِ كَفَّهُ
اُن کا کف دست بخشش کے لئے کشادہ ہے۔ انہوں نے اُس کو ہر

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

نفل سے پاک رکھا ہے۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

مِنْ تَحْتِ قَدَمِهِ رِفْعَةٌ وَلِعَيْنِ ذَاتِهِ رِفْعَةٌ
اُن کے قدموں کے نیچے بزرگی کا حصول ہے۔ اور نظرس ذات میں وہ

صَلِّ عَلَيْهِ الْهَنَّا

مراپا بزرگ ہیں۔۔۔ خدا کی رحمت اُن پر نازل ہو۔

SPONSORED BY DR. SOHAIL, CRESCENTHEALTHCARE INC.

افتخار فیشنل

مشاعرہ

SATURDAY, SEPTEMBER 25, 2004 8:00 PM

Upper Level

BRONCO STUDENT CENTER, ROOM 2359, BLDG 35, CALPOLY, POMONA.

زیر اہتمام

نعت کا سفر

منتخب نعت نگار۔۔۔ منتخب اصنافِ نعتیہ شاعری

۷۲۱ ہل اسٹریٹ، سویٹ نمبر ۱۱۱، سینٹا مونیکا، کیلیفورنیا ۹۰۴۰۵-۴۴۲۵

فون / فیکس نمبر ۳۹۶-۹۳۰۳ (۳۱۰)

ORGANISED BY: URDU MARKAZ INTERNATIONAL

721 HILL STREET, SUITE # 111

SANTA MONICA, CA 90405-4425, U.S.A.

PHONE/FAX: (310) 396-9303

حرفِ آغاز

نمبر جہاں

رسالہ اردو
۳۸۸۳

ہر مخلوق ہونے والے دن کے ماتھے پر تاریخ اور سال کا لیبل لگا ہوا ہوتا ہے۔ سوائے اذیت کے دنوں کے، جن کی شناخت صرف شدت سے ہی کی جاسکتی ہے۔ دنیا کی تاریخ کو بدلنے والا ایسا ہی ایک مہیب دن، گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء، کتنی نسلوں کے لئے اذیتوں کی فصلیں بوجھیا ہے اس کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جاسکتا۔ واقعات کی ایک زنجیر ہے جس میں ملک و ملت، نسل و رنگ، شہری اور غیر شہری کا لحاظ کئے بغیر بے گناہوں کو باندھا جا رہا ہے۔ حقداروں کو نامناسب قرار دیا جا رہا ہے۔ انصاف کے نام پر ظلم کھلا ہے انصافی ہو رہی ہے اور ساری دنیا دم سادھے دنیا کے سب سے بڑے bully کا ظلم اور بے انصافی نہایت خاموشی سے دیکھ رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ جھوٹ اگر بار بار بولا جائے تو وہ سچ کا روپ دھار لیتا ہے۔ سو، یہی ہو رہا ہے اور اس جھوٹ نما سچ کا نشانہ اور اس دھاندلی کی چکی میں پسے والے صرف اور صرف مسلمان ہیں۔ اس لئے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم آپس کے جھگڑوں اور رنجشوں کو بالائے طاق رکھ کر اتحاد کی قوت کا مظاہرہ کریں اور اپنی شناخت منوائیں۔

اردو مرکز انٹرنیشنل کا یہ مجلہ، جس کا موضوع "نعت کا سفر" ہے، اللہ اور اس کے رسول کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ محض اپنی شناخت کو واضح اور مسلم کرنے کے لئے ہم نے نکالا ہے۔ ہر سال ہمارا سوویتیر اشتہار رات سے اپنا چوراخ کھانچ نکالتا آ رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم اس کو فنی تقسیم کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن اس سال مسئلہ یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ نعتوں کے لئے صفحات کی گنجائش نکالنے کے لئے ہمیں کم سے کم اشتہار رات رکھنے پڑے۔ ایسی صورت میں فنانس کی الجھن کو دور کرنے کے لئے اللہ نے ایک نیا راستہ کھول دیا۔ ڈاکٹر سہیل مسعود، کریسٹین ہیلتھ کیئر، نے نہایت فراخ دلی اور ادب پرستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشاعرے کی اسپانسر شپ قبول فرمائی۔ اس کے لئے ادارہ اور خصوصی طور پر میں ان کے انتہائی شکر گزار ہیں۔

جن حضرات نے اس سوویتیر کی تکمیل میں ہماری رہنمائی اور مدد کی، ان میں ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی نے خصوصی وقت نکال کر عربی نعتوں کے متن اور ترجمے پر توجہ فرمائی۔ جناب نہایت علی شاعر نے خصوصی رہنمائی فرمائی۔ محترمہ رشیدہ عیاض، نیوجرسی اور جناب سید ظفر عباس، لاس اینجلس نے اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود عربی و فارسی کی نعتوں کا ترجمہ کرنے کے لئے وقت نکالا۔ ادارہ اردو مرکز انٹرنیشنل ان شخصیات کا انتہائی ممنون ہے۔ ہم مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن، کیل پورن اور خصوصی طور پر عمران احمد کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس مشاعرے کے لئے اپنی خدمات پیش کر کے ہمارے بوجھ کو ہلکا کیا۔

جناب ابو بکر وکیل، ڈاکٹر مظفر کرمانی، جناب جعفر نقوی، جناب فکیل صولت، جناب متین احمد اور بیگم رفعت احمد، ڈاکٹر رزاق احمد، ڈاکٹر شفیق احمد، جناب اشرف علی، جناب راشد صاحب (حبیب امریکن بینک)، جناب قاضی اسد اور ہمارے صدر، ڈاکٹر خالد احمد، نائب صدر، ڈاکٹر شاہین اقبال اور دوسرے رفقاء کارمان کے علاوہ امریکہ کے مختلف شہروں کی میگزین المنائی ایسوسی ایشنز اور دیگر گروپوں کو آرڈینیٹر خواتین و حضرات، ان سب کا میں خصوصی شکریہ ادا کر رہی ہوں جن کے واسطے در سے ملنے تعاون سے ہم اپنے مقاصد کی تکمیل میں کامیاب ہوئے۔

یہ مجلہ آپ کے سامنے ہے۔ اس میں بہت سی خامیاں اور کمزوریاں بھی نظر آئیں گی، مثلاً کچھ معروف شعرا کا نعتیہ کلام شامل نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ باوجود کوشش کے ہمیں ان کا نعتیہ کلام دستیاب نہیں ہو سکا۔ ہم نے مقدور بھر کوشش کی ہے کہ اپنے محدود وسائل کے ساتھ اردو کے علاوہ بھی بہت سی زبانوں اور اصناف شاعری میں نعتیہ کلام حاصل کر کے شائع کیا جائے۔ ہم کہاں تک اس کوشش میں کامیاب ہوئے ہیں، اس کا فیصلہ آپ کیجیے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری محنتوں کی کہانی اور حسنیوں کی داستان کو دیکھ کر یا پڑھ کر ہمارے دوست خوش ہوں گے اور ہمیں پاپسند کرنے والوں کے تاثرات کو مختلف ہوں گے۔ خدا ہمارے دوستوں کو قائم و دائم رکھے اور جوئے وقت عالم اسلام پر آیا ہے اسے ختم کرے اور فلاں و ترقی کے نئے دروازے کھولے۔ آمین!!

سورہ فلق پڑھتے ہوئے ہمیں اپنے ادارے کو جناب پرویز جعفری کے اس شعر پر ختم کر رہی ہوں، کہ
ملا بھی وقت تو کس کس کو ہم سنا کریں گے سنا ہے شہر کا ہے شہر ہر گناہ ہم سے

آپ کی

نیر آقا

سرپرست

جناب احمد ادایا / محترمہ اینہ ادایا	ڈاکٹر سہیل مسعود، کریسٹ ہیلتھ کیئر
جناب سلام قریشی (سان فرانسکو)	جناب نوشاد علی (ہندوستان)
جناب صفی قریشی	ڈاکٹر مظفر کرمانی (لاس ویگاس)
جناب جعفر نقوی / محترمہ زہرا نقوی (نیوجرسی)	جناب ابوبکر وکیل
جناب قاضی اسد	ڈاکٹر شفیق احمد / محترمہ فہمیدہ احمد
جناب شکیل صولت / محترمہ طاہرہ صولت (فلوریڈا)	ڈاکٹر متین احمد / محترمہ رفعت احمد
جناب احمد علی / محترمہ پروین علی	ڈاکٹر عبدالرزاق احمد (بوسٹن)
جناب انس احمد شاہ	ڈاکٹر مہر طباطبائی / جناب قیصر مدد
ڈاکٹر مہر اقبال	ڈاکٹر پروین احمد
ڈاکٹر جسیر سنگھ مان	جناب عارف احمد / محترمہ نجمہ احمد
محترم شفیق خان (ولٹائر بنک)	محترم راشد صاحب (حبیب امریکن بنک)
جناب محمد اقبال	ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی
ڈاکٹر فیروز کھن وار	ڈاکٹر خالد شیخ

بورڈ آف ڈائریکٹرز

ڈائریکٹر نریول	کرشمہ شیخ	صدر	ڈاکٹر خالد احمد
ڈائریکٹر لیگل افسیرز	صہبا عارف	نائب صدر	ڈاکٹر شاہین اقبال
ڈائریکٹر میوزک	اشرف ہاشمی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر	سید فضل القیام
ڈائریکٹر تعلقات عامہ	تاجیش خانزادہ	سیکرٹری جنرل	غیر جہاں
ڈائریکٹر تعلقات عامہ	رفعت احمد	ٹریڈ رار	سید ذہانت حسین
ڈائریکٹر تعلقات عامہ	فرحان علوی	ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن	برکات علوی
ڈائریکٹر تعلقات عامہ	غیر عالم	ڈائریکٹر طباعت و اشاعت	پرویز ہدر

نمائندہ خصوصی

برائے یورپ: بانوار شد، لندن

برائے پاکستان: الطیر جاوید (لاہور)، احمد بخش (کراچی) اور برائے ہندوستان: موج رامپوری

معاونین

عمران احمد، صائمہ اختر، عمراختہ، مجید شیخ، روبینہ صدیقی، راجیل، محمد شیخ

ایڈیٹر: سید ذہانت حسین
معاون ایڈیٹر: غیر جہاں، برکات علوی، سید فضل القیام

سرورق: عامر ملک، گراٹک انجنیر

ساونڈ سسٹم و آڈیو گرافی: سید اشرف علی شاہ

وڈیو گرافی اور ایڈیٹنگ: خالد اراحم

طباعت و اشاعت: پی، ایچ پرنٹنگ پریس، لاس اینجلس (کیلیفورنیا)، فون نمبر 558-4560 (310)

خصوصی شکریہ: ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی، سید اشرف علی شاہ، عمران احمد، MSA, Calpoly, Pomona اور سید ظفر عباس، اردو ناشر

احمد ادایا اردو انٹرنیشنل ایوارڈ

سال ۱۹۸۹ء سے اردو مرکز انٹرنیشنل، لاس انجلس نے ہندوستان، پاکستان سے باہر دنیا کے دوسرے ممالک میں اردو کی ترویج و ترقی کے عمل کی حوصلہ افزائی کے پیش نظر بہترین شعری ادب کی تخلیق پر جو اردو انٹرنیشنل ایوارڈ دینا شروع کیا تھا، خدا کے فضل و کرم، ہمارے سر پرستوں، معاونین کی مدد اور دنیا کے مختلف ممالک میں موجود ہمارے معزز و محترم تجوں کے تعاون سے ترقی کی منازل طے کرتا ہوا اب سولہواں (۱۶) سال مکمل کر رہا ہے۔ پچھلے پندرہ سال میں جن شعراء اور ادیبوں کی تخلیقات پر ایوارڈ دیا گیا، ان کی تفصیل یہ ہے:-

- (۱) سال ۱۹۸۸ کا انعام سال ۱۹۸۹ میں جناب باقر نقوی، لندن۔ شعری تخلیق "تازہ ہوا"
- (۲) سال ۱۹۸۹ کا انعام سال ۱۹۹۰ میں جناب ہبیل احسن، سوئیڈن۔ شعری تخلیق "لفظہ رکھتے ہیں"
- (۳) سال ۱۹۹۰ کا انعام سال ۱۹۹۱ میں جناب عابد جعفری، کینیڈا۔ شعری تخلیق "پنے جاگتی آنکھوں کے"
- (۴) سال ۱۹۹۱ کا انعام سال ۱۹۹۲ میں جناب فرحت شہزاد، امریکہ۔ شعری تخلیق "مت سوچا کر"
- (۵) سال ۱۹۹۲ کا انعام سال ۱۹۹۳ میں ڈاکٹر صفی حسن، برٹنیم، برطانیہ۔ شعری تخلیق "کچی نیند کے گہرے خواب"
- (۶) سال ۱۹۹۳ کا انعام سال ۱۹۹۴ میں جناب اکبر حیدر آبادی، آکسفورڈ، برطانیہ۔ شعری تخلیق "ڈروں سے ستاروں تک"
- (۷) سال ۱۹۹۴ کا انعام سال ۱۹۹۵ میں محترمہ نسیم سید، کینیڈا۔ شعری تخلیق "آدھی گواہی"
- (۸) سال ۱۹۹۵ کا انعام سال ۱۹۹۶ میں ڈاکٹر صبا ست، لیڈز، برطانیہ۔ شعری تخلیق "آگ کی صلیب"
- (۹) سال ۱۹۹۶ کا انعام سال ۱۹۹۷ میں جناب باقر زیدی، میری لینڈ، امریکہ۔ شعری تخلیق "نذات گفتار"
- (۱۰) سال ۱۹۹۷ کا انعام سال ۱۹۹۸ میں جناب عبدالرحمان صدیقی، لاس انجلس، امریکہ۔ شعری تخلیق "نغمہ زنجیر"
- (۱۱) سال ۱۹۹۷/۱۹۹۸ کا انعام سال ۱۹۹۹ میں بیلی مرتبہ نثری تخلیق پر محترمہ نعیمہ ضیا، الدین، جرمنی، افسانوی مجموعہ "منفرد"
- (۱۲) سال ۱۹۹۸/۱۹۹۹ کا انعام سال ۲۰۰۰ میں ڈاکٹر ستیہ پال آنند، کولمبیا یونیورسٹی، واشنگٹن ڈی سی۔ شعری تخلیق "مستقبل آج سے مل"
- (۱۳) سال ۱۹۹۹/۲۰۰۰ کا انعام سال ۲۰۰۱ میں ڈاکٹر محمد مظفر الدین فاروقی، شکاگو، امریکہ۔ افسانوی مجموعہ "تین ملک ایک کہانی"
- (۱۴) سال ۲۰۰۱/۲۰۰۲ کا انعام سال ۲۰۰۲ میں محترمہ شکیلہ ساجد، جہاں، کیرلین، فیکسا، امریکہ۔ شعری تخلیق "خود شننی"
- (۱۵) سال ۲۰۰۲/۲۰۰۳ کا انعام سال ۲۰۰۳ میں جناب مقصود الہی شیخ، بریڈ فورڈ، انگلینڈ (برطانیہ)۔ نثری تخلیق "من درجن"

ایوارڈ کا فیصلہ انٹرنیشنل تجوں کا ایک پینل کرتا ہے۔ جج مختلف ملکوں میں موجود دانشوروں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ انعامی فیصلے میں اردو مرکز کے کسی فرد کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ تجوں کی رائے نہایت آزاد اور غیر جانبدارانہ ہوتی ہے۔ کوشش یہی کی جاتی ہے کہ ایوارڈ کا فیصلہ انتہائی ایمانداری اور یاستداری کے ساتھ ہو۔ مقرر سے دس کے سکیل پر ہر کتاب کو مختلف موضوعات کے اعتبار سے نمبر دیئے جاتے ہیں اور سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والی کتاب کو ایوارڈ کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔

سال ۱۹۹۸ سے شیلڈ کے علاوہ لاس انجلس کی مقتدر اور اردو دوست شخصیت جناب احمد ادایا صاحب کی طرف سے پانچ ہزار ڈالر نقد بھی دیئے جا رہے ہیں اور ایوارڈ کا نام "احمد ادایا اردو انٹرنیشنل ایوارڈ" ہو گیا ہے۔

سال ۲۰۰۲ اور ۲۰۰۳ میں چیمپی ہوئی جو شعری تخلیقات موصول ہوئیں، ان میں سے تجوں کے مشفق فیصلے کے مطابق جناب عرفان دانش سکندری، بزمین، نیوجرسی (امریکہ) کو ان کی شعری تخلیق "رقص غبار" پر اس سال ۲۵ ستمبر کو لاس انجلس میں منعقد ہونے والے سالانہ انٹرنیشنل مشاعرے میں احمد ادایا اردو انٹرنیشنل ایوارڈ (شیلڈ اور پانچ ہزار ڈالر نقد) پیش کیا جائے گا۔ جناب عرفان دانش کا مختصر تعارف، عکس تحریر اور منتخب کلام اگلے صفحات میں پیش کیا جا رہا ہے۔

حمدِ قادرِ مطلق

غزل

دریدہ لاکھ سہی اُس کے رُو برو کر دے
نہ جانے کب ترے دامن کو وہ رُو کر دے

بغیر کچھ بھی نہیں ہے، وہ جب جہاں چاہے
گناہ گار محبت کو سُرخ رُو کر دے

جو خاک زار کو چھو جائے ہو چہ باراں
تو زرد زرد کو شاکستہ نُور کر دے

کل امید کھلائے تو دشت حسرت میں
قدم قدم پہ وہ ترائیں رنگ و بو کر دے

کہیں وہ پیاس کو سرشار جستجو رکھے
کہیں چٹان سے پیدا وہ آبجو کر دے

زباں پہ حرف دعا رکھ، یہ مین ممکن ہے
تو لب ہلائے وہ تکمیل آرزو کر دے

.....

خالقِ قرطاس و قلم!

یہ منہی بھر خاک تو واپس ہوتی تھی
آج زمیں کا ایک تجاخذ ختم ہوا

قلم، کاغذ کہ گویائی، بجز تیری عطا کیا ہے
یہ حرف و لفظ کی ترتیب تیری ہے، برا کیا ہے

قاضی شفیع محمد، فخر اردو انٹرنیشنل ایوارڈ

”قاضی شفیع محمد، فخر اردو انٹرنیشنل ایوارڈ“ جس میں ایک شیڈ کے ساتھ ایک ہزار ڈالر (\$1,000.00) نقد دینے جاتے ہیں، ۲۰۰۷ء سے شروع ہوا ہے۔ اس کی پیشکش اس انجمن کے باذوق اور ارادہ مند جناب قاضی اسد کی طرف سے ہوئی ہے۔

یہ ایوارڈ ہر سال پوری اردو دنیا میں سے کسی ایسی شخصیت کی خدمات کو سراہنے کے سلسلے میں دیا جاتا ہے، جس نے اردو کی خدمت پرے خلوص اور نیک نیتی سے کی ہو۔ اس میں کسی ملک، خطے یا رنگ کی تخصیص نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی طرفداری، جانب داری یا ذاتی تعلق یا رشتے کو دخل ہوتا ہے۔ اردو مرکز انٹرنیشنل سے تعلق رکھنے والی کوئی شخص اس ایوارڈ کے لئے منتخب نہیں ہو سکتا۔ ایوارڈ کا فیصلہ اردو مرکز انٹرنیشنل کی انتظامیہ ممبران کی اور چند دانشوروں کی کثرت رائے سے ہوتا ہے۔

اب تک درج ذیل دانشوروں کو ایوارڈ پیش کیا گیا ہے۔

(۱) سال ۲۰۰۷ء میں جناب حمایت علی شاعر (پاکستان)

(۲) سال ۲۰۰۸ء میں جناب حکیم جاز (ہندوستان)

اس سال کے ایوارڈ کے سلسلے میں ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) کا انتخاب ہوا ہے۔ قاضی شفیع محمد، فخر اردو انٹرنیشنل ایوارڈ (شیڈ اور ایک ہزار ڈالر نقد) ۲۵ ستمبر ۲۰۰۸ء کو اس انجمن میں منعقد ہونے والے اردو مرکز انٹرنیشنل کے سالانہ مشاعرے میں شان و شان طریقے پر ڈاکٹر سید تقی عابدی کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔



ڈاکٹر سید تقی عابدی

(ایک صفحہ پر اردو)

خاندانی نام: سید تقی حسن عابدی

ادبی نام: تقی عابدی

والد کا نام: سید سلیمان عابدی منعل (مردوم)

والدہ کا نام: سلیمہ بیگم (مردوم)

پیدائش: ۱۹۵۴ء، علی، (انڈیا)

تعلیم: ایم بی بی ایس (میدیکل)، ایم ایس (پریگنری)، ایم سی ایس بی (امریکہ)، ایم بی آر سی پی (کینیڈا)

پیشہ: طبیعت

ذوق: شاعری اور ادبی تحقیق

شوق: مطالعہ و تصنیف

تصانیف: شمع، بخش، رویہ، بخش موزت، روض شاعری، انشاء اللہ خان، اقبال کے عراقی زوئے

عراقی غزل، تجزیہ و ترمیم، طالع میر، مجتہد ظہر مرزا و دیگر، سلف سلام و دیگر، انعام حق

زیر تالیف: تجزیہ و ترمیم، اقبال، ذکر و بارہن، فانی شاعری، با معیاد و دیگر، بیاض منتخب اشعار

(انگریزی) بی بی کا شمار تقی کے ہی چند دانشوروں میں ہوتا ہے جن کے پاس کہنے کو بھی بہت کچھ ہے اور جو بہت کچھ کرنا بھی جانتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کاوشوں اور ملاصورتوں کو دے گا۔ اسے اپنے تمام تر توجہ و توفیق کو اردو ادب کے کسی ایک گوشے میں محدود نہیں کیا بلکہ وہ ہر لمحہ ہر کام اردو کے گیسوئے پریشان کو سنوارنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے اردو کا مرتبہ ہوئے حلقہ تحقیق ہو یا تجزیہ و ترمیم، ان کا کردار تقی عابدی کی خدمات، ہمدردی کاوشیں اور تحقیقات اردو ادب کا بیش قیمت اور عظیم سرمایہ ہیں۔ آئے والی نسلیں کے لئے وہ ایک ایسے ہی کاویا و منتخب ہر دم اور کس تحریر کا مطالعہ فرمائیے۔

سُنادو

طارق کی طرح کشتیاں ساحل پہ ملو

طوفان کے سینے پہ سینے د سرو

تے ہوک برس پہ پہاڑی پائے تے ہو

رشتوں سے اُتر رہا تھاں د سرو

تخلیق برا اپنی نگاہوں سے تارے

بہتے ہوئے دیرینہ ستاروں د بھارے

جوق سے مل سے محرابوں د

ان دق کی قدیں زمانے د بھارے

اُلوں میں لفظ میں نہرتوں د

اں د جی بھی آسید خانے میں بھارے

بپ سومت سے بھی خوف نہ ہوا

نی سے صوبے تیا تیا کی بھارے

صدائے گی انہیں حرف د بھارے

پھر علم کے خاموش چراغوں د بھارے

نوا دنی پھیپے کی محبت کی ریش پر

جو تم سے جفا کرتا ہے تم اس د بھارے

جو ہات تلہی عرش شینوں سے آئی سے

آؤ، کسی آواز میں آواز ملادو

ڈاکٹر ترقی عابدی



مستند

سُنادو

ساحل پہ ٹوٹے ہوئے کھسکے کھسکے

بہم جھوٹی کشتیوں د بھارے

ماں سے بڑا دیتے تھے تیرے

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

عزت رسول کریم

بھائی نہیں دیا بھی نہ تیں کس چوں

تیا کشتیوں کو تیں کے سلطان د بھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

بھائی، لاکھوں سے لاکھوں

حضرت ابوطالب

دستِ شریف کی رحمت

سرا رہا ہے دستِ بچہ تھے سبوں سے آپ کے اور
ظلماتِ مہمِ مطلب کی ادا تے بعد آپ کی پرورش

سیدہ سیدہ محمد کا یہ خاندان

والہ لہ یصلوا الیک جمعہم

یہ رحمتِ شریفہ جو آپ کی رحمت

سرا رہا ہے سبوں کے جان

حسی ہوسد فی لئرب دہشت

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے

رحمتِ شریفہ کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کے جان

مصدقہ ساریں دہشتِ عصافہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

حضرت امیر حمزہ

اشیہ ۵۳

نغمہ سرِ مہمِ حمزہ

حمدوٹ اللہ جین ہدی قوا ابوی

حمزہ میں نے خدا کی اور ادا کھر و سپاس اس کا کیا

میرے دل و جس نے تیری رحمت کی اس سے دعا

لی الإسلام والبدین الفعیف

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

لربس حواء من رب عریب

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

حبیبی بالعماد ہمد نصیب

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

ادانیت یسائلہ علیہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

تجدد سوعہ ہی لیب لحصیف

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

رسائل حواء احمد من حواء

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

و حمد مصطفیٰ فیک مطاعاً

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

فلا تعشوه بالقول العقیف

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

فلا واللہ لاسلم لبقوم

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

ولم یقص مہمد بالسنوی

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

حضرت حسان بن ثابت

(اٹھت ۶۸)

عہد نبوی کے ممتاز شعراء میں تھے۔ جو ۶۰ء کا دہائی

کو اپنے چچا ابوطالب کے بعد ان کا شہادت واقعہ

پسند تھا۔

اعمر علیہ السبرۃ حاتم

یہ دو تین تین یہ تین تین تین تین تین تین

من اللہ مشہود بطوح ویشہد

سبوں کی رحمتِ شریفہ کی رحمتِ شریفہ

وصم لالہ اسہ السی الی سمہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

اداقال ہی الخمس الفوہ ذن اشہد

جب کہ ہائی وقت موزن شہد جتا ہے

عدسی سراجاً مستنیراً وھادیاً

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

بطوح کم لاج لصفیل السہد

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

و سدرک سدرک و بشر حنہ

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

و علمہ الاسلام بالہ حمد

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

وامت لہ الحق ربی وخالقی

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

مدالك ما عمزت فی الداس اشہد

جب تک میں زندہ رہوں گا، کلی شہادت دیتا رہوں گا

تعالیت رب الداس عن قول من ذہا

سرا رہا ہے سبوں کی رحمتِ شریفہ

یسواک الہا انت اعلی و امجد

اعلیٰ اور تر ہے جو تیرے سوا اور کسی کو معبود نہ کیا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ

(وفات ۱۳ھ)

يَا عِيسَىٰ فَا بُكْرِي وَلَا تَسَامَنِي
اے آنکھوں کو خوب رو اور نہ تھک

وَحَقُّ الْبُكَاءِ عَلَى السَّيِّدِ
تم ہے سرور عالم پر رونے کے حق کی

عَلَى حَيْرِ جَدِّ عَبْدِ الْبَلَاءِ
خدا کے بہترین فرزند پر آنسو یہاں

أَمْسَى يَعْزِيبُ فِي الْمَلْحَدِ
جو مصیبت میں شام و قہر میں پہنچا یا تھا

فَصَلِّ الْعَبِيكَ وَلِيَّ الْعِمَا
اے اے غلام، بادشاہ عالم، بندوں کے والی

دُورَبَ الْعِبَادِ عَلَى أَحْمَدِ
اور پروردگار نے احمدؐ تجھے پر درود بھیجا

مَكِيفَ الْحِيلَةِ لِمَقْدِ الْحَبِيبِ
اب کیسے زندگی سب محبوب ہی نہیں رہا

وَرَيْنَ الْمَعَاشِرِ فِي الْمَشْهَدِ
اور وہ نہ رہا جو زینت محفل تھا

فَلَيْتَ الْعَمَاءُ لِمَا كَلِمَا
کاش! ہم سب کی ایک ساتھ موت ہوتی

مَكُنَّا جَمِيعاً مَعَ الْفُهْدِ
آخر ہم سب اس ہدایت یافتہ کے ساتھ ہی تھے

○○○○○

مسعود عظیم آبادی

اندھیرا چار سو تھا جب افق پر علم و دانش کے
وہ محبوب خدا لے کر چراغ علم و فن آئے

حضرت عمر فاروقؓ

(شعبہ ۲۳ھ)

حکومتیں عید المعزیز خاتمہ

الْم تَرَانِ اللَّهَ أَطْهَرَ دِينِهِ
یہ تو تھے دینوں میں اللہ کے اپنے دین و

عَلَى كُلِّ بَيْتٍ قَبْلَ ذَلِكَ حَاضِدِ
قلب ہر اس دین پر بخشا جو پہلے سے مُردہ تھا

وَأَسْلَبَهُ مِنْ أَهْلِ نَكَّةٍ بَقْدَمَا
اور اللہ نے حضور پاکؐ سے ترویا عمر و مہملہ کو

تَدَاعَوْا إِلَيَّ أَمِيرٍ مِنَ الْعَنِي عَابِدِ
جب خیالہ سداً بقتل پیغمبرؐ پہ ہمتیوں نے اٹھا کر لیا

عَدْلُهُ أَحْسَنَ الْحَيْلِ فِي عَرَصَاتِهَا
اور ہم نے جس کی دست آپؐ نے میرے دل میں محفوظ

مَسُومَةُ بَيْتِ الزَّمِيرِ وَ حَالِ
اور اسے لکھ رکھا، رنج و حسرت و حال

فَأَنَسَى رَسُولُ اللَّهِ قَدْرَ نَصْرِهِ
نہرت نہی سے جس پر رسول اللہؐ نے غلبہ

وَأَمْسَى عِدَاةٌ مِنْ قَتِيلٍ وَ شَارِبِ
اور آج کل کے عداوت تھے پائے و کھانے و شارب

○○○○○

حضرت عثمان غنیؓ

(شعبہ ۳۵ھ)

حکومتیں رشیدہ عیان حرم

فِي عَيْنِي أَنْبَكِي وَلَا تَسَامَنِي
میں عمری تھک بھائے تھک، نہ تھک روکنے سے

وَحَقُّ الْبُكَاءِ عَلَى السَّيِّدِ
اپنے سرور پر لازم ہے بہنا آنسو

حضرت عائشہ صدیقہؓ

منقولہ "مر رشیدہ عیان حرم"

مَتَى يَبْذُ فِي الدَّاحِي الْبَهِيمِ حَسْبُهُ
شبہ تار، پند میں محبوب حد دل و دلت

يُلْجِ بِثُلِّ مَصْنُوعِ الدَّاحِي الْمَقْشُودِ
یوں چلتی ہے کہ جیسے وہ دل و دلت سوچتا ہے

مَعْنِ كَسَانِ أَوْ مِنْ قَدِيكُونَ كَأَحْمَدِ
احمدؐ جتنی نہ جیسا دل تھا اور دل ہو کائنات کا بھی مقام

بِطَامٍ "لِحَقِّ أَوْ كَالِ" لِمَجْدِ
کمرے والا اور محمدؐ دل کو رہا محبت کا پتہ ہے

○○○○○

حضرت فاطمہ زہراؓ

(وفات ۱۱ھ)

مَاذَا عَلَى مَنْ شِمَ تَرِبَةُ أَحْمَدِ
کس نے یہ شہادتیں کی ہیں کہ آپؐ نے جنت میں

لَا بِشِمِّ مَدَى السَّرَسِ عَوَالِي
تجھ پر نہ ہے، نہ مددوں و دستاویز

صَدَّ عَلَى مَصْنُوعِ لَوْ هَدَّ
حضورؐ کی حدوں میں وہ بھی نہیں ہو سکتا

صَدَّتْ عَلَى الْبَدَدِ صَرَفِ بَدَلِي
پہنچتیں نہ تھیں نہ تھیں، تو میں میں نہ تھیں

وَأَدْرَسَ مِنْ مَعْدَلِي كَثِيرُهُ
اور میں نے نہ جانتا نہ نہ

أَسْفَا عِيَهُ كَثِيرَةُ لَحْرِ
اور پانی نہ تھیں، نہ تھیں

بِأَحَدِهِمْ أَرْسَلَ الْمَعَارِ صِدْقَهُ
نہ تھیں نہ تھیں، نہ تھیں

صَلَّى عَلَيْهِ مَسْرُورُ الْفَرَارِ
نہ تھیں نہ تھیں، نہ تھیں

ابوالقاسم حسن فردوسی

(دہشت ۷۲۱ھ)

نمرخیاں

(دہشت ۷۱۵ھ)

حکوم زبرد آغا شاہ عرق درانی ہون

محی الدین عبدالقادر جیلانی

(غوث اعظم)

(دہشت ۷۵۶ھ)

بخت و بخت بہت ہے جوئی

اب رہی یہاں یہاں تپ شانی

تو دین و دنیا میں رہا نہ درست

رہ رہتا رہی یہاں یہاں

چہ سہا سہا دین و دنیا میں

نہ اندر نہ اندر نہ اندر

کہ خورشید عہد درویش نہ

نہا یہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

ساقی تہ ہے کہ بہت ہے مملکت

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

غلام حلقہ گلوں رسول سدا تم

زہے نجات نمودن صیب و سیتہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

(وفات ۶۴۲ھ)

ترجمہ سید ظفر عباس

اے از شعاعِ روئے تو خورشیدِ تاباں راضیا
کہ جس نہ چم سے نہ روئے سے سورجِ راشی
آئی کہ ہستی را شرفِ بانا تر از عرشِ علا
نیری وہ سے میری آفتی کا شرفِ عرش علی سے بلند تر تو یہ۔

گرچہ بصورتِ آدمی بعد از ہمہ پیغمبراں
پہلے میں میرے ہاتھ نامِ پیغمبروں سے بلند ہے
انہی معنی بودا سرخیلِ جملہ انبیاء
نہیں ہیں تمام انبیاء کے سرخیل و سرور ہیں

ہرگز خواندی یک ورق، خلقے گرفت از تو سبق
نورانی یک ورق تک نہیں پڑھا، لیکن ہر ورقِ کونک کو پہلے
انگشت، مہرا کرد شق، اے خوبہ پیغمبرانی
سے پہلے سرور اور آپ سے علی سے چاند کو انگلی سے کر دیا

یادان تو چار گھنٹہ، پاکیزہ کردار آمدند
تیرے جہادِ یاد سے، وہ چاروں پاکیزہ کردار آئے
لکھائے بے خور آمدند از خویش فانی، با خدا
ادائیگی کاٹوں کے بھول گئے اور اپنے انہوں کو یاد پئے تھے۔

ooo

سنت نکڑ و جی مہاراج

مرانگی نعت اردو ترجمہ

محمد نے کی پراقتضا محمد نے دعا کی
مہر و مہار و پاشا مشورہ رہا سوہنلو
نکھٹ کے سے تیاے سوچا حمد کر کے سب قیام جواں
تیا کاری جب کہ خداوند را

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

(وفات ۶۴۳ھ)

ترجمہ سید ظفر عباس

در جاں چو کرد منزلی، جانانِ محمد
جب محمد نے میری جاں میں قیام کیا
صدر کشاد و درویش، از جاںِ محمد
تو میرے دل میں جو دروازے کئے

بکھنیم نالاں در ملکِ بن احمد
میرے ملکِ گلشنِ امان میں ہیں
مانو لوی کیم و جاں، جانانِ محمد
محمد نے میرے دل میں قیام کیا

مستحقِ گناہیم، ہم چند مذخوایم
ہم پہلے میں ہیں۔ اہلِ گناہوں میں ہیں
پڑمردہ چوں گیا کیم، ہار ان محمد
نہیں ہیں میں نے مجھے ہیں، جانانِ محمد

دعا لبِ خدا ایم، ہر دینِ مصلحتیم
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ مصلحتوں میں ہیں
رہز کش گدا کیم، سلطانِ محمد
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ گناہوں میں ہیں

از در در خمیں، ہر چہ فہم چوسا
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ فہم میں ہیں
از سر ہم شفیعت، دریاں محمد
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ شفیعت میں ہیں

ز اکتان دیگر، آمدیم کیم
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ اکتان میں ہیں
واں را کیم نیست پادشاهانِ محمد
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ پادشاهان میں ہیں

در ہاں و بوستانم دیگر کواں معنی
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ بوستان میں ہیں
با غم س است تو آن، بوستانِ محمد
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ بوستان میں ہیں

حضرت امیر خسرو

(وفات ۷۴۱ھ)

ترجمہ سید ظفر عباس

اے آنکہ شدو طغیت ہمہ پید
میرے دل میں ہیں۔ اہلِ طغیت میں ہیں
نشت از سبب تو چہشِ عظم
نہیں ہیں۔ اہلِ سبب میں ہیں

نور تو نہ کید پادشاهیم
نہیں ہیں۔ اہلِ نور میں ہیں
بہر تو نہ کید پادشاهیم
نہیں ہیں۔ اہلِ بہر میں ہیں

نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں
نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں

نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں
نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں

نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں
نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں

نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں
نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں

نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں
نہ کانی کہ کانِ عام را
نہیں ہیں۔ اہلِ کانی میں ہیں

شیخ سعدی شیرازی

(ولادت ۷۰۷ھ)

بلغ العلی بکماله
کشف الدجی بجمالہ
حسن جمع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ
شیخ سعدی کی یہ ایک رہائی دنیائے
ادب و عقیدت میں مظہر ترین نعت مانی جاتی ہے۔ اس
رہائی کی شان نزول یہ ہے کہ اوّل تین مصرعے یعنی
"حسن جمع خصالہ" تک کہہ لینے کے بعد چوتھا
مصرع پہلے تین مصرعوں کے پلے کا نہیں بن رہا تھا۔ شیخ
سعدی اس مسئلے میں بہت پریشان اور مضطرب رہے
گئے اور اس اضطراب میں شیراز کے باغوں میں دیوانہ
وار گھومتے رہتے تھے۔ ایک دن اسی حالت میں ڈرامی
فتوویٰ آگئی۔ دیکھا، سرکارِ دو عالم سراپا رحمت بنے
کھڑے سرکار ہے میں۔ سعدی دیکھ کر یک دم باادب
کھڑے ہو گئے۔ سرکار نے پوچھا "اے شیخ کیا بات
ہے؟" اتنے پریشان کیوں ہو؟" سعدی نے بڑے ادب
سے دست بستہ عرض کی "حضور کی ذات والا صفات
میں نیک رہائی کے تین مصرعے کہے ہیں۔ چوتھا
انتہائی کوشش کے باوجود اس پائے کا نہیں بن رہا
ہے۔" آنحضرتؐ نے فرمایا "و تین مصرعے کیا ہیں
در پڑھو" سعدی رطب اللسان ہوئے

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسن جمع خصالہ

خفیر نے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ اس میں مشکل ہی کیا
ہے۔ چوتھا مصرعہ یوں پڑھو۔ "صلوا علیہ و آلہ"
شیخ سعدی کی آنکھ کھل گئی اور اس ایک رہائی نے ان
کے ہی نہیں بلکہ تمام عاشقانِ رسولؐ کے دلوں کو رہتی
دنیا تک مژدہ کر دیا۔ آج یہ مصرعہ "صلوا علیہ و آلہ"
رہاں روحانی دعا ہے۔

شمس الدین خواجہ حافظ شیرازی

(ولادت ۷۱۷ھ)

خوم زریں و آئینہ خالہ حید (مخزن)
اے فردغ ماو حسن از روئے رخشان شما
ہاندی خرم ہے رخسارِ تاجِ آپ کا
آہوئے خوبی از چاہ زخندان شما
آہوئے خسی ہے چاہ زخندانِ آپ کا
عزم دیدار تو دارد جان پر لب آہدہ
جانِ آپ ہوں پہنچے وہاں خواہش ہے
باز گرود یا بر آید محبت فرمان شما
کیا خوشی ہے آپ اور یہاں میں آپ؟
غلت خواب آلود ما بیدار خواہ شد مگر
شرعاً میں اور بہت عذبات سے
زانکہ زو بر دیدہ آپے روئے رخشان شما
"کہہ دے سے پیچھے رہا۔" شش آپ؟
با صبا ہوا و بفرست از رخت گلدستہ
آپ شش نیک گلدستہ کی مراد
بو کہ بوئے بشویم از خاکِ بستان شما
جائے برائیں بر می شود۔ بستان آپ؟
گرچہ زور کم از بسا و قرب بہت دور نیست
زور ہوں میں آپ سے لیکن مجھے صدمہ ہے
بندہ شاد شاکیم و شاخوان شما
بندہ و شاخ ہوں ہوں شاخوں آپ؟
اے شہنشاہ بلند اختر خدا را بستے
خاکہ دریں کیں نہ ہوں اے شہنشاہ آپ کی
تا ہوسم بچو گردوں خاکِ ایوان شما
چوتھا ہے میں جب خاک کے ایوان آپ کا
می کند حافظ دعائے بشو آئینے کو
کیوں نہ ہو حافظ اس کے ہونے نہ نہ
روزی با باد لعل فکر افشان شما
جب کہ لعل با بیا فکر افشان آپ کا

خواجہ فرید الدین عطار

آفتاب زرع دریائے یقیں
نور عام رحمت معانی
خواجہ کوئیں ، سلطان ہمد
آفتاب جان و بیان ہمد
نور او مقصود مخلوقات
اصل معدومات و موجودات
ہفت او شد سر مکنونی جان
آفتاب او بہتہ بین افکار
خاک ار جہدش قوی تہ چیز یافت
مسجدے شست ، غیبرے نیز یافت
چوب رہن حق رہن دست اس
بہترین عہدے رہن دست اس
.....

مخدوم عبدالرؤف بھٹائی

سندھی مولود

منار امیر مرسل جاہان شل تو بھ سپہ توری
صلیٰ حالاً مشیان عیسا، انڈیوری چڈیان وری
(ترجمہ: اپنے وطن ہاں اور انڈیوری نہیں بدلتا
ممالک کو طے کر کے جاؤں اور میر مرسل کے پیادوں
کو جا کر دیکھوں۔)

قلی قطب شاہ

(وفات ۱۰۶۰ھ)

ملاو جی

(وفات ۱۰۷۰ھ)

ولی دکنی اورنگ آبادی

(وفات ۱۱۰۰ھ)

دیا بندے کوں حق نبی کا خطاب
حکم دے دیا نور جاں ماہتاب

محمد نبی ناؤں تیرا ہے
عرش کے اُپر پاؤں تیرا ہے

عشق میں لازم ہے ازل ذات کوں غالی کرے
جو فنا فی اللہ دائم، یاد یزدانی کرے

نبی نانویں کر کسی تھے نہ ڈر
تورہڑی نمون دے دندیاں کوں سوتاب

کہ چودہ ملک کا ٹو سلطان ہے
علیؑ، ترے گھر میں پردھان ہے

یا محمدؐ! دو جہاں کی امید ہے تجھ ذات میں
خلق کوں لازم ہے حق کوں تجھ پہ قربانی کرے

حقیقی پیاسوں مجازی شیش
جو نسبت کرے گا تو ہاویں عتاب

ای ہور یک لکھ پنخیر آئے
دلے مرتبہ کوئی تیرا نہ پائے

جس مکاں میں سے تہا ری فکر روشن جوہر
عقل افسانے واس، قرار نادانی کرے

نہ بھاوے بٹے پو دن ہور گچ
میں تیری چیری بٹے آب راب

صفت کرتوں معراج کی بات کا
کہ جاؤیا سے بخت تیرا بات کا

یاسنہ یاسنہ اس یہ بکس سے س دست
خط ہا تجھ منوے جو تفسیر قرآنی کرے

نہیں پیہم میں کوئی شبہش مثال
صحی مانے یہ بات کو شیخ و شاب

اتھا اس زمیں کو عجب گونج نور
کہ لائےاں تھے چاندیاں، تروراں تھے سور

چاروں پیش تے جاں دیاں سے حق تائیں
جب آن تیری حق میں کہہ افشاد سے

چند الفاظ کے معنی:

چند الفاظ کے معنی

ناؤں۔ نام

۱۔۱۰

اے۔ ہے۔

تجھ۔ تیرا

ہور۔ اور

تجھ۔ تجھ۔ تیرا

جا گیا۔ جاگا

.....

گچ۔ تجھ

گونج۔ بکھ

سور۔ سورج

نقشہ اکبر آبادی

حزین کا شیریں

ربانی

یہ نفس، یہ سن دیاں بندہ

کیا مس سے کہوں بیاں، بندہ

پیدا نہ مقام عہدیت بدوں

اللہ نبی کی شان اللہ اللہ

ہدم اعلیٰ نظر روشنی نظر آئی
نقش پائے محمدؐ ہیں زندگی کے چراغ

میر حسن

(وفات ۱۲۰۳ھ)

نبی کون یعنی رسول کریم
نبوت کے دریا کا دُرِ قیم

ہوا گو کہ ظاہر میں اسی لقب
پہ علم لدنی کھلا دل پہ سب

بغیر از لکھے اور کئے بے رقم
چھے عجم پہ اُس کے لوح و قلم

کیا حق نے نبیوں کا سردار اُسے
بنایا نبوت کا حقدار اُسے

نبوت جو کی حق نے اُس پر تمام
لکھ اشرف الکاس خیر الانام

کہوں اُس کے رُتبے کا کیا میں بیاں
کھڑے ہیں جہاں باندھے صفِ مُرسلاں

محمدؐ کے مانند جگ میں نہیں
ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کہیں

.....

حبیب جالب

چراغِ جاوید ہستی ترا پیام بنا
ہوا نہ ہوگا کوئی تجھ سا خلق، یار و خلیق

شاہ نعمت اللہ ولی دہلوی

(وفات ۱۲۱۰ھ)

زیر سیو ظفر عباس

خوش رخصتی است یاراں، صلوات بر محمدؐ
دوستِ یہ بیت چن دست ہے، محمدؐ پر صلوات ہو
گو نیم از دل و جاں، صلوات بر محمدؐ
میں وہاں سے تیر، محمدؐ پر صلوات ہو

رُسنی و صادق ما شوی موافق
مولد دوستِ ارسوں سے دلی ہمارے دوست
کورنی ہر موافق، صلوات بر محمدؐ
میں حق ادا ہے، محمدؐ پر صلوات ہو

ای نوہدیہ ما خوش مجلسی یار
سے میرے نوہدیہ، اہل کفل کو
بی گو خوشی خدارا، صلوات بر محمدؐ
میں رکھیں نہ سمات، محمدؐ پر صلوات ہو

نہدک یہ دامن و رفار دست روشن
میں دھرم دین سے ہیں نہ دے دلیں
جان کن دست امان تن، صلوات بر محمدؐ
میں مومن دیناں جان محمدؐ پر صلوات ہو

گویم دہائی سید، خوش شای سید
میں سید، صدرا، ۱۲۰۰ھ و ۱۲۰۱ھ
جانم فدائی سید، صلوات بر محمدؐ
میری جان میرے ہندو، محمدؐ پر صلوات ہو

بی شک علی دنی بود، پروردگار نبی بود
بہشتی ان تھے ہر نہ، نہ دے دلیں
ختر ہمد علی بود، صلوات بر محمدؐ
نام نہد محمدؐ کی ہفتوں تیر، محمدؐ پر صلوات ہو

.....

سجاد حسن

جب تک اکی ہیں نوت و مقام نہ یہ مجلس
روشن دین سے اسوۂ سرکار کے چراغ

میر تقی میر

(وفات ۱۲۳۵ھ)

شاہان پاک محمدؐ کے تیں
درو و تحیات احمدؐ کے تیں
رسولِ خدا اور شاہِ نبی
رہے حشمت و جاہ، صلوات علی
دینِ محسن کہ یہاں سے وہ
شرفِ دوامان قصا دے دے

میں دوست اہل جہاں میں
رہے دشمن کو پہچان نہیں
کروں سنی قرابت کا یا میں یوں
کہ حقِ قلوب تو ہیں ان وہاں
بصورتِ نور و ہر مشہور ہے

حقیت، یہ سچ تو معلوم ہے
مبارکوں پر شریک نہ ہے
واقع شگفتہ دین یہاں سے ہے

درو و پاک اہل جہاں میں
دوست شایع شہادت ہے

پہ ساقی باد، یہاں سے
کہ ہوا میں رہتا، انہیں ہندو

نہ سے تہذیب متانہ دلیں میں ہوش
نہ از ہر دلیں، یہ ہوتے ہوش

میں پشستوں کا سب عجب
محمدؐ ان دورِ کائنات کے تھے

سائے جعفری

تاریخوں میں دورِ انِ خدیفہ نبویؐ
علمتِ حق میں ہر دلیں سے تیر

قندر بخش جرات

(دہات ۱۲۲۵ء)

انشاء اللہ خاں انشاء

(دہات ۱۲۲۳ء)

پچل سرمست

(دہات ۱۲۲۲ء)

محمد ہے نبی مروج ذات کبریائی کا
کے بندہ جو مدح اس کی، دعویٰ سے خدائی کا
نور انبیاء میں وہی حق کا برتری دے
سب سے شہسوار سے مصطفیٰ کا

آپ خدا نے جب کہا، صل علی محمد
کیوں نہ کہیں پھر انبیاء، صل علی محمد
عرش سے آتی ہے صدا، صل علی محمد
نور جمال کبریاء، صل علی محمد
صل علی نبی، صل علی محمد

مری آنکھوں نے اسے دلبر، عجب اسرار دیکھا تھا
میان ابر اس خورشید کا انوار دیکھا تھا
جلایا طور سینا کو تھا جس نور تحقیق نے
ترے کوچے میں اس انوار کا اظہار دیکھا تھا

تو تیرا دست یہ تستان سرور کا
یہ سلطنت سے مستبدوں کی کمرانی کا
یہ عشق میں پادشاهت رہا، رہا
یہ تیرا نام اور تیرا محبوب رہا

معد ذات کبریاء، باعث خلق نورو گل
فخر جمیع مرئیں، رہبر و ہادی ہل
وہ جس نے ہوئی شش کفر بھوتے فل
بعد نماز تھی یہی ورد و وظیفہ رسل
صل علی نبی، صل علی محمد

حذر حاصل ہوا تھا جس جگہ ان علم والوں کو
وہاں نہیں نے وہی نور نہیں اظہار دیکھا تھا
مگر تو کا تھا اس ہادی در بہر کی صورت سے
'کسی صورت کا میں نے ہم جگہ دیدار دیکھا تھا

میرا درخشاں نام خدا تجھ نے یوں اس
کہ جس کا قشیر پہ درخشاں ساری صدائی کا
یہ تیرا نام ہے جانی یہ تیرا جرات
یہ تھا مایہ نہ اس محبوب ذات پر دانی کا

بھیختے ہیں سدا درود و خش و طہور و انس و جن
وہ عجیب چیز سے جس کا ہو قلب مطمئن
خود و بہشت جاواں اس کو ملے ہیں اسکے ہن
انشاء اگر نجات تو چاہے تو پڑھ یہ رات دن
صل علی نبی، صل علی محمد

برابر ہیں بہر جا جس طرح سورج کی یہ کرنیں
بہر منظر اسی انداز سے انظار دیکھا تھا
کنارہ تھا نہ جس کا ٹو پچل اس بحر میں آیا
تجوں سار اس میں ہر اک طالب دیدار دیکھا تھا

ooo

ooo

ooo

فضا ابن فیضی

مکملین عشق و خیال و وفا سر شہز ہے
تیرے نام سے آج تک کشت خرا سر ہز سے
مطمئن ہوں نہیں خزاں ویدہ بدن رکھتے ہوئے
تیری نسبت سے بساط دعا سر ہز ہے

ضیاء القادری

دب جہاں در حضور ارد کش عرش یزیم نور
دش چرخ طور، شمع حریم ناز میں

تحقیق مدین شائق
مستند مدد

تو یہ ہے
سب سے بہتر
میں سے بہتر

اسی سے ہے مقصود اصل کتاب
وہی ہے گا مضمون اہم الکتاب

خصوصاً کہ جو اکل انسان ہے
وہ سارے صحیفوں کا عنوان ہے

نبی البرایا، رسول کریم
"نبوت کے دریا کا دُورِ یتیم"

حبیب خدا، سید المرسلین
شفیع الوری، ہادی راو دین

محمدؐ ہے نام اُن کا احمدؐ لقب
ہیاں ہوئے منقبت اُن کی کب

بظاہر جو ہے مقطع انبیاء
حقیقت میں ہے مطلع انبیاء

انہی ہزاروں درود اور سلام
تو بھیج اُن پر اور اُن کی امت پر عام

.....
حسین ناصر

چراغ اس میں روشن ہے یادِ خدا کا
نہ کیوں دل میں ہو روشنی یا محمدؐ

تم ظہورِ اولیں ہو، یا محمد مصطفیٰ
تم دمِ جاں آفریں ہو، یا محمد مصطفیٰ
وجہِ قرآن نہیں ہو، یا محمد مصطفیٰ
نورِ امتِ بُکانِ دیں ہو، یا محمد مصطفیٰ
زینتِ خلدِ بریں ہو، یا محمد مصطفیٰ

آپ کے نقشِ قدم سے جو شرف ہوز میں
دیکھتا ہے اُس کی رفعتِ راتِ دن عرشِ بریں
رازِ تو خلقت کے تم ہی پر کھلے ہیں شاہِ دیں
اور جو جو کچھ کہ ہیں اسرارِ ربِّ العالمین
سب کے تم بحق امیں ہو، یا محمد مصطفیٰ

نخبرِ صادق ہو تم اور حضرتِ خیرِ الودا
سرورِ ہر دوسرا اور شفیعِ روزِ جزا
ہے تمہاری ذاتِ والا شفیع، لطفِ وحدا
ہے نظیرِ اب اور کیا سب کی مدد کا آسرا
یاں بھی تم، یاں بھی تمہیں ہو، یا محمد مصطفیٰ

.....
صبحِ رحمانی

مرے طاقِ جاں میں نسبت کے چراغِ جل رہے ہیں
مجھے خوفِ تیرگی کا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہوگا
کسی دہم سے صدا دی "کوئی آپ کا مرغل"؟
تو یقین پکار اُٹھا "کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہوگا"

دکھا اُس کو جہاں میں غل ہے جس کی آمد آمد کا
الہی ہوں بہت مشتاق دیدارِ محمدؐ کا
عبورِ اللہ نے اُس کو دیا ہے علمِ باطن پر
یہ ہر چند تھا کہ میں نہ اُرس نہ اب بچہ کا

خدا تیرے معرف سے، منک تیرے موصف ہیں
میں حدِ بشر پہناتا ترے وصفِ بحدہ

نہ سوئے جاؤ، یا منہ یا - شواہدِ قوت
بر سرِ سطوتِ تمہارے دیا تین مسدہ

بناک ہر تاجِ قصہ یا قوتِ پناہ سے
سیدِ خانہ کُھر آتا ہے یہ مسدہ، یہ حدہ

معانی قل سواہدِ احد سے تین ہیں ناسخ
برائے قافیہ رَحا ہے میں نے میمِ احمدؐ کا

.....
حبیبِ باشمی (کابل)

سرخرونی میں مل جائے گی اور کے قریب
مہ نکل جائے اگر روضہ احمدؐ کے قریب
عظمتِ سرورِ دینِ حنا ہے وہاں
کون سا چہرہ کے چوٹے وڈے کے قریب

خوبہ الحاف حسین جانی

(وفات ۱۳۳۳ھ)

بنے ہیں مدحت سلطان دو جہاں کے لئے
تس دہ کے لئے اور زہاں دہاں کے لئے

.. شاد جس کا مدد دیتے ہیں جہنم میں
مدحت تہاں کی طرف رہاں کے لئے

.. چہاں تہاں سے سوئی تہاں باہر مشہور
تہاں نے تہاں رشتہ تہاں تہاں کے لئے

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.....

شاہدہ نسیم سالک

.....

.. محبت سے تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

محمد اسماعیل میرٹھی

(وفات ۱۳۳۶ھ)

وہ اوج پیغمبری کا تارا
ہوا ہے تہاں میں جلوہ سرا

.. تہاں کا جو تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں کا تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

.. تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں تہاں

مولانا احمد رضا خان بریلوی

(وفات ۱۳۳۰ھ)

منصفانہ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع ہزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جہنم سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیراز جاں نہیں
اُس ڈالال حلاوت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تنہم کی عادت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اُس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موی سے پوچھے کوئی
آنکھوں والے کی جنت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے فڈی کہیں ہاں رضا
منصفانہ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

دیباچہ 'خُن' ہے، شہ انبیاء کی مدح
محبوب ہے دلوں کو حبیب خدا کی مدح
طفرائے لوح عشق ہے خیرالوہ کی مدح
اسلام کا نشان ہے، اُس پیشوا کی مدح
نعت رسول حق ہے ہماری سرشت میں
اُستادِ اس کا راز کھسکا بہشت میں
لکھتا ہوں وصفِ زلفِ شہنشاہِ کائنات
خامہ جو مشک کا ہو تو نانے کی ہو دوات
خاکِ اس کے آگے حبِ قدر میں نہ ہوت
شاید کہ پھیل کر یہی معراج کی تھی رات
قدرتِ مہاں ہر اک ٹرہ ہے جس سے ہے
رشتہ اسی کے سائے کو شامِ ازل سے ہے
جاتے ہیں سوئے عرشِ برین، خاتمِ رسل
لیٹتے ہیں راستے میں ستاروں کے آج کل
حاضر ہیں انبیائے سلف، آستانِ پُگل
ہے قدسیوں میں صنِ علی المصطفیٰ کا ثل
مہتابِ رُخ سوئے درودِ ملت کئے ہوئے
استادِ کس ادب سے ہے مشعل لئے ہوئے
بے واسطہ غرض تھا وہاں وحی کا نزول
ایسا کہاں ہوا ہے مَلَرَب کوئی رسول
اس شبِ فضیلتیں جو ہوئیں آپ کو حصول
لکھوں جو مختصر بھی تو ہوا انتہا کا طول
ہو آئے اتنی دیر میں طے کر کے عرش کو
گری بدن کی باقی تھی دیکھا جو فرش کو

تہائی کے سب دن ہیں، تہائی کی سب راتیں
اب ہوئے لگیں اُن سے غلوت میں ملاقاتیں

ہر لمحہ منشی ہے، ہر آن تسلی ہے
ہر وقت ہے دل جوئی، ہر دم ہیں مداراتیں

کوڑے کاٹے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز ہیں تہہ پہ، ہر روز ہیں باتیں

معراج کی سی حاصل، بجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ کسی لیکن شاید وہ جلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سونا تیں

.....

کرتار سنگھ سیانی گویا

”ہم نے آقا کوئی چاہتا ہوں
جوئی ہی نہیں زندگی چاہتا ہوں
مٹا لیجئے مجھ کو نورِ ہدایت
ادھر سے میں ہوں روشنی چاہتا ہوں
نہ رست ہے کوئی نہ صاف ہی کون
زمرہ مجھ پر ہو رہی چاہتا ہوں
کرم کیجئے اپنے گویا پ آقا
’خیں ہوش و غرور آگئی چاہتا ہوں

نام کے نقش سے روشن یہ نگین ہو جائے
’عبدِ دل، مرے اللہ! مدینہ ہو جائے

وہ چہل دروہی ہوں میں کہ بجلی چمکے
دامنِ طور ار شفق یہ سیر ہو جائے

ظلمتِ کفر سے بڑھ کے تپائی دس میں
اور آئیں کرناںِ انوار سے سینہ ہو جائے

س کی تقدیر، جو پامان ہو تیرے، پ
اُس کی تقدیر، کہ جو خاکِ مدینہ ہو جائے

’فن ہوں ساتھ آتے میرے، مہمان
خاک میں میں سے نمایاں یہ ’فینہ ہو جائے

جان کی طرحت تم سے بنی دس میں ریاض
مروں آجے میں تو مرے سے مدینہ ہو جائے

.....

سنت نکڑو جی مہاراج

مرا بھی نعت
’پہنچا جگہ سے، وہ سے یہ رہیں
تیری یادِ یثوری پر تمہارے مسکے میں کہ یہ
اللہ ہاتھ چاہدیش ڈھیرے، نہ بات سے۔ یہ نہ
ایکاچ وچسا سا بھی
’نہ نیست خدا کیں۔
یہ تو ملائے عام سے۔

جگر مراد آبادی

(وفات ۱۳۵۹ھ)

اک رند ہے اور مدحت سلطانِ مدینہ
ہاں ایک نظر رحمت سلطانِ مدینہ

تو صبحِ ازل، سینہٴ حسِ ازل بھی
اسے صلیح علی صورتِ سلطانِ مدینہ

اے خاکِ مدینہ تری کلیوں کے تھوق
تو خلد ہے اور بختِ سلطانِ مدینہ

ظاہر میں غریبِ انگریزا پھر بھی یہ عام
شہروں سے سوا سلطنتِ سلطانِ مدینہ

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
دیکھوں نہیں ذرا دولتِ سلطانِ مدینہ

اس افسانہ عاصی سے نہ منہ پھیر دیا
نازک ہے بہت فیرتو سلطانِ مدینہ

کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

.....

ظہیر احمد ظہیر

میرے آقا ہیں چراغِ کائنات
آپ کے دم سے ہے تحریرِ حیات

علامہ اقبال

(وفات ۱۳۳۵ھ)

تیرے کائنات کا معنی ہے یہ باب تو
نیک ترنِ سماں میں قافلہ ہائے رُف و رُف

فصحتِ نقشِ مدہِ ایں دل ہے قرارِ را
نیک و دشمنِ زیادہ شنِ نیسوکے تابدارِ را

دن بھی تو، قدر بھی تو، تیرا وجودِ آفتاب
نہیں آئینہٴ رُف تیرے مہیڈ میں حجاب

حجابِ وحش میں تیرے شہر سے فروغ
درویشِ وید تو نے صدفِ آفتاب

شہرِ سخن، سیم، تیرے جدِ نئی نمود
نقدِ حلیہ، مہینہ، تیرا لباسِ بآفتاب

شیقِ تیرا، نہ ہو میری نواز کا اہم
میرے تیرے بھی حجاب، میرے تیرے بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مُراد پائے
عشقِ غیاب و جستجو، عشقِ حضور و اضطراب

تیرے دُعا ہے جہاں گردشِ آفتاب سے
طبعِ زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے

صفہ وندوی

(وفات ۱۳۲۵ھ)

یہو در عشق و حسیں، یہ عشق و مقصود
خزینہٴ حبِ حشیش، یہ ہے یہ ہے یہ

بر توشِ رہوں میں تو، تو ہی سب پہلو سے
یہ جو ہے تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو

یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے
یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے

یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے
یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے

یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے
یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے

یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے
یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے

یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے
یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے

یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے
یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے

وہی ہیں طاہر، وہی خطیر
وہی ہیں شافع، وہی حکیم
وہ سب سے افضل، وہ سب سے بالا
وہ سب کے رہبر، وہ سب سے برتر
تحت اُن پر، وروا اُن پر

صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر

خلیق سب کے، ادیب سب کے
انیس سب کے، خلیل سب کے
رفیق سب کے، حبیب سب کے
رئیس سب کے، کفیل سب کے
تحت اُن پر، وروا اُن پر

صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر

ملا نہ اب یہ بے کا درجہ
ہوا سے ایسا نہ کوئی ہوگا
اسی سے ظاہر ہے اُن کا رتبہ
کہ خود ثنا گو ہے حق تعالیٰ
تحت اُن پر، وروا اُن پر

صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر

وہ ساتھ شمع ہدی جو لائے
تو بُت ہوئے خیر و شر جھکائے
جراغِ منہ کے یوں جلائے
کہ ڈرتے دنیا کے جھگڑائے
تحت اُن پر، وروا اُن پر

صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر

اعجاز میں اعجاز دوبالا ہوا پیدا
بل کھائے ہوئے گیسوؤں والا ہوا پیدا
دنیا کے حسینوں میں نرالا ہوا پیدا
محبوبِ خدا، سیدِ والا ہوا پیدا
ہنگامِ عرق، ہرمن و نو عطرشاں تھا

سایہ نہیں جس کا وہی خورشید عین تھا

وہ حسنِ مسکمی میں سلامت کا عالم
وہ چشمِ سیاہ، مہجہ مڑگاں سرِ مردم
وہ لذتِ گفتار، وہ اندازِ تکلم
وہ شانِ مقدس، وہ حکیمانِ تہنم
غلوں میں وہ بے ساختگی نہیں سکتی

ہستی تو ہیں کیاں، وہ ہستی نہیں سکتی

سب بدعتیں زائل ہوئیں اُس یعنی قدم سے
کاہن ہوئے مجبور فرشتوں کی رقم سے
پہیلی یہ فیاءِ سید لولاک کے دم سے
ہر عمر نے حاصل کیا، ہستی کو عدم سے
حق یہ ہے، یہ عزت نہیں پانی تھی کسی نے
اونچا کیا کعبے کو رسولِ عربی نے

.....

دل شاہجہان پوری

مذاح ہوں جنابِ رسولِ کریم کا
یہ شاہکار ہے مری طبعِ سلیم کا
خاکِ حزارِ دل ہو مشرف پسِ فنا
یثرب کو لے اڑے کوئی جھوٹا نسیم کا

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ
یہ نورِ ہدایت کیا سما
جبریل بھی ہیں شیدا اُن کے
یہ شانِ نجات کیا کہنا

وہ سفر کی عظمت اور
اور محفلِ عینِ نور، بونی
یہ مہرِ حق سبحان اللہ
یہ صبحِ سعادت کیا منا

جس دہ میں سو پہاڑی، دوش
اس دہ میں دہندی حسنِ حق
جس سینے میں آتشِ تر
اس سینے میں عظمتِ یار

شیخ سے ایسا نورِ حق
عجب کا غلّ ہوا دوش
تاخیرِ ہدایت حسنِ حق
یہ جوشِ سعادت کیا منا

نور سے تر بخش
مضمون سے شاد پائے
نبیل کے ترانے حسنِ حق
پھولوں کی طاعت کیا کہنا

نواب بہادر یار جنگ خلق

(دعوت ۱۳۶۳ھ)

اقبال سہیل اعظم گڑھی

(دعوت ۱۳۶۵ھ)

دلورام کوثری

(دعوت ۱۳۶۵ھ)

— کہ تر وجود ہے

خاق ۱۰ جہاں کو باز

— کہ تر وجود ہے

وہم کہ وجود کائنات

— کہ تر وجود ہے

مہم کہ تر وجود ہے

— کہ تر وجود ہے

قرب تر وجود ہے

۱۰ مہم کہ تر وجود ہے

تیرے تھیں میں ہوں

۱۰ مہم کہ تر وجود ہے

ارث ۱۰ مہم کہ تر وجود ہے

تیرے تھیں میں ہوں

تیرے تھیں میں ہوں

مہم کہ تر وجود ہے

مہم کہ تر وجود ہے

مہم کہ تر وجود ہے

مہم کہ تر وجود ہے

مہم کہ تر وجود ہے

مہم کہ تر وجود ہے

حمد نرسل، فخر دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

منظیر اول، نرسل خاتم، صلی اللہ علیہ وسلم

وہم کہ تر وجود ہے

شرع کی محفل کردی نہ ہم، صلی اللہ علیہ وسلم

حمد ۱۰ مہم کہ تر وجود ہے

اصدق و اعدل، وجود و احکم، صلی اللہ علیہ وسلم

نظم میں جس کی تخت مظہر، اقا اعطیک الکوثر

اللہ اللہ شان معظم، صلی اللہ علیہ وسلم

قبل نمازے سجدہ گزاراں، شعلہ سینا، جلوہ قاراں

صبح بہاراں جس کا مقدم، صلی اللہ علیہ وسلم

عالم ناسوتی کا مجاہد، شہید لاہوتی کا مشاہد

شان میں ارفع صبر میں اقوام، صلی اللہ علیہ وسلم

نہم کہ تر وجود ہے

نہم کہ تر وجود ہے

علم لافنی، شان کریمی، خلق غلیلی، خلق کلیسی

ژہد مسیحا، عفت مریم، صلی اللہ علیہ وسلم

عظیم الشان ہے، شان محمد

خدا ہے مرتبہ دن محمد

کتب خانے کے منسوخ سارے

کتاب حق ہے، قرآن محمد

شریعت اور طریقت اور حقیقت

یہ تینوں ہیں کنیزان محمد

فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں

غلامان غلامان محمد

نہم کہ تر وجود ہے

کلام حق سے زبان محمد

حق ہی تو وہی مصطفیٰ سے

حق ہے رنگ بستن محمد

حق و فاطمہ، شہیز و شہز

بہا ان سے گلستان محمد

بتاؤں کوثری کیا شغل پنا

میں ہوں ہر دم ثنا خوان محمد

مسند نشین عالم امکاں تمہیں تو ہو
اس انجمن کی شمع فرداں تمہیں تو ہو

دنیاۓ ہست و بود کی زینت تمہیں تو ہو
اس باغ کی بہار کے سماں تمہیں تو ہو

روشن ہے جس کی صو سے شبستان زندگی
وہ ماو نیم، وہ شبستان تمہیں تو ہو

صبح ازل سے شام ابد تک ہے جس کا نور
وہ جلوہ زار حسن و رخسار تمہیں تو ہو

تم کیا مے کہ دولت ایماں ملی ہمیں
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایماں تمہیں تو ہو

دارائے چرخ، دور زمیں جس کے ہیں غلام
وہ غر و دہر و نازش دوراں تمہیں تو ہو

اختر کو بے نواہی دنیا کی فکر کیا
سماں طراز بے سرو سماں تمہیں تو ہو

000

نسیم سحر

کچھ اس کے سوا اور طلب ہے بھی مری کیا
بس یہ کہ مجھے آپ سے پہچان عطا ہو

ڈرے کیا آتش دوزخ سے دیوانہ محمدؐ کا
کراٹھتے شعلے گل کرتا ہے پروانہ محمدؐ کا

ظہور حال و مستقبل کو ماضی سے ملا دوں گا
مجھے پھر آج ڈھراتا ہے افسانہ محمدؐ کا

رہائی کب ہے اس تک ہوش انساں، عقل قدی
جو اپنی زد میں بگ جاتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

دوئی اک دریا تبست، غیرت الزام ب معنی
وہ اپنا ہے جسے اپنا ہے دیوانہ محمدؐ کا

یہاں سے تار جھٹ روت سے وہی نہ پش
جہاں چاہے چھا جائے دیوانہ محمدؐ کا

دروہ اول سخن ہو آرزو، پھر شعر نعتیہ
زہاں دھو ڈال گر کہتا ہے افسانہ محمدؐ کا

000

شادہ لطیف

رباعی

انھیں جو ہاتھ تو سارے سلام تیرے ہوں
مری نظر کے کبھی احرام تیرے ہیں
قدم قدم پہ ستارے ہوں تیری رحمت کے
جہاں بھی گزریں مرے صبح و شام تیرے ہوں

منظر شان کسب، صبا علی محمدؐ
تینہ خدا نما، صبا علی محمدؐ

موجب ناز عارفاں، باعث خفاقات
سور خیر نیوا، صبا علی محمدؐ
مرکز عشق دلت، مصدر حسن چاند
صورت و سیرت خدا، صبا علی محمدؐ

مناس و شستہاں، پشت پناہ مستہاں
شائع عرصہ، صبا علی محمدؐ
سرتے، رستے، شش آن
دراویوں سے سدا، صبا علی محمدؐ

000

سیما بک بادی

دہات ۱۳۷۰ء

پیام فی سہ ماہیہ
کہرتوں کی غمی کے خدا دینے

تیارے ہاتھ یہ، ریش ہار، نفس
مشت کے کئی سے خدا دینے

فشتے یمنوں، تے میں، رجات ہیں
بہت قریب ہے عشق خدا دینے

نہ نہیں جانے، سہ سے کئی تمارے
ہینے لکے، نہ کے خدا دینے

سید سیدان ندوی

(وفات ۱۳۲۵ء)

عشق نبویؐ اور موصیؑ کی ہے
فلکست بندہ وہ میں وہ شمع مد سے

نہ سے پتہ نہ تے اند کا جو سرا سے
مسنو سے صاف کا پتہ سب کو چلا سے

ہمت سے اور سب ہی تجھ پر توفیق
تصویر پہ نور اپنی معجزہ بھی فد سے

نہ تری اس سے رہی رہتی ہم
یہ ہی نے نقش سستی یہ بات

دین ، خیر حسن تحقیق سے نور
یہ لائق ہر ایک سے اس سے نور

ماں و باپ تری توقع سے ماند
تیری ہی شجاعت پہ رنجی کی بات

سے سب کا سر سے دست اور شر و
بڑا جادو ہے اس سے چاہے اس سے

>>>>>

نام القاری

جہاں سے نقش دلی سے مایہ سے
پہنچا تجھس میں جواب سے تو نے

وحشت کلکٹوی

(وفات ۱۳۷۵ء)

نواہ عرش اعظم ہے جلو خانہ محمدؐ کا
کلام اللہ میں لکھا ہے افسانہ محمدؐ کا

نہ دل لائق الفت، نہ ہر سر قابلِ نودا
وہ خوش قسمت ہے جو ہوتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

چہ شہ طور کا پروانہ ہو کر رہ گئے موسیٰ
چہ شہ طور خود ہوتا ہے پروانہ محمدؐ کا

حدیث دل پذیر افسون تسکینِ خلایق ہے
رہن خلق پر جاری ہے افسانہ محمدؐ کا

مئے عشق احد سے بزم احمدیوں ہوئی روشن
کہ بزم مئے عرفاں ہے پیکانہ محمدؐ کا

نسی کا چل سا جادو نہ طبع وحشت آئیں پر
خدا کا شکر ہے وحشت ہے دیوانہ محمدؐ کا

>>>>>

فخر بریلوی

رہائی

جان نگزار مصطفائیؐ تر ہو
میر ہو مانت خدا کی تر ہو

صبر سے تمہارے عیاں شانِ خدا
تیرے ذات کبریائی تم ہو

پندت برج موہن داتا تریہ کٹکی دیوں

(وفات ۱۳۷۵ء)

ہو شوق نہ کیوں نہت رسولؐ دوسرا کا
مضمون ہو عیاں دل میں جو تو لاک نہ کا

تھی بہشت محمود خداوند کو منظور
تھا مہمل وہ بشارت کا؛ نتیجہ نہ دعا کا

پہنچایا ہے کس اوج سعادت پہ جہاں کو
پھر رتبہ ہو کم عرش سے کیوں غارِ حرا کا

معراج ہو مومن کو نہ کیوں اس کی زیارت
ہے خلد بریں روضہ پُر نور کا خاک

دے علم و یقین کو سرے رفعت، وہ عالم
نام اونچا ہے جس طرح حرا اور صفا کا

یوں روشنی ایمان کی دے دل میں کہ جیسے
بھا سے ہوا جلوہ لگن نور خدا کا

ہے حای و مدوح مرا شافعِ عام
کٹکی مجھے اب خوف ہے کیا روزِ جزا کا

>>>>>

گنگا سہائے تمیز لکھنوی

اے تمیز اس کا بھلا کون ہو محشر میں شافع
جس کے منہ سے نہ کہی نامِ عبیرؑ نکلے

مہمانِ افشتر علی خاص

$$(2F_u + 2F_v)$$

اس جس سے روپ ہو تمہیں تو ہو
تمہیں میں اس سے جس وہاں تمہیں تو ہو

چونکہ یہ ایک شہر ہے اس لیے اس میں ایک مسجد ہے جس کا نام ہے مسجد النبیؐ

سب کچھ تھہرے واسطے چہرہ کیا گیا
سب خاتون کی غارت اویں تھیں تو ہو

[illegible][illegible]

چندین سال بعد از آنکه در این کتاب
در باب اول و دوم و سوم و چهارم

[illegible]

⏪ ⏩ ⏴ ⏵ ⏶ ⏷

حافظیہ اہلسنیہ فوقی

[illegible]

پندت ہری چند اختر

(1944-1945)

نہیں نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملاپا اور دریا کر دیا

اللہ اللہ موت کو کسی نے مسخا کر دیا

شوشہ معذور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کسی نے ڈرا میں قصر مسمیٰ کر دیا

کس کی عکس نے قیہوں کو کیا ذہنیم
اور غلاموں کو زمانے مھر کا مولا کر دیا

کہ: یا لاتقنطوا الخرسى نے کان میں
دو دو لکھ کو سر پر سجھ کر دیا

ساتھ وہ اس میں چھپا بیٹھتا تو حسن کا نکات

تمہیں کاش کہ غرض سامانِ مینا نہ ہو
اب عرب نے آدمی کا ہول بھلا کر دیا

~~~~~

اندرمروپ نادان

مزم کر ہم چاے شاد ہینہ  
مہیرا ہے، احوال مانجھے ہیں

مولانا ابوالکلام آزاد

$$\{ \mu_{\alpha}^{\pm} = \frac{1}{2} \}$$

سوزوں کلام میں جو شائے نبی ہوئی  
تو ابتدا سے طبع رواں غنّعی ہوئی

ہر بیت میں جو وصف چہرہ رقم کے  
کاشفہ عن میں بڑی روشنی ہونی

ظلمت رہی نہ پڑ تو حسن رسولؐ سے  
ہے کار اے ملکِ ارب متا بہر ہوا

ساقی طویل کے اوصاف جب پڑھے  
مخمل تمام مسدود ہو کر رہا

مالک ہے جو کہ چادۂ عشق رسولؐ کا  
 لعلِ کربلا ہے کہ تیرے حکم سے

زاد اور فکر جگہ پائے گی کہیں

←←←←←

ملوک چند محروم

( ۱۴۴۷ هـ )

مبارک پیش رو جس کا ہے بیڑہ صاف کہنے سے  
مبارک پیشوا جس کی ہے شفقت، دوست دشمن پر

انہی اوصاف کی خوشبو ابھی اطراف عام میں  
 فہم جانگزا لاتی ہے تلے اور دیئے سے



## احسن مارہروی

(وفات ۱۲۵۹ھ)

پیا سا ہے جو دیدارِ رسولِ عربی کا  
کیا خوف قیامت میں اُسے تشنہ لبی کا

نوا احمد و محمود و محمد ہے بلا شک  
شہرہ ہے فرشتوں میں تری خوش لقی کا

دشمن بھی ہیں مداح شہنشاہِ رسالت  
ادنیٰ سا یہ اعجاز ہے اخلاقِ نبی کا

حسرت ہے کہ طیب کو چلی جاتی ہے دنیا  
ہوتا نہیں کیوں حکم ہماری طلبی کا

مداح ہوں، محتاج ہوں، بندہ ہوں، گدا ہوں  
ملی، مدنی، باہمی و منطقی کا

لہ کے بندوں میں ہے احسن وہی محبوب  
آئینِ محبت میں جو بندہ ہے نبی کا

.....

## سید معراج جاتی

آپ کے آتے ہی ہو گیا یہ جہاں  
ضوفشاں، ضوفشاں، ضوفشاں  
آپ ہی کے سبب سے خدا بھی ہوا  
مہرباں، مہرباں، مہرباں  
طاہرِ قلب جاتی رہے آپ کا  
نغمہ خواں، نغمہ خواں، نغمہ خواں

## عبدالحمید سالک

(وفات ۱۳۷۹ھ)

بچی اک دھوم عالم میں محمد مصطفیٰ آئے  
ہوا اتمام دین جن پر وہ ختم الامیاء آئے

جہاں کے لوگ تھے سب جتلائے کفر و کمر اہی  
انہیں ایمان کا رستہ دکھانے رہنما آئے

جہاں و ہوش باقی تھا نہ دنیا کا، نہ عقیں کا  
جہاں کی رہبری کو ہادی ہوا اور اسے

جہاں میں زندگی تھی شاق روحانی مریضوں کی  
طیب کے لئے رُودائے جانِ اے

نہ سمجھی حالت جس سے دستِ دُستوی نسواں  
دو لے لے اپنے سینے میں اب دردِ شہ آئے

کھلے افسردہ غنچے باغ میں اور بلبلیں چنکیں  
وہ گلزار جہاں میں صورتِ پاؤ صبا آئے

.....

## نورین طلعتِ عروبہ

رباعی

مرے نصیب کے کانٹے پھول اُس نے  
دھائے عزم کی ہے مری قیوں اُس نے  
بیٹھ دامنِ رحمت رہا ہے سایہ گلشن  
مجھے کبھی بھی نہ ہونے دیا طولِ اُس نے

## نوح ناروی

(وفات ۱۳۸۰ھ)

سامنے جس کی نگاہوں کے مدینہ آیا  
حلف کے ساتھ اُسے مرنا دجیا آیا

ہائشِ حسنِ محمدؐ تھی یہ معارف کی راست  
ہر چمکتے ہوئے تارے کو پسینہ آیا

زندگی دانیِ عذاب میں ہر نذر تھی  
محنتِ نصرتِ وحی کے لئے جہاد آیا

اپنی مُردش سے اسی عہد سے مانتے تھے  
کہ طوافِ اربعہ قدس کا قرینہ آیا

پہنچے سن شاہِ حشر سے، سر رہیں برقی  
کبھی جہیل کے خاتم میں گھیر آیا

خوش بٹڑے ذریعہ، دے دے دینِ شہ  
وہ سے کافر جو ہے محمدؐ کو نہ چہا آیا

ناخدا جب سو محمدؐ سا تو مہربان نہ تھیں  
نوحِ طوفان و حوادث میں سینہ آیا

.....

## فہمین سحر

مرے نزدیک آسکتی نہیں تاریکیوں غم کی  
مرا سینہ چراغِ عشقِ احمدؐ سے فردزاں سے

میں بات نہ کی تھی نہ نہایت ہی تھی میں  
یہ تھی میں تھی تھی تھی تھی میں

پہلے میں اس کا تاج شیشی سے  
کوب جو بھاری تھی تھی تھی میں

ایسی چمکی تھی تھی تھی تھی میں  
تین تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی میں  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

موت و حیات میری دونوں ترے لئے ہیں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی میں

تجربہ میں تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی میں

نکتہ

نکتہ تھی تھی تھی تھی تھی میں  
نکتہ تھی تھی تھی تھی تھی میں  
نکتہ تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی میں

تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

000

نکتہ تھی تھی تھی تھی تھی میں

میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں  
میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی میں

سب سے جاں میں چھلکا ہے کیوں نہ طعن  
کوئی شراب نہیں عشق مصطفیٰ کی طعن

وہ جس کے لطف سے کھلتا ہے گلچہ اورک  
وہ جس کا نام سیم گروہ کھلا کی طرح

وہ نور میں تھی تھی تھی تھی میں  
یہ راز ہم پہ خفا تھی تھی تھی میں

بغیر عشق محمد کسی سے خفا نہ ہے  
رموزات سے ہیں تھی تھی تھی تھی میں

نہ پوچھ مجھ کو محدث شہ کوئی نہ  
مرے قلم میں سے جنبش پد میں طعن

بھال روئے محمد کی تابشوں سے ظفر  
دہخ رند ہوا عشق کبیر کی صحت

اقبال حیدر

نکتہ تھی

نکتہ تھی تھی تھی تھی تھی میں  
نکتہ تھی تھی تھی تھی تھی میں  
نکتہ تھی تھی تھی تھی تھی میں

صادق اور امین  
میرے آقا کو نہیں  
وہی جو ہیں بے دین



## ناصر کاظمی

(وفات ۱۹۳۳ء)

کلمیں، شعار غالب

یہ کون طائر سدرہ سے ہم کلام آیا  
جہاں خاک کو پھر عرش کا سلام آیا  
جہیں بھی سجدہ طلب ہے یہ کیا مقام آیا  
"زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا  
کہ میری نطق نے بوسے مری زباں کے لئے"

خط جہیں ترا اُم الکتاب کی تفسیر  
کہاں سے لاؤں ترا مثل اور تیری نظیر  
دکھاؤں جیکر الفاظ میں تری تصویر  
"مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغ اسیر  
کرے نفس میں فراہم خس آشیان کے لئے"

کہاں وہ میکہ نوری کہاں قبائے غزل  
کہاں وہ عرش تمیں اور کہاں نوائے غزل  
کہاں وہ جلوۂ معنی کہاں روائے غزل  
"بقدر شوق نہیں ظرف تنکائے غزل  
کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لئے"

تھکی ہے قلم رسا اور مدح باقی ہے  
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے  
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے  
"ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے  
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے"

## بہزاد لکھنوی

(وفات ۱۳۹۳ء)

منجدا، مکتبا، درود و سلام

منظیر کبریا، درود و سلام

حق نظر حق نگاہ، حق آگاہ

حق ادا، حق نما، درود و سلام

صادق وعابد و امین و دلی

زاہد و پارسا، درود و سلام

صبح عرفاں نواز و عشق افروز

شام ایماں فرہا، درود و سلام

کعبہ آرزوئے قلب حزین

قبر شوق، درود و سلام

منظیر اقلیس و ختم زسل

خاتم الانبیاء، درود و سلام

اے حسن تاب، اے جہاں پرور

اے جہاں آئینہ، درود و سلام

فخر توح و کلیم و آدم و خضر

نازش انبیاء، درود و سلام

اے تمنا و آرزو و فراد

مقصد خدا، درود و سلام

ایسا بہزاد کو بنا دیجیے

بیجے صبح و مساء، درود و سلام

000

حنیف اسعدی

درود پہلے پڑھو پھر نبی کا ذکر کرو

نصائے نور میں اس روشنی کا ذکر کرو

## صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

(وفات ۱۳۹۸ء)

رخشدہ ترے حسن سے رخسار یقیں ہے

تابندہ ترے عشق سے ایماں کی جہیں ہے

ہر گام تیرا ہم قدم گردشِ دوراں

ہر جادہ تری رو شررِ خلدِ بریں سے

حسن میں ہو ترا، ذرہ وی بیم سے تمیں

حسن میں ہو ترا نامہ وی ہاتِ حسن سے

پہلی تھی کبھی جو ترے نقشِ لب پہ سے

اب تک وہ ریس چاند ستاروں کی زمیں ہے

چمکا سے ترنِ انا سے سنا کا مقدر

تو حاتمِ دوراں کا رخشدہ نہیں سے

تیرے ہے ترے سر مبارک سے لب پہ

مگرچہ یہ رہاں اس کی سحر نہیں سے

000

منصور عثمانی

تقدیر

جب میں تڑپ رہا تھا مدیہ کی یاد میں

نے صبح کی خبر تھی مجھے ورنہ شام کی

آئی صدا یہ غیب سے منصور یک بہ یک

خواہش کریں گے پوری ہم اپنے غلام کی

واقف راز دو عالم، رحمت لعل مبین  
آمن کے ہر پہلو سے محرم، رحمت لعل مبین

سلام اس پر کہ جس نے بیسویں کی تعلیم کی  
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیہ کی

سلام اے آمنہ کے مال، اب محبوب سبحانی  
سلام اے فخر موجودات، فخر نوع انسانی

ب نوافل کے معاون، بے سوس کے دھکیلے  
بقص و ناس کے جہدم، رحمت لعل مبین

سلام اس پر کہ جس کی سادگی درں ہمیت ہے  
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر توہینت ہے

سلام اے ظن رحمانی، سلام اے نور یزدانی  
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی

نویا پہ چہ تائیں بھی ہویں ناز مگر  
نہ بھینے تیرے مقام رحمت لعل مبین

سلام اس پر کہ جس نے چاند و دو گز کے فرمایا  
سلام اس پر کہ جس کے صدر سے سورن پٹ آیا

سلام اے سر وحدت، اے سراج بریم ایمانی  
زبے یہ عزت افزائی، زبے تشریف رسانی

تو ہے قس و قس کے سانچے، ہے  
تو ہے قس و قس کے سانچے، ہے

درود اس پر کہ جس کا نام حسین وں و جوں ہے  
درود اس پر کہ جس کے صق کی تیسرے قس ہے

سلام اے صاحب خلق عظیم انساں کو سکھائے  
یہی اعمال پاکیزہ، یہی اشغال روحانی

نی حقیقت میں ہے، تو ہے قس و قس  
تو ہے قس و قس کے سانچے، ہے

درود اس پر کہ جس کا تذکرہ عین عبادت ہے  
درود اس پر کہ جسکی زندگی رحمت ہی رحمت ہے

ترے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں  
شریک حال قسمت ہو گیا پھر فصل رہائی

ب تیس تیس سے نہ نہ تیس تیس  
ب تیس تیس سے نہ نہ تیس تیس

درود اس پر علین طہید خطرا جسے کیے  
درود اس پر شب معراج کا دولہا جسے کیے

حظ بے نوا بھی ہے گدائے دامن دولت  
عقیدت کی جہیں تیری مروت سے ہے نورانی

تیرا مت و مان نہ اس کا ہوں  
تیرا مت و مان نہ اس کا ہوں

رسول بختی کیے، محمد مصطفیٰ کیے  
وہ جس کو ہوتی ہے ماکہ و خطہ ماکہ کیے

تراور ہو، مرا سر ہو، مرا دل ہو، ترا گھر ہو  
تیرا قصر ہی ہے مگر تمہید طواری

معدے، آتش مجھے نور و ہمت سے  
دب میں مختار ہو، رحمت لعل مبین

درود اس پر کہ جو ماہر کی امیدوں کا علیجا ہے  
درود اس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے

سلام اے آفتیں زنجیر باطل توڑنے والے  
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے



اے کہ ترے جلال سے ہل گئی بزم کا فری  
رعشہ خوف بن گیا رقص بیان آذری  
اے کہ ترے بیان میں نغمہ صلیح و آشتی  
اے کہ ترے سکوت میں خندہ بندہ پروری  
جہین لیں توے مجلس شرک و خودی سے گریباں  
اال دی تو نے حکمران و نہل میں ترقری  
تیری و سیری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے  
بخش گدائے راہ کو تو نے شکوہ قیصری  
چشمہ ترے بیان کا غار حرا کی خامشی  
نغمہ ترے سکوت کا لغزہ فتح خیبری  
زمزم تیرے ساز کا سخن بلال حق نوا  
ساعت تیرے ابر کا لرزش روح بوذری  
شان ترے ثبات کی عزم شہید گریبا  
شرح ترے جلال کی ضرب دست حیدری  
تیرا لباس فاخرہ، چادر عکبہ، بتول  
تیری غذائے خوش مزاجان، شیر حیدری  
تجھ پر ثار جان و دل نوے ذرا پید کچلے  
دیکھ رہی ہے کس طرح ہم کو نگاہ کا فری  
تیرے گدائے بے نوا، تیرے حضور آئے ہیں  
چروں پر رنگ خشکی، سینوں میں درد بے پری  
آنکھ کہ ترے دیار میں پرچم لڑ کھل گیا  
دیر نہ کر کہ پڑ گئی محن حرم میں اہتری  
جوش کے حال زار پر دم کہ تیری ذات ہے  
شعلہ طور معرفت، شمع حریم دلبری

یہ حکایت ہے کوئی اور نہ کوئی افسانہ  
سنگ پاروں پہ ترا اب دعا نرسانا  
ٹوٹنے اُس قوم کو بھی حکمت و حشمت بخشی  
جس کا دل سرود تھا اور ذہن فقط دیرانا  
معجزہ اس سے بڑا اور بھلا کیا ہوگا  
ظلمت کفر میں تابانی قرآن لانا  
نوع انسان کی تاریخ کا روشن آغاز  
ارضِ مقدسہ سے ترا نوئے مدینہ جانا  
تکبت و رنج مجھے تیرے ہی صحرے سے ملے  
جس کی خاطر چمنستان جہاں کو چھتا  
تیرے معیار سخاوت کی نہیں کوئی نظیر  
بوند اک مانگنا اور سات سمندر پاتا  
تیری اُست کو ملی عظمت دائم کی فوید  
یوں تو قوموں کا لگا رہتا ہے آنا جانا  
تیری شانِ بزرگت پہ ہے قربان ندیم  
اُس نے تیرے ہی توسط سے خدا پہچانا

عجب ہے کیف، عجب ہے خور آنکھوں میں  
بہ ہوا ہے نئی کا دیار آنکھوں میں  
جو تکی یاد مدینہ تو سنوؤں کی طرح  
چھپا لیا ہے اسے بے قرار آنکھوں میں  
مجھے تلاش نہیں رہا ہر بیت و ن  
سے ان کی راہِ مذراہ خوار آنکھوں میں  
نغمہ تیرے مہم صحرے کا جس پر یہ ہے  
سے ہوئے ہوں میں شامِ شام آنکھوں میں  
نغمہ تیرے ہونے میں ترے اپنے ہونے  
دفعہ نذر سے شامِ شام آنکھوں میں  
قسم خدا کی مدینہ جنہوں نے دیکھا ہے  
میں احببوں کا وہ آنکھوں میں  
تصاریف میں طیبہ — رو بہ شاعر  
رہتی ہوئی سے مجسمہ ہر آنکھوں میں

000

راے بچو لعل تمہیں

جوش ملیح آبادی  
کہ جس کی شان میں ماز ہے نور

## جنگ نامتحد آزاد

## کلیم عاجز

## قتل شفا

میں نے تیرے پر ہر دم غور کیا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

مرزا حاکم و ہلوی

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے  
میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

یہ بات صبا کیوں نہ سے

وہ جن کی کہلیاں کان ہے

اب ان کے نکلا سوں کے گھر کی

دوار اٹھنے والی ہے

سج کے انہوں نے اپنی نظر

کیوں ہم سے اگے فرما ہے

ہم نے تو انہیں کی زبانوں کی

زنجیر لگے میں ڈال ہے

ہو کہ وہ پرچہ پانی ہوئی

بہت مست شربت میں ہے

ان بھی سے بڑا سا ہے

رات بھی کان کان ہے

ہو کہ یہ صورت حال ہے اب

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے

میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے

میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے

میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے

○

مرزا حاکم و ہلوی

میں نے تیرے ہر دم میں جوت مچا ہے

میں نے تیرے ساتھ تیرا ایک دم کیا ہے

ہستہ عداوت پر یاروں سے منہ مڑ کر غور کیا تھا

کہ نعت نے راستہ روک لیا اور میری جھولی میں چند

پائے و اشعار ڈال دیے۔ یہ میرے لئے عشق رسولی

کی آیت ہے جس میں آپ کو بھی شریک قرار دیا ہے۔

(یہ نعت قتل صاحب نے انتقال سے چند دن پہلے

کہی تھی۔)

جی رہا ہوں حاصل اُن کا آسرا ہونے کے بعد

راز مجھ پر یہ کھلا ہے دست و پا ہونے کے بعد

باتھ اُن کے چومنے آئے جہاں بھر کے علوم

ایک انہی کے، محمد مصطفیٰ ہونے کے بعد

بادشاہی سامنے آئے تو اُس پر تھوک دوں

یہ بولا رتبہ محمد کا گدا ہونے کے بعد

میں تیروں دعویٰ کوئی پنی بھلائے نہ یا میں

شاعری مجھ کو ملی، اُن کی عطا ہونے کے بعد

کر رہا ہوں اپنے اندر کے بھوک کو پاش پاش

دل میں پیدا ایک تازہ حوصلہ ہونے کے بعد

روشنی وہ ہے کہ صدیوں پر جسے پھیرا اپنے

دل میں روشن قل ہو اللہ کا دیا ہونے کے بعد

روگ مسد جائیں گے سارے ایک دن اپنے قتل

حاصل اُن کے شہر کی آب و ہوا ہونے کے بعد



جلوہ قلن محمدؐ جلوہ نر محمدؐ  
خود عکس آئینہ گر، خود آئینہ محمدؐ

صبح ازل بھی اُن کی، شام ابد بھی اُن کی  
شمس النہجی محمدؐ، بدرالذہبی محمدؐ

تہذیب سارکوں بھی، تادیب طمر ہاں بھی  
ہر جادو سفر میں، نور الہدیٰ محمدؐ

ہر طالب شفا کا دارالشفہ مدینہ  
ہر دردِ لا دوا کی شافی دوا محمدؐ

اپنے پرانے سب کے عقد و لکھ دی ہیں  
خیر الامم محمدؐ، خیر الورع محمدؐ

قرآن بولتا تھا لہجے میں مصطفیٰ کے  
ہوتے تھے جب ہدایت کو لب لکھ محمدؐ

ہم منک اور ملت کا کوئی پیشوا ہے  
در سارے پیشواؤں کے پیشوا محمدؐ

اقبالِ حرز جاں ہے اب صرف یہ وظیفہ  
صن علیؑ محمدؐ، صن علیؑ محمدؐ

تہذیب عبادت ہے سراپائے محمدؐ  
تسلیم کی خوشبو، چمن آرائے محمدؐ  
عظیم خدا ساز، حتمائے محمدؐ  
نشا ہو خدا کا وہی منائے محمدؐ  
جس دل میں ہوا اللہ وہیں رہتے ہیں یہ بھی

جو کہتا ہے اللہ وہی کہتے ہیں یہ بھی  
وہ وحی کے عالم میں کمالِ بشریت  
اللہ کا پرتو، خدا و خالِ بشریت  
انوار کا آئینہ، ہیں بشریت  
کسبیت مخصوص میں حالِ بشریت  
قرآن زباں، طرزا گفتار محمدؐ

قرآن عمل، منزلِ کردار محمدؐ  
محبوب خدا، ظف و محبت کا عہدار  
اخلاق ہمد گیر کی رحمت کا عہدار  
انسان سے انسان کی ملت کا عہدار  
اللہ کے رشتے سے اجوت کا عہدار  
دہد جم احساں جو زمانے پہ کھلا ہے

رحمت کا وہ بادل جو برسنے پہ شام ہے



رائے بچو لعل تمسک

خوشا نصحت رسولؐ ایزدِ پاک  
کہ جس کی شان میں نازل ہے لولاک

تجھ سے پہلے کوئی شے حق نے نہ اسدا دیکھی  
خوب جب دیکھ یا تجھ و تو دینا دیکھی

تُو نے قبلِ اردو، حال، شانِ تھی دیکھی  
عشِ جی ہو، فتنی ہوئی، نیا دیکھی

تیرے بعد سے نکل سارے رسوں نے دیکھی  
سب — اللہ — تیری دیکھی دیکھی

مجاہد خالقِ زمین و آسمان تیرے  
تیری توقیر سے عشقِ معنی دیکھی

تپ چپ ہو گئے، ارماںِ رحمت تیرے  
میری حالت پہ کھنکھناتے، تیرے دیکھی

حق سے ایسا رنِ ہمت نہ ہو سکا  
تجھک دیکھتے پہ حالتِ معنی دیکھی

تیرے قلمِ شق ہوا مستابِ حیرت سے  
سمنے، ہوئے ہوئے چاندی دیکھی



اقبالِ حیدر

سدا یہ

سمن علیؑ رات  
دینی حال سے مشتعل  
سب، پیغمبر سے

کب کا میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

وہ شفیق و دھیرا  
کہ جو ہیں نہایت جستجو

مجھے اپنے پاس باریا  
مجھے اپنی اجازت منگلو

بلعِ العلیٰ بکمالہ  
یہ پڑھاؤں کے حضور میں

کشفِ الدھی بکمالہ  
یہ بہت ان کے ہی روبرو

حسنتِ جمیعِ حصالہ  
بتی کب پیامِ قدمِ قدم

صبرِ علیہ و آہ  
بتی کب پیامِ قدمِ قدم

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

اک شخص کائنات کا محور کہیں جسے  
بندہ ہے بیک، بندہ اکبر کہیں جسے

جس کی زباں سے میرے خدا نے سخن کیا  
انہی تھا ایسا وہ کہ سخنور کہیں جسے

وہ جس نے شمعِ خاک کو انہاں بنا دیا  
وہ ناخدا، خدائی کا مظہر کہیں جسے

تخلیق کائنات کا وہ نقشِ اویں  
دون ازل کا توحیدِ حیدر کہیں جسے

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

کب کب میں وہ جس کی عیب کب کب میں  
خوب حال ہو کہ وہ کب کب میں

.....

خالد احمد

اُن کے دیار کا راہی ٹھہرے ایک غریب دیار  
نام اُن کے دربار میں پائے اُن کا قصیدہ کار  
کیا جائے کب میری راتیں دن جیسی کر دے  
وہ ربِ عشاق احمد، وہ ربِ غفار  
ناموروں کو کب بھائے گی میری رسوائی  
مجھ کو حضور کی اوّل رکھنا اے ربِ ستار



مرے رسول! اگر نسبت تجھے اُجالوں سے  
میں تیرا ذکر کروں صبح کے خالوں سے

نہ میری نعت کی محتاج ذات ہے تیری  
نہ تیری مدح ہے ممکن مرے خیالوں سے

ترا پیام محبت تھا اور میرے یہاں  
دل و دماغ ہیں پُر نفرتوں کے جالوں سے

یہ افتخار ہے تیرا کہ میرے عرش مقام!  
تو ہم کلام رہا ہے زمین والوں سے

نہ میری آنکھ میں کاجل، نہ مشکوٰۃ ہے لباس  
کہ میرے دل کا ہے رشتہ خراب حالوں سے

ہے ٹرٹل زرد مری باتوں سے صاحبِ منہ  
خطیبِ شہر ہے مذہم مرے سوالوں سے

مرے ضمیر نے قاتل کو نہیں بخش  
میں کیسے صلح کروں قتل کرنے والوں سے

میں بے بساط سا شاعر ہوں پر کرم تیرا  
کہ با شرف ہوں قبا و کلاہ والوں سے

آپ! کیسے مل جائیں تو دامنِ قدام کے راولوں کا  
نیا جیسے ایک کھون

مرے پیر و تہن، سوز  
عمر کی سے کھجور میں  
اپنے آپ کو بیلانے میں

دخترِ حسرت ہے خدائے "مے" کیسے کھوں کا  
آپ! کیسے مل جائیں تو دامنِ قدام کے راولوں کا

حقِ تم سے ہے جو کھل بھول  
رستہ اندیشی، گھرے ہاں  
اپنے گاہوں کی سے کہاں

ہتے ہوئے شہوں کی رہاں  
سب کے "مے" کیسے ہوں تیرا میں ہوں کا  
آپ! کیسے مل جائیں تو دامنِ قدام کے راولوں کا

میں بہت سوئی تو پانچ  
میرا مقدر ایسا ہی ہے  
جب تک کہ جہنم کے ہاں

میں تو رہا دمِ ہمارا، بچے بچے ہوں کا  
آپ! کیسے مل جائیں تو دامنِ قدام کے راولوں کا  
شاذ دین میں ہے اپنی سے

آگے دیکھو چھاؤں گھنی ہے  
ہجر کا قصہ پاک تیرا بھی  
دامنِ جاں اب چاک کر رہی

عمر کی رات نکھوں میں کئی سے لیں وہیلی و سولوں کا  
آپ! کیسے مل جائیں تو دامنِ قدام کے راولوں کا

سیفِ حسن پوری  
آپ! کے نور سے روشن ہے حمدن کا چراغ  
آپ! ہیں دیت میں گزرا کھلانے والے

.....  
مسطح علی حاشیہ منظر

.....  
مسطح علی حاشیہ منظر

.....  
مسطح علی حاشیہ منظر

.....  
مسطح علی حاشیہ منظر

.....  
مسطح علی حاشیہ منظر

منزلِ حق کی جستجو تر ہو  
ایک عام کی تیرو تر ہو

گلشنِ صدق، تاشی کے ہیں  
مردِ مومن کی رہائی کا یقین

عزم و ایمان کی بونتی تصویر  
دینِ کامل کی تشریحِ آفرین

قلبِ بیدار میں نورِ تابدار  
دنِ سستی کا فتنہ رخشدار

ظلم کی گدھیوں میں نہ رہو  
جہنم کی محبت میں نورِ ہر

تجھ کو اب شاد دین کا یہ مقام  
تجھ سے دینِ کامل کا یہ مقام

عشقِ میر، تاشی کا یہ مقام  
سے بقائے تیرا، تاشی کا یہ مقام

.....  
مسطح علی حاشیہ منظر

.....  
مسطح علی حاشیہ منظر

.....  
مسطح علی حاشیہ منظر

عیسائے حق میں وہی، فکر میں نہیں بھی وہی  
میں بے فکر، تو وہی تو رہا رہا بھی وہی

میں فاش زمیں ہوں، تو سب کا ہے  
میں سانسوں کا مہر، تو سونے ہوا ہے

یہ توفیق الہی بھی ہے، احساں بھی اب وجد کا  
کہ مجھ سے ایک عاصی نام لیتا ہے محمد کا

نئی دنیا سارے پائنتوں کا  
میں رویت میں پہاڑ مستان بھی انی

شیشہ لوہے و سونے سدرہ  
تو میرے تخیل سے بھی دورا ہے

محبت فرشتے ہے اس کا، یہ دربار رسالت ہے  
یہاں توحید مسند ہے، یقین تکیہ سے مسند کا

وہ دنیا میں تفسیر حمد و ثناء میں  
میں شب بھی انی صبح میں انی بھی انی

انہی ذات نوری نوری انسان  
تو صلی علی، خیر خلق خدا ہے

یہی معراج انساں ہے، بدن خاک مدینہ ہو  
وہ گنبد ہو ٹھکانا طائر روح مقید کا

وہ شمع و شمع پہ نور ہے میں نور  
وہ حق ہے سے نغمہ سناں بھی انی

وہی تو ہے جو خدا منہ میں انی  
وہی شمع، رون رون خدا ہے

رسائی ان کے روئے تک، عکاسیت ہے مشیت کی  
سعادت ہے بصارت کی، نظارہ ہر گنبد کا

تمہاری رحمت نے سب دعا دی ہے  
میں امت سے پہرست ہے، رہا بھی انی

تو بیت اقبال سے خدائی غزل کا  
تو مضمون کو میں کا مذا ہے

محبت آپ کی، روز جزا ضامن شفاعت کی  
غلامی آپ کے ذریعہ دیا ہے میرے مرقد کا

انہی ناسل میں تفسیر، ہمارے میں نور  
شب و روز ہے یہ ہر دوں بھی انی

سن اسے سالک جادو راہ الفت  
میت محمد خلیل خدا ہے

مجھے بھی کاشف اسرار حق دو اسم تبارک  
کہ کھل جائے مرے سینے کے اندر قفل ابجد کا

وہ حق ہے یہ تمام رحمت میں  
وہ رحمت ہے یہ تمام رحمت میں

وہ محبوب اعظم ہے، صلو علیہ  
وہ جان محبت ہے، کان وفا ہے

نہ جانے اشتراک حسن معنی کس قدر ہوگا  
خدا ہی جانتا ہے راز اس لفظ مشدد کا

وہ مہربانی محبت سے میں رہا ہے  
وہ رحمت ہے، رحمت رحمت میں

وہ روحوں کا قبلہ ہے، کعبہ دلوں کا  
عقب اس کا رحمت ہے، وہ مصطفیٰ ہے

قیامت میں جوہر سشل ہو کہ پرتو کس کا چاکر ہو  
پکاروں جذب دل سے میں، محمد کا، محمد کا!



نعت محمدؐ عربی جب شروع ہو  
سب پر درود بھی بہ خشوع و خضوع ہو

بے روح ہے بغیر حضوری کے زندگی  
مثل حضورؐ جو سجود و رکوع ہو

محشر میں بھی نہ ہوگا اُجالا یقین ہے  
جب تک نہ آفتاب شفاعت طلوع ہو

دو گز زمیں مجھے کسی ایسی جگہ ملے  
نزدِ مدینہ جس کا کلن وقوع ہو

مانگوں نہیں صرف کُتبِ رسولِ انام ہی  
پہری دعا قبول جو ربِ موع ہو

فاتے ہیں اور شکم پہ ہے منخر بندھا ہوا  
صبر جمیل ایسا کہ درمانِ جوع ہو

راغبؒ خدا گواہ، وہ کافر ہے سر بہر  
بعدِ حضورؐ جو بھی یحییٰ شمع ہو

منورِ بدایونی

ہر دل کی تسلی بھی ہے، ہر غم کی دوا بھی  
کیا چیز ہے مولاً تری خاکِ کف پا بھی  
تم سا کوئی اے ختمِ رسل اور ہوا بھی  
مقصودِ خدائی بھی ہو، محبوبِ خدا بھی

لا سے الا اللہ کی بڑھ کر صدا دیتا ہے کون  
قل هو اللہ احد ہم کو سنا دیتا ہے کون

ہر طرف جب ہمروں میں اچھلتے ہیں سر خدا  
کفر اور الحاد کے پروے اٹھا دیتا ہے کون

گایاں اور سر پہ وزا جب یہود سے ملے  
اُس کو تیار ہی میں بھی جا کر دوا دیتا ہے کون

کل شجر سارے سمندر جسکی مدحت میں غریب  
ماسوا، اللہ کے اُس کو ثنا دیتا ہے کون

اہل کعبہ زرِ جواہر اور حبیبِ حاضرِ کریم  
واحد و لا شریک کی شمعیں جلا دیتا ہے کون

حس نے گلزارِ ارم خاکِ مدینہ کو کیا  
اُس سے بہت درخشش کی جزا دیتا ہے کون

.....

ڈاکٹر ارحار من جوشِ بدایونی

بادیِ جاوید حق، رہبرِ دین و دنیا  
اُن کو اتنا ہی جو سمجھا ہے، وہ سمجھا کیا ہے  
ایک انوارِ مجسم تھے حضورِ والا  
نور ہی نور جہاں ہو، وہاں سایہ کیا ہے

سحر نے اپنی شمعوں سے نور برسا دیا  
شفیق نے اُن کوپٹ کو اور چھپا دیا

دو مقاب سے پہنچ کر سرِ سر  
ایک شے کے تعجب میں پڑ گیا سر

دو شمع حسن کی محفل میں شعلہ تپتی ہے  
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

ہوا و نصیت میں چاروں سے چار برتی ہے  
دو چیمہ چہارِ ظلم سے بہار برتی ہے

قر سے نکھیں چھوڑی، اوچار برتی ہے  
لخت میں دشت کی ٹھنڈی شہر برتی ہے

صد، پیسے کی نشت ہا رس پائی ہے  
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

دو، کچھ مہمیں بھل گئے ہیں کن روں سے  
دو، سستی چلی جاتی ہے ساروں سے

دو، ہمیشہ گراں کی صد آتی ہے مزاروں سے  
دو، جھوسوں کی پست دین کی شہروں سے

فروشِ رت و قدرت ہا نک، بھاتی ہے  
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

صبا کا جھنگا، دو غنیموں و مدد داتا ہے  
خیاں کی ہاں، انجم و جفا داتا ہے

تاپِ شب کو زرخِ صبح سے بنا داتا ہے  
وہ مستِ جہونر کہ بیگلی نے گھنٹا داتا ہے

چمن میں اوس وہ چھوٹے ہا مدد دھاتی ہے  
مجھے تو شاہِ مدینہ کی یاد آتی ہے

منہور ترجمہ ڈاکٹر شان الحق حقی

وہ پائین چہرہ

جو حق ملک سے چروں پہ ترا

مشائے حق سے حقیت سے جس سے جس میں

تھا وہ سے اپنی بندگی میں

یہ ان کے لئے یہ منہور سے تہہ بہ تہہ

یہ وہ حق میں جس میں وہ حق سے حق سے

یہ وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

وہ حق سے حق سے حق سے

یاد آتا ہے مسکن بڑا تھا ہمیں

تساوی کی جانب سے جانا ہمیں

ورنہ یوں ہی شیبوں میں جھنس جائیں گے

جاں میں ان زمینوں کے پھنس جائیں گے

اپنے خالق کی آوارگاہوں میں سے

اپنی منزل و جہاں آسمانوں میں سے

گرد آوازیں پاک بردے میں

آہستہ آہستہ غلغلہ کر دے ہمیں

وہ رواں ہے رواں ہے رواں اب بھی ہے

سہارا تھا اس کے اک کارواں اب بھی ہے

شرکت ہے شرک جانتے رہے

اس کے اس سے بھی فیض پاتے رہے

اس کے موز پر ایک دنیا کی

مقدمہ پہ طوطا ایک فریادی

قند، بھرا کئے خواب ہوتے گئے

کتنے منظر یہ آب ہوتے گئے

شاہ اور شاہیاں خواب ہوتی گئیں

عظمتیں حق کی جانب ہوتی گئیں

ہے وہ رحمت کا دھارا مسلسل رواں

از قلب تاز میں باز میں تا قلم

از ازل تا ابد جاوداں ہے کراں

اشت و درخشش و گل سے ہے واسطہ

میں سیلاب اس سے گل

وہ خود گل سے ہے واسطہ

وہ خود گل سے ہے واسطہ

تخیر ہے زمانے کو کہ یہ افسوں تھا یا کیا تھا  
سواؤ کفر کو جس نے مٹا کے رکھ دیا، کیا تھا  
پاکی جس نے تاریکی میں یہ برہمن کیا تھا  
وہ آخر کون تھا، جن و ملک تھا، انس تھا، کیا تھا  
بظاہر یوں تو وہ اک فردی تھا نو انساں کا  
باطن تھا مگر اک چیز جلوہ نور بزاں کا  
وہ صبر و حلم کی عادت، فداکاری کا وہ جذبہ  
بہال حرا آئیں اور وہ عزم ملک پہ  
نہیں تھا اس کا مسک صرف ابراہیم کا شیوہ  
بہم تھے اس میں لب و لہجہ و پوسف و موسیٰ  
نبی تھے سب اگر تارے تو یہ بدر درخشاں تھا  
اگر وہ بدر روشن تھے تو یہ خورشید تاباں تھا  
نبوت ختم ہے اس پر یہ اپنا دین دایاں ہے  
وہ ہے شہنشاہی پناہ یہ مرکز دل و جاں ہے  
محمدؐ سا اگر دنیا میں کوئی اور انساں ہے  
تو میں کہہ دوں گا بتائے خدا ہونا بھی آسان ہے  
مگر انساں ہمسراں رحیمی ہو نہیں سکتا  
تو کوئی رحمت لعلائیں بھی ہو نہیں سکتا  
وہی ہے اپنا آقا اور وہی مالک ہمارا ہے  
اُسی کا دین و دنیا میں فتنہ ہم کو سہارا ہے  
وجود اس کا فراغ ہر دو عالم کا اشرا ہے  
اگر طوفان ہے دنیا تو وہ اس کا کنارہ ہے  
ہمیں سیلاب کا کیا ڈر ہو جب وہ ناخدا ٹھہرے  
ہمیں کیا فکر جب ایسے شہنشاہ کے گدا ٹھہرے

یہی تھا دعا تکمیل دیں، ختم رسالت کا  
کہ اب آغاز ہے نشوونما کے آوینت کا

یہ شرکت تھی محبت کی، یہ ساجھا تھا معیشت کا  
نمازوں کی صفوں میں رہ گیا چرچا اخلاص کا

شب معراج پر وہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا  
رہا باقی نہ کوئی تفرقہ غیب و شہادت کا

وہ جو چاہیں، وہ جو کر لیں، وہی کچھ عین قدرت ہے  
نہ میں قائل خوارق کا، نہ میں قائل کرامت کا

چلا ہے کاروان شوق، آپہنچا، وہ آپہنچا  
وہ مریہ نفع، وہ سبب خطر ہے حضرت کا

سنجھلے چشم، اسے آہستہ دے کہ تہذیب میں  
بڑی مشعل سے ہاتھ آیا ہے سوج آگ خلوت کا

تجھے دارورسن، رنج و محن، کچھ بھی نہیں حاصل  
تو پھر تاثیر کس دے تے ہے دعویٰ محبت کا

.....

قمر لغاری

سندھی عقیدہ دہلی

پیارو دہلی مرسل  
دہلی آجے مکمل  
مرسل اکمل افضل

اسے خلیل و کلیم و منیر، سب  
اسے منطق و شفیق، سہج و قریب  
انے و باغی و صبح و عطیہ  
اسے رشید، شہید، عزیز، حبیب  
افسر، نقیب، سرور، صفاء  
صادق و باطن و طیب، مرتضیٰ  
حاشا وہ سب روئے راز و مبین

داں اویہ، سید، اعلیٰ

اسے محمد بھی، حامد بھی، محمد بھی  
عابد، ساجد، نور مبسوط بھی  
سے شیر، نذیر، آفتی، اسے بنا  
اسے سراج، حقیقہ، عطیہ، عتی  
عظمت پیر، دست مستقیم  
مومن و ناصر و طاہر و پاک دن  
حافظ و واعظ و سنجیب و امین

خاتم النبیا، خاتم المرسلین

صاحب تاج و معراج، خیر لودنی  
آپ صانع ہیں، مجتبیٰ، مصطفیٰ  
آپ صدراعلیٰ، آپ درابدنی  
آپ شمس غنی، آپ بدرالدینی  
نور شمس آپ کا سدرۃ عشق  
قاب قوسین تک آپ کے نقش ہے

آپ کے نور گرا آسمان آ رہے ہیں

سید الاولیاء، اشرف الآخرین

شوق بحد، غم اس، ایدو، مل جائے  
مجھ و حبیب کے تکتے مل جائے  
مخزن ہمارے، محبوب تے بے بہ  
پشم تے، وہ بے تہ و تہا، تہ مل جائے  
پشم خیر، محسن تے، شوق تہا مل جائے  
جیسے تہ شہید تے، تہا مل جائے

یاد حبیب تہا، تہا مل جائے  
جیسے تہا، تہا مل جائے

نفل صوفی، تہا مل جائے  
مجھ پر تہا، تہا مل جائے

.....

محمد فیہ ارشاد

محمد

یہ مریہ ایسا ہے

سوں سے، سو جس

سب چوتھے ہیں س و

دینی سے رہاں بوس

درسم محمد کی تاثیر تہا ہے





احسان ہو کیجھ منہ عرفان محمد  
مل جاے اتر گوشہ وہاں محمد

عمر رو کو شناسائے نو بہار کیا  
غریب شہر تھا، مولاً نے شہر دار کیا

مرا شرف کہ تُو مجھے جواز افتخار دے  
فقیر شہر علم ہوں زکوٰۃ اعتبار دے

نشانی ہاں نہاں دلتے حمت اسان  
ہر رے ہر رے ہر رے احسان محمد

خستوں کے جب حرف دن دل پہ نکھے  
شخاعتوں کو معافی سے سکھار کیا

میں جیسے جیسے ٹوٹے پھوٹے لفظ گھڑ کے آگیا  
کہ اب یہ تیرا کام ہے بگاڑ دے سنوار دے

یوں چہلے کی قرینہ سستی پہ اندھیر  
وہاں، کس کس پہ نہاں تہاں محمد

ہر دے واسطے بھی خیر کی دعا مانگی  
روفتوں کی روایت کو فقیر کیا

مرے امین آنسوؤں کی نذر ہے قبول کر  
مرے کریم اور کیا ترا گناہ گار دے

— جاں صاحب اتے کبھی غور کیا ہے  
جو کچھ بھی رہا ہے وہاں، سہاں محمد

چلے زمیں سے تو افلاک کی حدیں چھو لیں  
رہے تو قرون کو نکالت میں شمار کیا

نگاہداری بہار آرزو کے واسطے  
ہمارے نکل جاں کو بھی کوئی نگاہدار دے

مہر دلت دینیں دھرتی رستہ ہیں  
نہاں سے ہیں ناہاں محمد

غور خود عمری پاؤں سے کھل ڈالا  
حصول دولت و حشمت کو بے وقار کیا

ترے کرم کی بارشوں سے سارے ہاں کھل نہیں  
ہوائے مہر نفرتوں کا سارا زہر مار دے

— رہاں وہاں، نہاں نہیں پہنچا  
— تیش مے اس پہ یہ فرماں محمد

ہاں فقر کو خلعت سے معتبر جانا  
مناقت کے نہادے کو تار تار کیا

قیامتیں گزر رہی ہیں کوئی شہسوار بھیج  
وہ شہسوار جو لبو میں روشنی اُتار دے

— وہاں سے وہاں سے تو مسر  
جنت سے تھر تھر وہاں، سہاں محمد

عمل نہ ہو تو یہ دنیا جہنم ہے معنی  
یہ راز سب کی نگاہوں پہ آشکار کیا

وہ آفتاب بھیج جس کی تاب نہیں ابد تلک  
میں داد خواہ اجر ہوں جزائے انتظار دے

.....

دیکھ بریلوئی

مجھے یہ فخر ہے، میرے رسول نے محسن  
چیچہ و بابا کس و بے آسرا سے پیار کیا

ریاض مجید

خلا سے دیکھیے تو خاتم زمیں میں ریاض  
تکلیں کی طرح دمکتا ہے مگنہ خضر

— دیکھے حاضری کیا ہے وہاں، سہاں  
— وہاں چاہے کس کس وہاں، سہاں محمد

میں کہ ہوں ابلاغ کی قوت سے بھی کچھ بہرہ یاب  
وہی منبر ہے میرے فنِ خطابت کا وطن

"رحمت للعالمین"

جرا کی غلو توں میں جو وہ لوراک پر اتر  
رہے گا حشر تک امجد اسی پیغام کا چرچا

وہ اک انساں  
تو نکل جس کا تکیہ  
قناعت جس کا بسز

خوش رہیں کہ جس پر آپ نے اپ قدم رکھے  
دشمن نہیں رہیں نہ انت میں تو آپ کا چرچا

سوچنا یہ ہوں کہ تیرا تذکرہ کیوں کر کروں  
اے کلیم طور مدحت! اے مسیح چرخ فن!

اے نبی! اک انشتی کے لب کو دے اذن کلام  
اے رسول! اس مطلقہ کو بخش یارائے سخن

علم سچائی کا  
ایمان کے مضبوط ہاتھوں میں اٹھائے  
دروغ وقت کے شکرے آئے

تو اسلاف سے حدتیں رہتی وئی مشکل  
تو دریا رحمت سے نہیں پند وں پر سار

تو روئے کے منہ پر نظر جس وقت غم نہ تھی  
ایک لمحہ کنارتی سے دشت آواز

ڈال دے الفاظ کے سگھول میں معنی کی بھیک  
بخش دے روح تخیل کو فصاحت کا بدن

تن تجا ہزار ہے

زمینیں تو کاٹیں دے رفتی سے  
قلب نہاں بلا میں سے روئے

تو بے شمار معنی جو میں سانس بیٹھتی  
میں سے بیٹھتا ہوں سار ہاتھ جیسے سوچتا ہوں

حرف گن کا سامع اذن، اساس ہفتین  
لور مطلق، انجمن بردوش، طبع انجمن

بھٹکراج رائے مسرور

مدینے میں بلا لوجھ کو بس اب شاہ دین جعدی  
بجائے حق پرستی، بند میں اب بت پرستی ہے

دو کھنڈن میں بے ایمانی سے دشت تیرا  
خوش قسمت ہیں نہ نانی بے یاد

دست سے نہ سروں سے محبت شاپ میں نہ ہے  
میں سے ان سے سب سے سب سے سب سے

وہ کہ جس کی فکر کے جوہر نفس اندر نفس  
وہ کہ جس کے نطق کے موتی دہن اندر دہن

کیا کتاب نفس و آفاق، کیا اوراق عقل  
کیا قلم، کیا لوح، کیا عرش غلا کا پاکین

جو مقبول خدا ہوتا ہے وحی ہے اُسے راحت  
جو مستوجب خدا ہوتا ہے اس کو گور رحمتی ہے

ارس سے تادم محمد ارواں پر معلوم اس پر  
کہ جس نے آدمی کو آدمی کا مرتبہ بخش

سب ہیں اس کی بارگاہِ قدس کے دریوزہ گر  
جو عطا اندر عطا یعنی زمین اندر زمین

سدا بھر کرم چھایا ہوا مسرور رہتا ہے  
نئی کی قبر پر اللہ کی رحمت برکتی ہے



راست قلب عاشقان حسن علی محمد  
بست خلق نس و جان، صلی علی محمد

مدینہ بندگی کا آئینہ ہے  
حرم شان شہنشاہی کا آئینہ ہے

عشق حضور ہو جسے، فکر ہاں کیا اسے  
اسے یہ مہر "اچھوں، صلی علی محمد"

جسے کہتے ہیں فدویں بریں وہ  
مدینے کی گلی کا آئینہ ہے

یہ ہے وہ سب سے سب سے صلی علی محمد  
دانش دہوں وہ فدویں صلی علی محمد

جستہ ہے جہاں فیہ جس میں  
نئی کی حاضری کا آئینہ ہے

یہ ہے وہ سب سے سب سے شہنشاہی  
یہ ہے وہ سب سے سب سے صلی علی محمد

یہ ہے وہ سب سے سب سے رجب کا آئینہ  
یہ ہے وہ سب سے سب سے صلی علی محمد

تو ہے سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد  
تو ہے سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد

سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد  
سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد

یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد  
یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد

یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد  
یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد

یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد  
یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد

یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد  
یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد

یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد  
یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد

یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد  
یہ ہے وہ سب سے سب سے سب سے صلی علی محمد

لوگو سنو! جناب رسالتاب میں  
شان رسول، صاحب سیف و کتاب میں  
ماہی لقب، مہی ملائم کے باب میں  
کرتا ہوں فکر مدح تو جوش خطاب میں  
مصرع زبان پاتا ہے زور کلام سے  
تکوار کی طرح سے نکل کر نام سے

دانا صیب خالق اکبر رسول ہیں  
خیر الوری و شافع عشر رسول ہیں  
میں انصاف، ساقی کوثر رسول ہیں  
شیع و چراغ مسجد و منہ رسول ہیں  
لیکن جو ذات مدح بشر سے بند ہے  
ہم سے یہ پوچھیے کہ ہمیں کیوں پسند ہے

جب بھی سپاہیوں سے پیہر کو پہنچے  
خندق کا ذکر کیجئے، خیر و پہنچے  
بد و اعدا کے قائد لشکر کو پہنچے  
یا غزوہ تبوک کے سرور کو پہنچے  
ہم کو حسین و علیہ موتی بھی یاد ہیں  
ہم انتہی بالی دم جہاد ہیں

ایسے یقین نہ آئے تو پیران خافہ  
مع بخت و کھار، خریدان بارگاہ  
اک دن ہمارے ساتھ چلو سوئے رزم گاہ  
تم کو دکھائیں طرفہ تماشہ خدا گواہ  
دیتے ہیں کیسے جان، کٹاتے ہیں کیسے سر  
پڑھتے ہوئے درود محمد کے نام پرا

وہ ذات جس کو کہتے ہیں سرور انبیاء  
مقصود کلن، محبط کرم، مخزن عطا  
تخلیق اوقیں، شب لودک، مصطفیٰ  
شاو عرب، شہنشاہ کونین و ما سوا  
نور خدا سے خلق ہوا، نور بن گیا

خود ناظر تکلن مستور بن گیا  
ذات محمد عربی ہے وہ پاک ذات  
آئینہ جس کے واسطے تھی بزم شش جہات  
اُس کو کھلی کتاب تھی اسرار کائنات  
وہ شاہد و شہود، وہی ناظر حیات  
روشن تھے اُس پر حال عدم اور وجود کے

پردے اٹھے ہوئے تھے خراب و شہوت  
عنوان آفرینش و سرنام وجود  
اُس کی نظر کے سامنے اقیہم بست و بود  
آئینہ اُس کے واسطے دین و دین کی نمود  
کیوں اُس کے نام پر نہ زنا نہ پڑھے درود  
حسن نظر بھی اُس میں، صفات ضمیر بھی  
وہ ہا صرہ نواز بھی ہے اور بصیر بھی

اترا زمین مٹہ پر اس آن بان سے  
صلی علی کی آئی صدا آسمان سے  
گزرا مصیبتوں کے ہر اک امتحان سے  
دیکھا تالی کار بصیرت کی شان سے  
حسن و جمال ذات احد و یکھتی ہوئی  
آنکھیں ازل سے تاباں بد و یکھتی ہوئی

وہ ذات جس کے گھر سے ہے تقسیم نور کی  
وہ جس کا جسم پاک ہے تجسیم نور کی  
وہ جس نے ور ہو کے وہی تھیم نور کی  
وہ جس کا نور کرتا ہے ترمیم نور کی

سارے جاب اُس کی تکلن سے بٹ گئے  
کلا جو آفتاب، اندھیرے سمٹ گئے  
ایسا نبی، ضرورت عالم ہے جس کی ذات  
ایسا رسول، غلت عام ہے جس کی ذات  
ایسا وکیل، وحدت عالم ہے جس کی ذات  
ایسا رحیم، رحمت عالم ہے جس کی ذات

ساری صفات حق میں اس ایک ذات میں  
س کا کوئی مثل نہیں کائنات میں  
تخلیق کائنات کا مقصد ہے جس کا نام  
بعد از خدا مقدس و مجدد ہے جس کا نام  
ہیں جتنے نام اس میں مجر و سے جس کا نام  
محمود، مجد، اور محمد سے جس کا نام  
اُس کے لئے درود کی سوغات بھیجئے  
اک اک نفس میں بھیجئے، دن رات بھیجئے

○

قبیلہ "عاشور کاظمی"۔۔۔۔۔

انجی سے پھر آج سرگرم ہے  
روصدقت پہ چلتے والو، لپکتی رہی رہنے کا کہے  
بھار ابر روز دروہر عاشور اور ہر گام کر جا ہے  
سلام اُس پر نور و اس پر  
جو بے یقینی کی تیرگی میں اس آفتاب یقین بھی تھا

سلام اُس پر نور و اس پر  
یہ ایسے صادق و ابرار سے جو صد قوں کا مس بھی تھا  
نہیں ہی ہستیوں پر دروہر، قلب و رعت شیں بھی تھا  
جو بے یقینی کی تیرگی میں اس آفتاب یقین بھی تھا

وہ یہاں  
جو صد و جان آئینوں کا ہے  
ثبات کا صاب و یقین کا صاب  
جذبات و محبت میں توں اور قباب  
اوس سے اتنا حد ہے

وہ وہ یہاں  
کھار کھار، حجاز و برساتی و ابرو  
وہ موت و حیات، حقیقت و فریب و حجاب  
یہ و صدق

کہہ رہیں اب ہر لمحہ سے رعب و شش  
میں میں شہسوار ہیں میں میں شہسوار  
یہ و صدق

کہہ رہیں اب ہر لمحہ سے رعب و شش  
میں میں شہسوار ہیں میں میں شہسوار  
میں میں شہسوار ہیں میں میں شہسوار  
میں میں شہسوار ہیں میں میں شہسوار  
یہ و صدق

وہ یہاں  
ذات کی صفت کائنات کا صاب  
میں میں شہسوار ہیں میں میں شہسوار

یہ صاب کا صاب، روخت یہ نسو، و صدقت  
یہ صاب کا صاب، روخت یہ نسو، و صدقت  
یہ صاب کا صاب، روخت یہ نسو، و صدقت  
یہ صاب کا صاب، روخت یہ نسو، و صدقت  
یہ صاب کا صاب، روخت یہ نسو، و صدقت

نکس میں نور میں بصیرت سے آپ سے  
میں خواہ تو چو نہیں مرنی قیمت سے آپ سے

نہ آپ ہی کے دست سے یہ یوں کی زمین  
دریں کی یہ قیمت بھی سومت سے آپ سے

نہ آپ کا دم یہ مرنی خوش نمو  
نہ وہ کبر مجھے نسبت سے آپ سے

نہ آپ کی کاغذیں اوں کا درت  
نہ ان توں میں ت سے آپ سے

نہ خیریں ن ہیں تمہیں بھی مونی  
نہ رستہ ہیں ن وامت سے آپ سے

نہ آپ سے دعا میں تو ہیں امنی  
نہ ن و امنی وامت سے آپ سے

نہ ن و امنی وامت سے آپ سے  
نہ ن و امنی وامت سے آپ سے

نہ ن و امنی وامت سے آپ سے  
نہ ن و امنی وامت سے آپ سے

سامنے ہیں سرور کون و مکان، آہستہ بول  
اے لب لرزاں، دل گر یہ نکلاں، آہستہ بول

اے دہر شوق، اے جذب رواں، آہستہ بول  
یہ سماں ہے صبح طیب کا سماں، آہستہ بول

اے غلام مصطفیٰ، یہ ہے مقام مصطفیٰ  
آپ کو استراحت ہیں یہاں، آہستہ بول

میرے اُن کے درمیاں حرفِ سخن کچھ اور ہے  
نہ وہ مجھے دین سے درمیاں، آہستہ بول

میں ریس کشش حیب پہ ہوں محو خرام  
نہ یاد بہشت، اے آسمان، آہستہ بول

یہ دین سرور دین کے درست ہیں  
نہ ان میں سے کجست، اے آہستہ بول

بولنا چاہوں اگر میں اپنے آقا کے حضور  
بول اٹھتا ہے مرا درد نہاں، آہستہ بول

یہ سدا زدن، پیش امام زدن  
ہوئے اے مشن قدیاں، آہستہ بول

صفِ قلوب سے ان سے بات نہ جوے جیہ  
وہ، یکن صاحبِ تسبیح جاں، آہستہ بول

امتِ حق سے رہاں کھٹکشاں میں ماتِ کبر  
ماتِ کبر، چہ بھی زبان کھٹکشاں، آہستہ بول

وہ واجب نہیں سرکار سے دربار میں  
آپ سے پیتے ہیں انہوں کی زبان، آہستہ بول

ان وہب حرف و صدا بھی پیش کرتے میں سلام  
یا رب، یا رب، یا رب، آہستہ بول

بھی نہیں دہشتر بھی طہ لکھوں  
زندہ جب تک رہوں نصرتِ حق والا لکھوں

عشق سرکارِ دو عالم ہے اگر کفر تو پھر  
خود کو کچھ اور نہ کافر کے علاوہ لکھوں

نعت لکھنے کی تمنا لئے اس سوچ میں ہوں  
خود جو ممدوح خدا ہو، اُسے میں کیا لکھوں

اُن کے ورے مجھے مل جائے سدا کی سند  
میرے معبود! کوئی لفظ میں ایسا لکھوں

قابِ تو سین سے حد کھینچی رکھی ہے دہ  
نہ مرعج کا چہرہ جاے تو کیا کیا لکھوں

سایہ کسرت ہو صورت و السلیل وہ زلف  
ساری دنیا کو میں چتا ہوا صحرا لکھوں

وہ بھی دن آئے کہ ہر دل میں وہی وہ ہوں کہیں  
اور نہیں ناز سے ہر دل کو مدینہ لکھوں

ہر نفس تازہ تغیر کا ہدف ہے دنیا  
جو ترے، دہر میں آقا! کسے اپنا لکھوں



ذات حق کا ہوا عرفان ترے آنے سے  
ہوئی اللہ کی پہچان ترے آنے سے

بزدل ذہن میں مستور تھی ذات باری  
دل بنے مرکبِ ایقان ترے آنے سے

بخدا کفر کی آغوش میں پہنے والے  
ہو گئے صاحب ایمان ترے آنے سے

بادشاہوں کے مقدر میں نہ تحریر ہوئی  
جو گداؤں کو ملی شان ترے آنے سے

منکشف دیدہ و دل پر ہوئے اسرارِ نہاں  
مل گئی دوست و جدان ترے آنے سے

وہ نظر جس میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہ تھا  
ہلی اللہ کی نگاہان ترے آنے سے

کیوں نہ اے شافعِ محشر ترا مانیں احساں  
بخششوں کا ہوا سامان ترے آنے سے

ہوئی کونین میں حکیمِ بشر تیرے طقیل  
بزدل گئی عظیم انسان ترے آنے سے

یہ بھیاں دیکھ لیں میں نے، یہ پانی پی یا میں سے  
تری رحمت کے صدقے اس غریب نے کیا میں نے

محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم محبوبِ سبحانی  
دل کونین کی دھڑکن، رُخِ ہستی کی تابانی

ترے ذرے اگر نسبت نہ رکھنے لوحِ پیشانی  
تو سگھول گدا کی ہے یہ درویشی کہ سطلانی

وہ اک اتنی کہ ہر دانش کو چمکاتا ہوا آیا  
وہ اک بندہ کہ آقاؤں کو ٹھکراتا ہوا آیا

وہ اک فری کہ سنگ و خشت کے پہنے میں جا فرتی  
وہ اک شیشہ کہ ہر پتھر سے ٹکراتا ہوا آیا

ترے ذرے کے سوا آسودگی جاں کہاں تھی  
ترے ذرے پہ زمانہ ٹھوکریں کھاتا ہوا آیا

○

کلیمِ حاذق

رباعی

پھر رُخِ کج چمنِ دامنِ صحرا ہو جائے  
بُغِ خانے میں ہنگامہ سانہ پا ہو جائے  
اُس نام پر ہو صلی علی کی تسبیح  
آتشِ کدہ جس نام سے ٹھنڈا ہو جائے

سورہ انس پر

جو طغیوں میں ستار و روشنی برستے  
وہ ایسا سورج ہے جس کی کرنیں ازل ابد کے تمام  
گوشتوں میں نورِ حق کر رہی ہیں  
میں نے دیکھا وہ تو اب بھی ہے

سورہ انس پر

سورہ انس پر  
حرفِ حق سے  
وہ حرفِ حق جو مقلدوں کے ساتھ آتا ہے  
پیدا کرتا ہے  
جو بے ایمانوں کو دھوکا دیتا ہے

سورہ انس پر

سورہ انس پر  
جو شمعِ حق ہے  
اور سب دھندلیاں ہیں  
وہ شمع ہے کہ  
بغیر اس کے نہیں ہے  
یہ شمع ہے کہ

سورہ انس پر

سورہ انس پر  
حسبِ انوارِ فائز ہے  
جو سب کے سامنے ہے  
حسبِ انوارِ فائز ہے

سورہ انس پر

سورہ انس پر  
جو حق پر رات و دن ہے  
جو سب کو حق سے سزا دے کہ حق ہے  
سورہ انس پر

سے شہت و حرم، سید مہدی مدنی

معدن جود، سید مہدی مدنی

نہ اپنے شہ میں سے تین مرتبہ مریں

ان سے مغلوب یہ غم، سید مہدی مدنی

دن خدمت ان سے نہ اپنے سے بہت

ان سے بہت رقت سید مہدی مدنی

نہ اپنے میں نہ حسد نہ حسد، شاد و بیش

ان سے میں نہ مریں سید مہدی مدنی

نہ اپنے سے نہ شائع نہ زمانے میں دلی

نہ حبیب و حرم، سید مہدی مدنی

نہ اپنے سے نہ تین تین سے نہ سے قوم

ان سے نہ نہ حرم، سید مہدی مدنی

نہ اپنے سے نہیں سے اصل جائے مراکاسہ دل

ان سے نہ نہ حرم، سید مہدی مدنی

میں نہ نہ تین تین سے نہ نہ نہ نہ

ان سے نہ نہ حرم، سید مہدی مدنی

وقت کی تک

جو سر تھی

مسلسل۔۔۔ جلوہ بعد جلوہ

اور پھر یہ آنکھ اس پر رک گئی

جو تیسرے حسن یقیں تھا

حس نے دنیا میں اپنی آمد سے پہلے

اپنے تختے سے

امیاء نے حس سے

میشاق و فغاند

تو مہدی تحریر

فرشتوں کا مجھ

خاک و ان تیرے اختصار میں زندگی کی نمو

زندگی کے مریں

ادنی سے اعلیٰ کی طرف

نہایت میں

میں سے

یہ سب خیر مقدمی مراحل تھے

اور پھر

"مخیر خیر کہ آدم را بنجام نمود آمد"

اسی سچا مسمود کو

یہ مہدی، محمد تہتے ہیں"

-----000-----

عارف عبد الباقین

جلا مجھے کہ بہک انھوں، اسے چراغ حرم

میں اپنے جسم کو صندل بنا کے لایا ہوں

دیباہ طائف گواہ رہنا کہ تیری مامریاں زمیں پر

وہ مرکزیدہ ترین انسان

جو شفقوں کے پیام لے کر محبتوں کے سلام لے کر

کلام و شریعہ کلام لے کر

مثال موع بہا گیا تھا

یہ چاہتا تھا

نہایت رازوں سے میں جوگی سوتنا میں سے

جسے خود ہے و جواہر پتہ پتہ نہیں سے

وہ سر سے

وہ مسکرائے تو چہ صغراؤں کو پیام بہار آئے

وہ مرکزیدہ ترین انسان یہ چاہتا تھا

ضمیر شب میں جو روشنی کی کرن ہتھوں سے

خود اپنے ادراک کی نلی ہے

تیسرا عالم و تپتہ۔۔۔ اتار یک غمگاہ

جو پھول لے کر تپا تھا اس روشنی کو

تیرے زمیں پر بسنے والے لوگوں نے

بادش سگ سے نوازا

لب لبور روشنی لے

تیری زمین پر بسنے والے لوگوں کے حق میں

پھر بھی دعائے توفیق و آگہی کی

کہ اس کی رحمت عظیم ہو تھی

وہ اپنے نور و کسب مہرباں کی صورت

ترقی زمیں سے زمان میں بھیدا

مکان میں اور لامکان میں بھیدا

وہ روشنی کائنات ہے اب

وہ بوسے گل شش جہات ہے اب"

فلک خیال و نقش صدا ہے ترے لئے  
آئینہ خانہ سب سے جدا ہے ترے لئے

آنکھیں حضور سے نہیں بلاؤں گا کس طرح  
روز جزا نہیں سامنے آؤں گا کس طرح

اسی کا نام ہے شعری طائفوں کا امیں  
بجز حبیب خدا اور کوئی نام نہیں

سندان ساحلوں کا سفر ہے تری مرثی  
سرسبز جنگلوں کی ہوا ہے ترے لئے

فر و غل پر نہیں گئے فرشتے تو اُس گھڑی  
گردن تھکی ہوئی نہیں اٹھاؤں گا کس طرح

اسی کے نام سے جلوہ فرور سے یہ جہاں  
ہے اُس کے حیرت نازیں سے کائنات جیس

معمور مسجدوں کی مہک ہے ترے طفیل  
شام و سحر درود و ثنا ہے ترے لئے

ہر اُمتی کے واسطے بے چین ہوں گے آپ  
مجھ سا بھی اُمتی ہے، بتاؤں گا کس طرح

طواف کرتے ہیں قدسی سستاں کا  
اسی کے در پہ نگوں ساربت قلب ن نہیں

رکھے گا تو ہی اپنی ترو تازی کی شرم  
بارغ بدن اُجاڑ دیا ہے ترے لئے

امنام مصلحت کی پریش کی باوجود  
مشرک نہ تھا، یقین دلاؤں گا کس طرح

اسی کی ذات سے شہکار خالق کہ  
مرے حضور کا کوئیں میں جواب نہیں

ہوگا تو ہی بتا ترا کس جگ بھلا ظفر  
ہم بشر نہ خوف خدا ہے ترے لئے

قدموں میں آپ کے مری مئی عزیز سے  
بے انت سے یہاں سے کس ہوں گا کس طرح

ای نے حمد مسلسل کا بحر و امیں دیا  
سی کی ذات سے تیرا درود نہیں

نعتیہ قطعہ  
قافیے کی بند گلیوں کو گداگر کر دیا  
اُس نے کیسے کام پر مجھ کو مقرر کر دیا  
ہم کئی تھے اور ہمارے راستے بھی تھے کئی  
وہ اکیلا تھا تو اُس نے معرکہ شہر کر دیا

کچھ ایسے پُر فریب مناظر ہیں راہ میں  
نہیں خود کو گمراہی سے بچاؤں گا کس طرح  
محفل میں ہوں گے سعدی و حسان و ہنر زبیر  
اشعار نعت کے نہیں سناؤں گا کس طرح

پیارم اس کا سانس سے سخن چھو  
ہر ایک غلط سے جس کا نسبتاں ہا میں  
مرے کام کی رحمت سے کیا ہے کیا  
سے زار سید حاتم سے میری نعت نہیں

محشر بدایونی  
چراغ میرت نہ نور اگر نگاہ میں ہو  
تو پھر اندھیرا کہاں رہ گزر میں ہوتا ہے

فیہم درود لدھی  
جلوہ گر تیر رسات ہے  
اب چراغوں کی کیا ضرورت ہے

بتی سے اجد شرف، وجہ عظمت و شہرت  
در حضور کا سامنے سے حلقہ مسکین



صوف یوں سر شہر رسول ہو جائے  
میں جو ستر پہ رسول، جسم، عین ہو جائے

ارض و سما کا مالک، سب کا پالن ہار  
تیرے گھر سے جس کا گھر دو گام محمدؐ

یارحمتہ للعالمین  
ابہام جامد ہے ترا  
قرآن عماد ہے ترا  
منبر ترا عرش بریں  
یارحمتہ للعالمین

پچھڑائی مری میناں اس تجسس میں  
نکا، رورس، باب رسول ہو جائے

تجھ کو سننے والے تجھ کو دیکھنے والے  
کانوں کا زس، آنکھوں کا انعام محمدؐ

آئینہ رحمت بدن، سانسیں چراغ علم و فن  
قرب لہی تیرے گھر، الفت، غری تیرے، امن  
خوشبو تیری جوئے کرم، آنکھیں تری باب حرم  
خورشید تیری جبین

دور فاصلے سے ہوں آفتوں کا حریف  
خودتوں کے لئے ہوں اصول ہو جائے

تیرا ہوں ہر سب سے ہونے کی نشانی  
صبح تیری ہے، تیری سے شام محمدؐ

یارحمتہ للعالمین

آپ دید میں اک بار میری فروغ  
پہنچنے سے بعد ہوں، آفتوں ہو جائے

منعموں میں بس جائے تیری سونے صورت  
ہوؤں پہ رو جائے تیرا نام محمدؐ

تیری خوشی بھی اداں، میندیں بھی تیرے رتجہ  
تیری حیات پاک کا مہم جو پیغمبرؐ  
خیر البشر زبیر تر، آواز حق خطبہ تر  
آفاق تیرے سامعین

یہ چاہتا ہوں تمہیں دُعا کے گھر سے چوں  
یہ چاہتا ہوں کہ رستے میں چوں ہو جائے

○  
غزیر شمیم  
نخچہ بانگو

یارحمتہ للعالمین

تسلیوں کے غافل نہیں میں بدعتی خطبہ  
معاف ہو، گھر مجھ سے چوں ہو جائے

○  
حدیث دل  
نہ تو وہاں رہتے  
زیرِ آفتاب تھیں پتہ تیرے

بقضہ تری پر چھائیں گا، چٹائی پر، ادراک پر  
ہیروں کی بخشش خاک پر اور آئیں افلاک پر  
گر و ستر، تاروں کی خوں مرکب بُرائی تیز رو  
سائیکس جبریل امیں

تیرے عشق محمدؐ میں خاک ہو جاؤں  
وہاں رہوں گا کہ جو سب حصوں ہو جائے

○  
سلسلہ  
مناویں مجھ سے تھیں  
نہ چتر، کاروں درکاروں ان کے اشارے پر

یارحمتہ للعالمین

○  
میں سجدہ کرتا  
قدم قدم پہ جاتے تیرے سجدے پر  
سب کس کی تیرے گھر سے معشر سے

○  
سیوریو  
دو تختہ رسالت سے  
قرآن یہ ہو جائے  
یہ انجیل، انجیل سے  
تورہ، تورہ سے

تو آفتاب غار بھی، ٹو پرچم یلغار بھی  
عجز و وفا بھی، پیار بھی، شہ زور بھی، سالار بھی  
تیری زور، فتح و ظفر، صدق و صفا، تیری سپر  
تج و ثمر، صبر و یقین  
یارحمتہ للعالمین

نام اُن کا حرز جاں نہیں ہے  
سمجھو کہ کہیں اماں نہیں ہے

نعت لکھنے کو تو ہر شعر گو لکھتا ہے یہاں  
کم ہیں وہ، عشق کو لکھنا جنہیں آتا ہے یہاں

یہ ہم لوگ، وہ چاند تارے ترے  
یہ نظریں تری، وہ نگارے ترے

سرکار کا جو نہیں ہے قاری  
قرآن کا نکتہ داں نہیں ہے

بس اُسی نور مجسم کی محبت کے طفیل  
ایک چھوٹا سا دیا روح میں جلتا ہے یہاں

بیباں بیباں ترے  
سمندر سمندر سارے ترے

بشمار کہ باب مصطفیٰ میں  
گنجائش این و آن نہیں ہے

اب رحمت کو کوئی نام بھی دیں لوگ مگر  
یہ تو بس اُن کا کرم ہے جو برستا ہے یہاں

کل انسانیت کو ہے تجھ سے شرف  
سب اخلاق اناں سنوارے ترے

ہے سایہ دامنِ رحمت  
سر پر مرے آسمان نہیں ہے

لوگ کہتے ہیں کہ سورج سے ہے دنیا روشن  
نہیں، یہ فلکس سے اُن کا جو چمکتا ہے یہاں

ہمیں حق نے سے تیری بات پاک  
میں رہاں دین ستارے تیرے

"پُپ" میں بھی ہے کیفِ نعت گوئی  
مدحت کی گوئی زباں نہیں ہے

سے مدینے کے سوا بھی کوئی منزل اپنی  
ایک رستے سے سو بھی وہ رستے یہاں

نئی مہربانیوں کا  
وہی یہ حسنِ ناز تیرے

دھڑکن ہے "محمد" و "محمد"  
اک لمحہ بھی راہیں نہیں ہے

دہر میں نام بھی اُس کا نہیں رہتا باقی  
جو غلامانِ محمد سے اُلجھتا ہے یہاں

نہیں اور ہمیں وہ مسجدِ مبارک سے  
محبتِ ناز میں سارے تیرے

دل پر تو ہے داغِ عشقِ سرکار  
ماتھے پہ اُتر نکلاں نہیں ہے

ہاتھ رکھ لوں بھی سینے پہ تو آتا ہے حیاں  
دل دھڑکتا ہے کہ وہ نام دھڑکتا ہے یہاں

یہ عالمی، یہ عہدِ یہ دنیا  
خفاقت نے جتنی سارے تیرے

جاذبِ قریشی  
جراغِ اندھیرے میں جل گیا ہے  
کہ میں نے دل پر لکھا محمد

میرے آقا کو یقیناً وہ خبر بھی ہے کمال  
دیکھ کو، خاکِ نفیس ایک ترستا ہے یہاں

چراغِ شاد بہت رہا  
نہ سب رندوں نے محمدؐ کے

## محسن نقوی

نقدیہ قطعات

اں میں چاست سے جیہو کی تو اورش نیکی  
چہ مرشد یہ رحمت کا ہوا دنیا سے  
فشتوا مرے اعمال نہ دیکھو ٹھہرو  
پستے پہچو کہ محمدؐ کا ارادہ کیا ہے

○

محمدؐ کی چاست ہاں میں شادی  
محمدؐ کی رحمت ہاں میں تہانی  
محمدؐ کی بخشش خدا کا خزانہ  
محمدؐ کی بخشش مذہب کی

○

یہ بات مجھ پر میرے مقید ہے ہائیں سے  
یہ مسد نہیں ہے آواز ہاں میں  
مہربانوں کا چہرہ ہے بخشش سے نبی  
مہربانوں کی محبوب ہے سایہ رحمت کا

○

اں میں محمدؐ پہ ہے حسن محمدؐ  
اں میں تمیز ہاں میں ہاں محمدؐ  
نہیجے نے مجھے مشائخ سورج کی رحمت  
حاصل ہے مجھے سایہ رحمت محمدؐ

○

اں میں ہے توحید کا پہلو ہاں میں  
اں میں ہے جہاں کی رحمت کی بھی و  
اں میں ہے اے اے اے اے اے اے  
اں میں ہے اے اے اے اے اے اے

## حسن رضوی

پیارے نبیؐ کی باتیں ہم سب کو پیاریاں ہیں  
اُن کی محبت میں ہم نے عمراں گزاریاں ہیں

قدماں سے دور رہو نہ جینا بھی ایسا جین  
تیں اں سے رہاں سے رہاں میں جیو رہاں ہیں

حبیبؐ کے سب مراقبہ خواب میں تر ہے ہیں  
رہاں رہاں وہی آنکھ میں پھاریاں ہیں

راہے نی جہیوں کو کھتے ہیں حسرتاں سے  
سہ پہلوں سب سے بے میر ساریاں ہیں

مور ہو کہ دن رہا ہو کہ مشہد  
اے جگہ پہ قوت باتیں تباریاں ہیں

حبیبؐ کے رہاں پر تہاں ہے شمس مر و  
یہ قسموں اسی اُس نے سنواریاں ہیں

نات ہوئے پرندے کہہ کو دیکھتے ہیں  
چندوں چمک چمک کر یہاں سیت کاریاں ہیں

دنیا میں اسی سے جوہر اعزاز ہے حسن کیا  
مشہور ہر جگہ پر نقشاں تباریاں ہیں

## تسیم سحر

ذہن بھی روشن، آنکھ بھی روشن، دل بھی روشن ہے  
بطحا والے کے دم سے منزل بھی روشن ہے

ٹہرے پانی میں بھی چھپیں روشنیاں اُن کی  
اور انہی کے پد تو سے ساحل بھی روشن ہے

جس غلوت میں ذکر نبیؐ ہو وہ بھی تابندہ  
اور انہی کے نام سے ہر محفل بھی روشن ہے

دستِ حق پہ تھم اتنا فروزاں، اتنا تاباں تھا  
دستِ سوال کے ساتھ دل سا مل بھی روشن ہے

اُن کے نورِ علم و شعور کی جب سے زکوۃ ملی  
اندہ باہر سے مجھ سا جاہل بھی روشن ہے

حسن نے مدینے کی، بخشش سے پاپ فیض حیر  
اُس کا رستہ بھی روشن، منزل بھی روشن ہے

○

## انور چغتائی

نعتیہ مہاسے

چرخ پہ چاہے تو قیر محمدؐ کی

اُس کا ہے پرواں بھی غفلتوں میں ہے میرے

خادم جوئی گا ہے تصویر محمدؐ کی

نبیوں میں ہیں دو یکساں ہر ذمہ کا مہم ہیں

مکر روشن ہے انساں کی خاطر

خود سایہ محمدؐ کا وہ محسن اعظم ہیں



خنوری نے مدینہ دکھا دیا مجھ کو  
مری نجات کا زینہ دکھا دیا مجھ کو

ایسا نہ ہو کہ ہونٹوں پہ نام نیا نہ ہو  
جو سانس لے رہے ہو کہیں خنوری نہ ہو

کتنا ہے اس گداز کا نام محمدی  
بے اک، بے یار، بے نظام محمدی

وہ جس کو دوش پہ طوفان لے کے چلتے ہیں  
وہ رحمتوں کا سفینہ دکھا دیا مجھ کو

جینے نہ دیں یہ دھوپ کی خام تھرتھیں  
ان کے نرم کی سر پہ جو چادر تھی نہ ہو

عام تمام اس کے ہر کاش نے  
سب کا اسے خار سا نظام محمدی

سرا اپنا سہا لہڑنے رکھ کے نیزے پر  
فراز دین کا زینہ دکھا دیا مجھ کو

اس نام کو یوں پہ فوراں تو کھینچے  
ممکن نہیں چرٹا جسے روشنی نہ ہو

ہر چند دشتوں کے تین سہاں، حرف  
تہ سے منی سار کا نام محمدی

مرے حضورؐ نے بن کر قرآن کی تفسیر  
عمل سے سارا قرینہ دکھا دیا مجھ کو

وہ زندگی خدا کی قسم زندگی نہیں  
جس زندگی میں عکس حیات نئی نہ ہو

کیسی ریاضتیں یہاں، یہی نصیحتیں  
سے بات سار کا نام محمدی

.....

بروز حشر جو کام آنے کا خدا کے حضور  
نصیب نے وہ جگہ دکھا دیا مجھ کو

ہاں اک نرم یہ در کہ میدان حشر میں  
آقاؐ کا کار : شہادتیں یہ ہو

سرا غزنی می

نبیؐ جی اب مجھے دیدار بھی عطا کیجیے  
یہ کیا کہ صرف مدینہ دکھا دیا مجھ کو

غیر جوخت جیسے تو رنجیے کا یہ خیالی  
سیرت ہو، جذب عشق ہو، کارنی ثری نہ ہو

ہر طرف شمعیں ترقی کی علامت ہیں  
ہونے لگی عمر کے اور ساریات ہیں

.....

رہنمائی وارثی

.....

نردار سوز

قطرہ  
ہر مسافر سے میں خاک رو طیبہ مانگوں  
خشک صحرا ہوں مگر عشرت دریا مانگوں  
دیکھتے ہیں یہ فرشتے مجھے حیرت سے رہتے  
جب میں اللہ سے محبوب اسی کا مانگوں

آپ زحرم کا یہ اک دھبہ ہی کچھ کم تو نہیں  
ایک قطرے میں نہاں وسعت دریا دیکھی  
آپ کی ہشتم عنایت کا ہے غالب یہ غلام  
آپ نے سوز کی دولت مرے مولاً دیکھی

کہن کہتے ہیں سب کچھ یہ سننے والے  
ہر قدم سان کا سر پہ جاتیات ہیں  
میں سے سراغ شب معراج دیا ہے  
فرش سے تا عرش یہ رہنے انجانیات ہیں

فہمہ شریف

اختصار شمار

عشرت آفرین

یہ سایہ جسم کا توسط

و واپر رخت

زمین کی تشنگی کا سچا جواب بن کر  
وہ اپنے دامن میں نرم زرت کی بہار لے کر  
وہ اپنی آنکھوں میں رستوں کے مسندروں کی نفی سینے  
وہ اپنے سینے میں چاہتوں کی اتھار  
گہرائیاں سموئے

## زمین پر اُترا

شد یہ صحرای چلا پلائی نف میں بسکی  
خبیث رحوں پے نیکیوں کا پیام بن کر  
خستوں کا امام بن کر

دوست آؤ میں آگہی کی نوید ہو کر  
جہان ظلمت میں روشنی کی کلید ہو کر

وداد رحمت

فلک کی ماریفت و سمجھوں سے

زمین کی حیران خواہشوں تک

اُداس منی کے خشک چٹخے ہوئے لبوں پر

کچھ ایڑا

کچھ اے بڑا

کے خوشیوں کے تمام موسم

اُن کی کئی دامن میں رہا ہے

○○○

## احمد حمید

مفتوں کے لئے اور چمک ٹامگ رہا ہے  
ول مہدی خضر کی جھلک مانگ رہا ہے

اک ٹوٹے تارے کو ہے درکار سہارا  
آنسو مرا کڑیوں کی ہلکے مانگ رہا ہے

آئین میں اتر آئے ہیں نہ نور پمیر  
یہ خون مدینے کی مہک ہانگ رہا ہے

شعوب پرست یہ فقط مسیحی نہیں ہوں  
میں سے تو برحق و ملک ہائے ہمارے

000

شاید و حسن

خود کی رنج، نہ آہستہ، نہ روٹنی، نہ ہوا  
سحابِ اسم محمدؐ دکھوں کی زیت سے بیا

خدا کے نام تراجم بہت عذاب میں ہیں  
مذہبوں میں ہے اب کوئی روشنی دکھلا

سمیٹ اپنے حصاروں میں ہم کو نوہم  
بمیں دنوں کی خبر ہے نہ کچھ شبوں کا پتا

مثال بزرگ پہنچاؤ اڑے میں تیس  
مرے رسول! ہوا ونی اس مگر سے چلا

مے کو میں یہ چاہوں عذابِ ہجر میں ہیں  
نہ میں، حالِ فی سے کوئی محبِ کھلا

قرآن پر ہر میں حصہ ہوا اس طرح قرآن  
نے پھر کئے کی حالت ہے، یہ پھر کئے کا ہے ہوا

دریوں۔ قلاب میں سوار ہوتے تر  
صدائی میں تھکتے دھام کا مقصد تھا

باز مدت رہنے والوں میں بھی چرچا  
کے پیدا ہو گیا۔ وہی جوانی میں نہیں، ایک

۱۱۔ اُن کے لئے جو کہ اپنے لئے سچے  
 ہیں اور ان کے لئے سچے ہیں

میشود. به این ترتیب، چرخه‌های شش‌ماهه و سه‌ماهه  
میشود. به این ترتیب، چرخه‌های شش‌ماهه و سه‌ماهه

میشود و به این ترتیب به یکدیگر می‌رسند.

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

000

تہذیب و تمدن

[illegible]
$$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & 1 \\ 1 & -1 \end{pmatrix}$$

نہایت پرستش و تعظیم کے ساتھ

سٹیہ پال تندر

صلاح الدین ناصر

محمد صلاح الدین پرویز

رسول اللہ کے نام ایک خط

نکاح محمد جدہ ہوئی  
رفائے الہی آخر ہوئی  
ادھر ایک شب سے  
عجب شک ہے!  
کہ میری آنکھوں کی جھوٹوں میں بنام خلوت  
توئی  
ایک مکتوب لکھ رہا ہے

نہیں جب یاد کیا عرش پر  
مغفرت ہر اک رو گزر ہوئی  
گرا می!  
"تو چیزے دیگری"  
راز داں عجب ہے  
کہ میں  
وہی مانی نسب نہیں ہوں  
مگر تیرے شجرے میں جو گیا ہوں  
دکھوں کی چادر  
ہوں پہ اوڑھے  
نہیں کہیں تجھ میں سو گیا ہوں

احسانت بھی ان ن ہے حمد خدا  
میں بندگی معیت ہوئی  
گرا می!  
تو صاحب راز کیا ہے  
تیرا چہرہ تو کندن ہے  
اک گیند ہے  
اور آسمان پر قمر کا پرندہ چھپا پھر رہا ہے  
ادھر ایک شب سے  
عجب شک ہے!  
کہ میں شمس ہوں  
اور تجھ میں طلوع ہو رہا ہوں۔۔۔!!!

نکاح محمد جدہ ہوئی  
رفائے الہی آخر ہوئی  
ادھر ایک شب سے  
عجب شک ہے!  
کہ میری آنکھوں کی جھوٹوں میں بنام خلوت  
توئی  
ایک مکتوب لکھ رہا ہے

نہیں جب یاد کیا عرش پر  
مغفرت ہر اک رو گزر ہوئی  
گرا می!  
"تو چیزے دیگری"  
راز داں عجب ہے  
کہ میں  
وہی مانی نسب نہیں ہوں  
مگر تیرے شجرے میں جو گیا ہوں  
دکھوں کی چادر  
ہوں پہ اوڑھے  
نہیں کہیں تجھ میں سو گیا ہوں

احسانت بھی ان ن ہے حمد خدا  
میں بندگی معیت ہوئی  
گرا می!  
تو صاحب راز کیا ہے  
تیرا چہرہ تو کندن ہے  
اک گیند ہے  
اور آسمان پر قمر کا پرندہ چھپا پھر رہا ہے  
ادھر ایک شب سے  
عجب شک ہے!  
کہ میں شمس ہوں  
اور تجھ میں طلوع ہو رہا ہوں۔۔۔!!!



وہ اک سراپا

کہ جس کو سوچوں

تو دھندلی راہوں کے پار

اک روشنی کا منبع

اور اس کی کرنوں کی طشتہ ی سے

ہر ایک بھگی لگا ہوا پالے

ازل سے تاپا ہوا کارشت

وہ اک سراپا

کہ جس کو سوچوں

تو رنگ و خوشبو بکھرے جائیں

کنول کھیں اور گلاب بکھیں

ہوائیں مدحت کے گیت گائیں

مجھے بتائیں

درو سے لم یزل کا رشتہ

.....

شکور عالم

تیرے حسن دی جو تعریف کرے

او زباں نہیں کھنوں لیاواں

تیرے عمل دی جو توصیف کرے

او بیاں نہیں کھنوں لیاواں

میرے فہم دی جھولی ٹنگ ڈھکی

تیری نعت نہیں کھنوں لیاواں

شفیع عامیاں تم ہو، حبیب کبریا تم ہو

شہنشاہ دو عالم ہو، محمد مصطفیٰ تم ہو

تمہارے دم سے ہے روشن چراغِ خانہ کعبہ

جو جلوہ طور پر چمکا، وہی نور خدا تم ہو

کہاں دیکھے کسی نے زندگی میں آسمان ساتوں

شرف تم کو یہ حاصل ہے، امیر الانبیاء تم ہو

ود بچتا میں گے جولائے نہ یہاں تم پہ نیا میں

مسلمانوں کا روزِ حشر ہے شکِ سرا تم ہو

تمہارے بعد کیا دعویٰ کرے، وہی نبی کا

تمہیں ہو سب سے اوں درختِ انبیاء تم ہو

دھائے مجھ و شوقِ اقرار کا، درسیا کوئی

بہر صورت یہ ثابت ہے کہ محبوبِ خدا تم ہو

فقیروں کی طرح رہ کر بھی تم نے بادشاہی کی

جو مددِ محمد ہو پس سکتی کبھی ایسی فیہ تم ہو

یہی اک آرزو باقی رہی ہے قلبِ ساتر میں

وہاں موت آئے اس کو جس جہدِ جہود نما تم ہو

ترا نورِ میری نکادے، محمد یہ شہدائے

میں شہداء بھی ہو تو میری ان کا قصہ سے

وہی ہیں علم و کلام، نورِ تاب میں وہاں ہے

نورِ فکر میں کہ ہے، میں وہاں ہے

تر عزم ہو، تر حسن ہو، تر اقرار کلام ہو

کبھی رشتہ جو ہے، کبھی پادشاهی ہو

ترا شہ اورمے قدم یہ ثابت نہیں ہے تو، یہاں

یہ غنائِ غار یہ ہے، وہاں یہ حقیر تیرے تصور سے

.....

وضاحت نسیم

بھی زمیں بھی آسمان ایسا ہے

برق یا آسمان سے جہاں ایسا ہے

جو ہم سے ایسا ہے قلوب میں وہی جہاں

حضورِ آپ کا طریقہ ایسا ہے

سود پیش یا سودِ باغی نکت

کسی سے یہ کوئی خوش حال ایسا ہے

یہ نرم سے، بڑی حمایت سے آواز

کہ چچی، محبوب میں یہ مکان ایسا ہے

## کرشن بہاری تَور

## استاد فقیر جیلانی

## حفیظ تائب

ہندو نعت

معراج نعت پاتی سے یہ نور رہا نہ ہوتا ہے  
معبود سے باتیں سوتی ہیں اور سچ میں پروہ ہوتا ہے

آگے میں کیا حالت ہیں بے ہمت پائیں پرتی ہی نہیں  
سہل سے کہہ دے کہ میں نے شب و روز میں یہ ہے

چاند و ستارہ و صفت و حال میں یہاں رہتا ہے  
تختی سے نہیں شب و روز میں یہ رہتا ہے

کلزار محمدؐ یا سمن، بازار محمدؐ یا سمن  
یہاں سے تے چلتے ہیں فرسوں کا سوا ہوتا ہے

دور خدا کا نعرہ تھی جس صحن میں ہوتا سایہ  
کئی سے بنایا جاتا ہے جس جسم کا سایہ ہوتا ہے

سے قہر تھی سے میرا اب اس کو دعا کیجیے یاد دلا  
جو یاد تھی تو سنا ہے یہاں وہ اچھا ہوتا ہے

00000

وحید ہاشم

چاروں طرف تیرے درود و سلام ہو  
وقت عمل میں ہے میرے تیرے نام ہو

میں میں ترے خیال پہ میں مرجھا کہوں  
آنکھوں میں تے جان تو صحن میں کہوں

مٹ جائے عمر ساری ترے پاس میں  
مل جائے میری خاک مدینے کی خاک میں

عرشوں سے ہوا کے رب سے تیرے شان وصال  
ماشوق تے معشوق نوں، آپڑے دل دی گل شہزادی  
نئی تیری خدائی

پاک نئی دے نرتے تاج شہامت و لا جیا  
اُس نے آگے آپڑی نعت دے میاں نوں کیا  
اُس دے دہرتے ہر پک آگے بھیکھا نکا رجیا  
عرشوں سے ہوا کے رب نے اس دی شان وصال  
ماشوق تے معشوق نوں آپڑے دل دی گل شہزادی  
نئی تیری خدائی

00000

شیخ بایزید انصاری

درند فاطمہ تے علی مقبول دے  
آپ نئی رسول مقبول خدا دا

حسن، حسین نواسے پاک رسول دے  
نبیاں دا سردار رسول خدا دا

نہتیں وچ کہاے اولت دھر  
نعت دے پھر جیون، اُس دے جان نر

وجہا کون صاحب نوں آگے  
انج نہیں گراںج گر، انج نہیں گراںج گر

000

استاذ نذیر احمد ردا

لامکاں دی دکان دا جوہری او  
بن مہمان آگے گل جان بیٹھا

ہر فصل میں پایا گل صحرا تر و تازہ  
جب دیکھا لگا گنبد خضرا تر و تازہ

رہتا ہے شب و روز ہر اک مظهر طیب  
آراس، حیرات، اجلا، تر و تازہ

انداز حیات اُن کا ہے قرآن سراپا  
ہر آن ہے وہ جلوہ زیبا تر و تازہ

مفہوم کی خوشبو سے وہ مہکا ہوا ہر لفظ  
ہے آج بھی اُن کا لب و لہجہ تر و تازہ

ہو جس کی اساس اُن کی ولا، اُن کا تحقق  
ہر دور میں رہتا ہے وہ جذبہ تر و تازہ

نہیں لاکھ گرفتہ دل و آشفتہ نظر ہوں  
رہتی ہے مگر اُن کی حمت تر و تازہ

ہونٹوں پہ خدی نعت کی ہے منزل شب میں  
یوں دکھتا ہوں سامان سحر کا تر و تازہ

موسم کی تمازت سے ہر اس نہیں تائب  
سائے میں ہوں رحمت کے قلم تر و تازہ

00000

سجود شوق ہاتھ کا ہے دینے سے عیاں  
مہرے شوق ہو کر لیا ہے دین کو آغوش میں

ساحل مقصود پر دل کا سفینہ آگیا  
اے خوشا صل علی شہر مدینہ آگیا

یہ تمام بحر آقا ترے در پہ یہ نہیں ہے  
کوئی زہد ہے نہ تقویٰ ترے لطف پر یقیں ہے

تھکے ہوئے رعب میں وہ طے کرے کہ جس  
وہ طفت مجدد مدینے میں تھی تے کہ جس

ہوتے ہوتے آپ کے ذریعہ رسائی ہوئی  
آئے آتے سر جھکانے کا قرینہ آگیا

کسی نور مار شب میں، سر عرش وہ تھے  
یہ سے بردگش آقا، کوئی بہکش نہیں ہے

خدا کے بعد نمونہ کا مہم تے  
سبقت رہاں وہاں نے پڑھا دیے کہ جس

جب مدینے میں قدم رکھا تو یوں مجھ کو لگا  
جیسے کچھ دن کے لئے مجھ میں مدینہ آگیا

مرے پاس، مگر بظاہر ہے نہیں متانہ  
مرے میں تو سوتا تھا مرے پاں بند ہیں

ہر نئی پہ مسرت کے آنسوؤں کے  
وہ سبیل اقل نامت کا سلسلہ ہے کہ جس

روضہ اطہر کا پرتو جب مرے دل پر پڑا  
شکل میں اشکوں کی آنکھوں کو پسینہ آگیا

بے یہ تیر و مری جی، اسی در پہ میں جی پہنچوں  
مری، ہواؤں میں مری، جو حیات تفریق ہے

ہمید خند تو ب شک سے مہمان رسوں  
مگر جد سے وہ عطا و سادہ ہے کہ جس

اب کہاں جاؤں ذرا قدس سے اٹھ کر اے حباب  
تاہر ساحل جب جہت کا سفینہ آگیا

مرے آنسوؤں پہ سارے میں تری عنایتوں کے  
مری صبح وحدت میں، مری شام و نشیمن ہے

کس کس سے آپ جہت مصطفیٰ پر  
دور، تھا مجھے بس تیرا ہے کہ جس

.....

بدر عالم بدر

ہے دل و نگاہ رضاں میں ہی بہار طیب  
کہ لافنوں کی جھج، بخدا نہیں کہ جس ہے

شہر مت باریک دیکھو یہاں سے مجھے  
خدا کے تہ کا یہ عہد ایسا ہے کہ جس

نظر وہ نبی کا دیار آرہا ہے  
کہ قلب و نظر کو قرار آرہا ہے

یہ سکون روت چہ دور، یہ سحر و نقش دور  
جیسے یوں ملے نہ غبار، تو خدا کے شاہد یہ ہے

ہر دین تو سامنے ہے مگر  
جی حشر بس بھی تو ہو سکتا ہے کہ جس

.....

در آحادی

کہدوں کا قیامت میں

شرف محشر سے

ہوں آپ کی منت میں

.....

نازائ فیضی

مری شہنشاہ کی قسمت جہاں سے  
مرے عیب ن سید جی یہ رہتی ہے



### تخلیقِ اول

خدا یک پیکر میں  
پناہ تھی در جہوئے کعبہ  
جو چھٹی راہ سے  
ساتھ تھی سورج چاند شہر سیارے  
معلوم معلوم سب دیکھتے جو مولک  
در سب شہرستیں تخلیق کر دیں  
تو کس درجہ میں مصمتوں  
وہاں تھیں کعبے  
چاروں شاہ دست  
اور اس میں بارشیں ہوتی رہیں  
مکہ کا تختہ کس بھی چہرے سے۔

### واصفِ حسین و اصف

یہ زارِ رشک سر تھا تمہیں پتہ بھی سے  
یہاں پہ شعل شربت تھیں پتہ بھی سے  
نہ سے تخلیق نہ وہاں سے  
نہ وہاں سر تھا تمہیں پتہ بھی سے  
جیسے نہ یہ ہے نہ وہاں سے  
وہ خوشیوں کا سر تھا تمہیں پتہ بھی سے  
جو وہاں میں نہ ہوئے بغرض وہ  
اسی کا وہ نہ تھا تمہیں پتہ بھی سے

### کافی

(یہی نعت کا ایک رُغم)

میرے دل وچ تیری کُھب سائیں  
میرے لوں لوں دے وچ کُھب سائیں  
اک نظرِ کرم دی ہو جاوے  
بلدی تے دس کے غنڈہ پاوے  
تیری اکھ وچ جاواں اُپ سائیں  
میرے دل وچ تیری کُھب سائیں  
میرے لوں لوں دے وچ کُھب سائیں

ایہ بھانڈو ہلے دس جاوے  
ایہ دید دے چھالے بھس جاوے  
کچھ انج اکھیں دنی چھو سائیں

میرے دل وچ تیری کُھب سائیں  
میرے لوں لوں دے وچ کُھب سائیں

ایہ روح تے جسم وا چھوڑا اے  
ساہواں دا انت کھینچا اے  
ساہواں دے کڈھ دے کُھب سائیں

میرے دل وچ تیری کُھب سائیں  
میرے لوں لوں دے وچ کُھب سائیں

ہر گھڑی دردِ زہاں، صلی اللہ، صلی اللہ  
ہو یہی تسکینِ جاں، صلی اللہ، صلی اللہ

جن وائیاں کیا، کہ پیہم تر ہے تیں ب صدا  
یہ زمین و آسمان، صلی اللہ، صلی اللہ

میں ہی کیوں سرکار کے دیدار سے محروم ہوں  
آجی لب پر نفاں، صلی اللہ، صلی اللہ

عمرِ جزا میں کہیں، کھیں کھی تھیں شوق سے  
اب ہو نصیب جاواں، صلی اللہ، صلی اللہ

میں نہ ہے کھی وہوں میں رہ جاوے  
سے یہ شوق ہے کس، صلی اللہ، صلی اللہ

کیا ضرورت ہے عین ڈھونڈوں اور کوئی آسرا  
آپ میں جب مہرباں، صلی اللہ، صلی اللہ

ہو نہ اب ویران ٹو، اظہر یہ رکھ ایمان ٹو  
سر پہ رہے اک ساتہاں، صلی اللہ، صلی اللہ

### مسرور جاوید

ہوا ہوں نعتِ نگاری سے زندہ جاوید  
میں ذکرِ سرورِ عالم سے ہو گیا مسرور

جہں تک خدا کی خدائی رہے گی  
وہاں تک محمدؐ کی شہی رہے گی

اخلاق ہر رسولؐ، ہمارے نبیؐ میں ہیں  
ہم معنی حیات کی ہر روشنی میں ہیں

فروغؐ، عرضِ تمنا، نہ مذا کیسے  
قلم اٹھائیے اور نعتِ مصطفیٰؐ کیسے

حدیں ہر نبیؐ کی ہیں اگلے نبیؐ تک  
محمدؐ کی حد تو ابد تک رہے گی

ہم پر تمام کون سی نعت نہیں ہوئی  
ہم ہر طرح کی فرحت و آسودگی میں ہیں

ہلے جو لفظ مجھے اُس کی نعت کی خاطر  
اسے بھی سرورِ کونین کی عطا کہیے

ملائک اُترتے ہیں روئے پہ ہر دم  
مدید کی قسمت تو نوری رہے گی

اپنی خوشی ہے صاحبِ لولائک کی خوشی  
دونوں جہاں کے خواب ہماری خوشی میں ہیں

بلا وسیلہ نہ دنیا ہے در نہ عقبی سے  
انہیں کو بندہ، خالق کا رب کہیے

عرب ایک صحرا تھا بس اور کیا تھا  
مگں تک نہ تھا پاں پہ جنت بنے گی

ہے طاعتِ خدا و نبیؐ میں ہمارا فخر  
یہ فخر ہے تو ہم نجف ہر خودی میں ہیں

مجھ سے جو زمانہ رسولؐ کی دہائیں  
اسی کو آپؐ تمدن کا زمانہ کہیے

محمدؐ کو اپنا سا انسان نہ سمجھو  
وحی کی تو تفریق باقی رہے گی

خُبتِ ملحق کو خُبتِ نبیؐ سے جد نہ جان  
سب کیف اس دلائے ملحق میں ہیں

بڑا سکون، بڑا اس و چینِ معنای سے  
فروغؐ، نعتِ رسولؐ حد نہ کہیے

کہاں نہیں کہاں وہ مگر یہ یقین ہے  
پکاروں گا جب بھی حضوری رہے گی

اے شہرِ علم! صدقہ ترے ذر کا ہے کہ آن  
ہم اہل حق زمانہ برائی میں ہیں

.....  
سلطانہ مہر

یہ اک عام ہے نعت، خوشبو منہ جذبے  
پذیرائی شوکتِ حمہیں کیوں ملے گی

کالی داس گپتارضا  
اسد رسولؐ آپؐ کو اللہ کی رحمت کی قسم

نام احمدؐ کا غانی کہاں سے  
جن کا پر تو یہ سار جہاں سے

.....  
عبدالرحمان عہد  
عبدالمکمل بیانِ مصطفیٰؐ ممکن نہیں

عشقِ اللہ کی، امانتِ نبوت کی قسم  
وہ موصوفی، میراثِ رسالت کی قسم

میرے سرکارؐ کا آستان سے  
سرورِ راہِ نبیؐ میں شاد سے

شرحِ پالسی ہے جس کی انتہا ممکن نہیں  
ہیں محمدؐ عظیم نورِ خدا کے نامِ بزل  
کر سکیں الفاظ اس کا حق، ممکن نہیں

نورِ نبیؐ، نورِ نبیؐ جو عہدِ رسالت کی قسم  
ریست کے دار کو رس پافتِ نبیؐ میں

نقشِ پالسی کا آستان سے  
مہرِ رسالت کی قسم

## بیکس امر و ہوی

## آصف سابع عثمان

## سید آل رضا

(نظام دکن عثمان علی خاں)

ساقیا ہاں، داد مستانہ سر جو بیکس  
کس سے دس میں سو تپاں، سر کد ز جو بیکس

نئی خدمت پر نہ کیوں روح، میں کو مار ہو  
جس پہ دس ہو خدے سے یاد جو بیکس

نعت خون کا ترنم سن و دہائی کی شان  
مہر سل علی آہنگ ساز جو بیکس

دس تپاں سے قلب مستحق، نور مستحق  
مہر دس میں، نعت دس جو بیکس

مہر تپاں کے بیت شرف میں مصطفیٰ  
دس دس سے جہاں کی نور، ساز جو بیکس

تپاں سے سب سب سب سب سب سب سب  
میں تپاں سے جہاں جہاں جہاں جہاں

نعت دس میں سب سب سب سب سب سب  
مہر دس میں سب سب سب سب سب سب

نعت دس میں سب سب سب سب سب سب  
مہر دس میں سب سب سب سب سب سب

○

آستان مصطفیٰ پر میں نے جب سر رکھ دیا  
رحمت باری نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ دیا

قدسیوں نے جب شب معراج دیکھا آپ کو  
پائے اقدس پر سر تسلیم جھک کر رکھ دیا

آگیا وقت تلاوت روئے حضرت کا خیال  
سامنے قرآن کے قرآن کس نے لا کر رکھ دیا

کامب اعمال نے پا کر اشارہ آپ کا  
حلقہ نسیاں پر مرے عصیاں کا دفتر رکھ دیا

توئی عثمان فر و اندوہ دنیا سے نہایت  
روضہ شاہ عرب پر جائے جب سر رکھ دیا

○

## بیہم وارثی

تپاں نسیم کوئے محمد، صحن اللہ علیہ وسلم  
تپاں کا دل سوئے محمد، صل اللہ علیہ وسلم

تعب بہارا سوئے محمد، صل اللہ علیہ وسلم  
مصطفیٰ ایمان روئے محمد، صل اللہ علیہ وسلم

بہر سب کا رخ سوئے محمد، صل اللہ علیہ وسلم  
جیسے کا تعب روئے محمد، صل اللہ علیہ وسلم

صحن جبین خوشبو مکی، بیہم دل کی دنیا لگی  
صل گئے جب گیسوئے محمد، صل اللہ علیہ وسلم

تہذیب عبادت ہے سر پائے محمد  
تسلیم کی خوشبو، چمن آرائے محمد

متکبر خدا ساز، تہذیب محمد  
نعت ہو خدا کا دہی فشاں محمد

جس دل میں ہو اللہ وہیں رہتے ہیں یہ بھی  
جو کہتا ہے اللہ وہی کہتے ہیں یہ بھی

وہ وحی کے عالم میں کما ہ بشریت  
اللہ کا پرتو، خد و خل بشریت

انوار کا آئینہ جہاں بشریت  
کلیف مخصوص میں حال بشریت

قرآن زباں، طرز گفتار محمد  
قرآن عمل، منزل کردار محمد

محبوب خدا لطف و محبت کا علمبر  
اخلاق ہمہ گیر کی وسعت کا علمبر

انسان سے انسان کی مصلحت کا علمبر  
اللہ کے رشتے سے اخوت کا علمبر

دہرہ جم احساں جو زمانے پہ کھلا ہے  
رحمت کا وہ بادل جو برسنے پہ ٹھلا ہے

○

## سلطان سبحانی

محمد

سر پہ سورت

شعلوں کا اک برہم شکر

آگ کی بادش

لیکن میرے چاروں جانب

تیرے نام کی چھاؤں



میں غلام مصطفیٰ ہوں، نیک ہوں شیدائے رسول  
میری نظروں میں بسا ہے روئے زیبائے رسول

میری جاں اس پر صدق، اس کے نام پاک پر  
ہر نبی نو سے نفی ہے صدا، بائے رسول

آپ رحمت لے کے آیا سارے عالم کے لئے  
تغلب جتنے بھی ہیں ان کا ہے دریائے رسول

گوئی ہے جب بھی کانوں میں آواز اداں  
پھرنے لگتا ہے نگاہوں میں سرپائے رسول

\*\*\*\*\*

### عابد اللہ غازی

عر کا یہ انعام بہت ہے  
طیب کی اک شام بہت ہے  
ساقی کوڑا! تھنہ لبوں کو  
کوڑ کا اک جام بہت ہے  
اہل جنوں کو صحرا صحرا  
دھن ہو دست، آرام بہت ہے  
ذوق یقین سے مخمور کردے  
عشق ابھی تک خام بہت ہے  
عین یقین کا نور عطا کر  
ظلماتِ اوہام بہت ہے  
عابد کو گدڑی میں سولے  
مجبورِ آلام بہت ہے

زبح مصطفیٰ کا جمال، اللہ اللہ  
زباں کا وہ حسن مقال، اللہ اللہ

نگاہوں کا جادو دلوں پر تسلط  
جمال اللہ اللہ، جلال اللہ اللہ

جہاں کے لئے نورِ عید عرفوں  
عرب کے فلک کا بلال، اللہ اللہ

جہالت کی ظلمت ہر اک دس سے بھڑکی  
یہ تویر شمع خلیل، اللہ اللہ

\*\*\*\*\*

### خالد عرفان

تحدث

اتر آئے خود عرش و مری سے جلوے  
نہات کا اوج کمال، اللہ اللہ

\*\*\*\*\*

### گھنار آفریں

جلوے نہ عیاں ہوتے، اگر آپ نہ ہوتے  
سب وہم و غماں ہوتے، اگر آپ نہ ہوتے  
افلاک سے اترے ہوئے فطرت کے صحیفے  
ہر دل پہ گراں ہوتے، اگر آپ نہ ہوتے  
اے خیمِ رسل و صحت و کثرت کے قرینے  
محتاج بیاں ہوتے، اگر آپ نہ ہوتے  
گھنار خیابانِ عقیدت کے نظارے  
دنیا میں کہاں ہوتے، اگر آپ نہ ہوتے

معراج محمدؐ سے یہ راز جو افشاں  
وہ راز حلاوت سے جو چھپ رہی ہے  
پھیلانے موت کو شش و ماں شمس  
سکس محمدؐ کا پتہ چھپ رہی ہے

\*\*\*\*\*

رسولؐ پاکؐ کی سیرت سے روشنی پا  
تمام چاند شرب سہار جادہ میں  
جہاز، رامت، رافانیب، حصار  
ہراتی سرورِ عالم سے ستارہ میں

\*\*\*\*\*

قیہہ دنی بھی سب کا نہیں ہے  
مگر وہ رحمتِ لعل میں ہے

تصویریں تجھ سے ہیں، خاکے تجھ سے ہیں  
بھول سے خوشبوؤں کے رشتے تجھ سے ہیں

میں نے توں ہاں کا وہ نہیں ہے  
میں وہ رزقِ عیش میں ہے

تو نہ اگر ہوتا تو رنگِ نغمہ جاتے  
یک جا میری ذات کے ذریعے تجھ سے ہیں

ہاں میں مستانِ عقلی حس سے  
ہاں عقلی اب تک ہیں وہ مرہب سے

قونے بندوں کے بندوں کا ساتھ دے  
طرح طریقے، حلقہ سیتے تجھ سے ہیں

تیرا عشق یا اس نہیں ہے  
۔۔۔ یہی ہیں میری نہیں ہے

خام سے گمراہ تیری مشق ہے  
جہاں کی رو سے لڑنے والے تجھ سے ہیں

ہاں میں سے وہ کیجئے میں میں نے  
مجھے میں نہیں سب و یقیں سے

بہت سے اے آقا، اب تو میرے  
تیری رحمت چاہئے وہ تجھ سے ہیں

.....

### شکیل غوث

ستاروں میں وہ جیسے وہ ہاں  
مگر وہ ہاں اور میں ہے

پیشانی کو موزر نہیں آتے دار  
اب مجھ سے چیر نہیں آئے والا

ہاں وہ ہیں وہاں اب تک ہی ہاں  
نہیں جی تو پہچان نہیں ہے

اب کوئی کا بکشاں اور نہ بن پائے گی  
اب وہ دور مرہ و اختر نہیں آئے والا

### عرفان صدیقی

مرتا ہے محبت کا سحر تجھے ہاں میں۔۔۔ پس  
مگر وہ ہاں میں۔۔۔ حیات کی آت  
پیشانی سے یہی، محبت سے  
نہیں وہ ہاں میں۔۔۔ ستاروں کے

کاش اک بار نکالیں مرے آقا مجھ کو  
میں دینے سے پلٹ کر نہیں آئے والا

تمام حمد و ثنا ذاتِ کبریا سے ہے  
اور اس کے بعد شہنشاہِ انبیاء سے ہے

درودِ لاکھ اسی منبعِ سخا سے ہے  
سلامِ لاکھ اسی پیرِ عطا سے ہے

کہ پچھ اوچ فلک جس فلک نما کے لئے  
کہ گرد کا بکشاں جس کے نقش پا کے لئے

وہ جس کا ذکر خزانہ ہے علم و حکمت کا  
تمام حرف اسی حرفِ آشا کے لئے

وہ ایک ذاتِ شفاعت کو میری کافی ہے  
وہ ایک نامِ وسیلہ مری دعا کے لئے

دلوں کی نذر گزارو حضورِ آلِ پاک  
زباں کو وقف کرو نعتِ مصطفیٰ کے لئے

تپاک روح سے لکھی ہے نعت، اے پرویز  
خصوصِ دل سے ظلمکار ہیں عطا کے لئے

.....

### سید عزیز الحسن عزیز

بہالِ منہ غمنا ہے، ہر نظر وحشی  
نگاہِ لوث کے آئی نہیں طواف کے بعد  
دینے والے سے سب کچھ بخا دیا میں نے  
بہت سکوں ہے گناہوں کے اعتراف کے بعد

ابوئے یار کا، ارے شہکار زین کا  
کرتا ہوں میں طواف سدا قبضین کا

سوئے معراج جو تھا نئی کا سفر  
پوں بکھئے کہ تھا روشنی کا سفر

معینہ ہائیکہ

جئے کو سر جھکا تو مدینے کو دل جھکا  
دیکھا تو حسن یار ہے دل کعبین کا

جستجوئے حضوری میں یہ رہا ہو  
ختم ہو جائے یہ رندی کا سفر

رحمت ہوا اس پر

تشنہ ہو جو حلوے کا

سرکارِ نبو

ایک خدمت ان کا

بات بات مغرب سے

سورت بھی چن

وہ پیشوائے خلق، وہ اللہ کے حبیب  
ہاں نہیں ہے سمت سے نور مین کا

اسوہ شوق بھی ن تقید  
تا مشاغل نہیں بیرونی کا سفر

سماں ہے پیامِ محمدؐ میں دوستو  
تسہیں فکر اور ہر اک دس سے محزون کا

دل کا ہوتا سفر نہ دینی ہو  
ہم نے جب جب کیا تہی کا سفر

سایہ س کا یا

جس کی روں سے روشنی

سورت کا چہرہ

اُن کی رہاں نے ذریعہ مساوات ہے دیا  
ظاہر کیا مقام ہر اک نثر و قلم کا

جو نئی آپ کے در سے ہے یا  
ایک سے میں دید و مری کا سفر

یہ ہمارا

انگلینڈ کی تہذیب سے

انگلینڈ کی تہذیب سے

ب پھر مقابلے میں صف آرا ہوئے عدد  
قصہ کھلا چکے ہیں یہ بدر و حسین کا

حسنِ توحید سے ہے یا آپ سے  
صدقِ زمین کی رہوں کا سفر

انگلینڈ کی تہذیب سے

انگلینڈ کی تہذیب سے

آئے حسن ہزاروں مٹی اس جہان میں  
اپنی مثال آپ ہے نانا حسین کا

عام انسان ہی کی صورت بھیجیے  
مصطفیٰؐ نے کیا رندی کا سفر

انگلینڈ کی تہذیب سے

انگلینڈ کی تہذیب سے

000000

غیر جہاں

معینہ ہائیکہ

سانسوں میں بھیا ہے غم

یہ مجروح تیرا ہے

اب تک نہیں پریم

غوث کو لے گیا جو ذریعہ شوق پر  
لوہ لہو تھا وہ عاجزی کا سفر

000000

اُن سے مخفی کیا

اُن کی نظروں کی حد میں

سب دین و دنیا

000000



## ف۔س۔اعجاز

انچ غم اور سے سے قہار

دو صوفیوں میں جو سب سے اپنے سوا میں  
دو حشر مہل پہ پہنچے وہ میں  
جو سارے تجویز کو سمجھے ہوئے ہیں  
دقوں و عمل میں جو سچے ہوئے ہیں  
اور دشواریں اور چوں سار جہاں سے

وہ ان سے حد نہ حد نہ حد نہ  
مائی نئی ن سہاں میں سے  
یہ تشریف نہ ملے ان سے  
جو ہاں مری اٹھان سوں سے  
نئی سے وقتیں سار جہاں سے

میں عمر اور حوصلہ اور فہم  
وہ میں پہ پہنچے وہ میں  
وہ میں پہنچے نہیں سے  
جو بدو میں سم تو نہیں یہ نہ  
اور نہ تو نہیں سار جہاں سے

## شعیر رحمان

نہ کا نہ من شہر یہ شہر  
ہم یہ کہ میں یہ شہر  
نہ کہ میں یہ شہر  
نہ کہ میں یہ شہر  
نہ کہ میں یہ شہر  
نہ کہ میں یہ شہر  
نہ کہ میں یہ شہر  
نہ کہ میں یہ شہر

## رسول احمد علی

ن کے قصہ قلب پہ جو چوہاں  
سوں میں اب وہ تجرہ سم سے ہیں  
ہوش و حواس، عقل و خرد حیرتی ہو  
فہم و زہاں کا حوصلہ اعلیٰ رواں ہوا

حد اب نہیں رہ جیسے وہ میں  
وہ ہم بکھڑ پر جہاں نہیں ہو  
.....

## حسن کاظمی

صبح انھوں نے شام انھوں کا  
میں اور وہ اور وہ ان کا  
پشت نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ  
ہو نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

وہ اب نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ  
وہ اب نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

یہ غلط ہی نہیں میں  
نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

یہ اور سے جب ہمیں کا جس  
سوں سے نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

## حسن اختر جلیلی

یہ تقریر سے اس میں نہ نہ  
پہ تو میں بن است اس میں نہ نہ

ہر سادہ میں وہ سے پہلے رہیں  
میں فطرت سے انھیں نہ نہ نہ نہ

جو میں کل تھی بڑے سے سے  
نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

میں نہ صوفیوں اور عوام نہ نہ نہ نہ  
میرا نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

قصہ شہری کے فیوض سے جھٹاتے ہیں  
کیوں نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

## منصور عجاز

چراں اور

حدیں نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

خود ہی خدائے پاک ہے شیدا رسولؐ کا  
کیا لکھ سکے گا کوئی قصیدہ رسولؐ کا

جنہوں نے روشنی پائی مرے چہرے سے  
صدا چمکتے رہے ہر دماغ و آخر سے

اب نکالو شدہ کہیں مدیے مجھ و  
اب گورا نہیں دوری کے قہینے مجھ و

دل آئینہ ہے روح کو نسبت نئی سے ہے  
آنکھیں ہیں میری اور انجلا رسولؐ کا

چلے جو آپؐ کے ہمدرد پائے منزل  
نہیں چلے تو جھڑتے رہے مقدر سے

یاد محبوبؐ دو جام مری مسر رہی  
غم و آہ میں چوہن نہ کی نے مجھ و

تخلیق دو جہوں ہے انہی کے طفیل میں  
یہ ساری کائنات ہے صدقہ رسولؐ کا

دُکھ مجھ کو تھی دامن میں رہا ہے  
کہ چاہتے مجھے خیرات یہی ہی در سے

میں کسی رہبر کامل کا پسوں میں تھانی  
خود ہی میں گئے وہ اس دور مدیے مجھ و

سب کے لئے ہو علم، برابر ہوں سارے دُکھ  
یہ درس دے رہا ہے مدینہ رسولؐ کا

وہ آنکھوں جس کا کہ سرمد ہو صاحبِ رو رسولؐ  
وہ ہونے کی نہ خیر و شر و جوہر سے

یہ بتاؤں مجھے یہ مدنی رقی سے ما  
مشق سرکارِ اویس اب اسے مجھ و

\*\*\*\*\*

نہایت کو صرف مساوات چاہئے  
اعلان کر رہا ہے یہ مکتبہ رسولؐ کا

نہائی کی مدت سرائی وہ فرش ہے مکتبہ  
ہو نہ بھی جو کسی بخور سے

میرا جو سرور زمین سے ہو مجھ و  
نہاں کے اندر میں رہا مجھ و

#### مامون ایمل

تذوقِ رفق و نام و نسب ہے فضول سب  
یہ کہہ رہا ہے آخری خطبہ رسولؐ کا

قرآن کی تصویر، صداقت جان  
رحمت کبھی اُغت، کبھی عزت جان

مذہبِ قہیں میں رہا، مکتبہ میں  
میں مکتبہ میں رہا، مکتبہ میں

#### رضیہ صبیح احمد

مرے اس میں بھی کب عار حرا ہے  
چرخ نور جس میں جل رہا ہے  
سر پا خیر ہو، خیر اور ہو  
تبھی تو سایہ تم سے پھلپ گیا ہے  
وہ کیا مہر نہ گھڑیں تمہیں رضیہ  
کہ جس میں نعت کا القا ہوا ہے

حمد ہی و تحمیل کی مدحت جان  
خالد یوسف

مجھے یقین ہے کہ نئے نئے  
انہی نے کے کی ماں آپ کی ماں مجھ و

کے حصے کہ تھ رہا ہوں  
کے حصے کہ تھ رہا ہوں  
بانی ہیں وہی ذرا  
سورن کو چراغِ مکتبہ

وہ خوش نصیب ہوں چو تھ جب وہ  
تو چھو رہی تھی مدیہ کی بھی ہو مجھ و

## خواہ مخواہ حیدر آبادی

نعت



خواہ مخواہ حیدر آباد

عکس تحریر

محبت

جب نکل کر غیب مکان سے لاکھائیں آگیا  
 ذکر میرا بھی حدیث دیگران میں آگیا  
 کھد نہیں سکتا کہ کتنی دور چل پاؤں گا میں  
 آگیا قدموں کا چل کر اب رہاں میں آگیا  
 جسم بیا جو نوا مہار محبت دیکھنے  
 دل کو آرام دے سکوں دردِ دنیاں میں آگیا  
 تسلی ارض و سما میں گھٹ رہا تھا دم مرا  
 سانس لیے وسعت کوں دیکھوں میں آگیا  
 موت بھی آئی اجاٹ اہ وہ بھی سن گئے  
 اک انوکھا لطف مرگ ناگیاں میں آگیا  
 زائرِ رحلے کر چلے لوگ جب کو سحر  
 قلب مضطر لے کر میں بھی کارواں میں آگیا  
 مگد خفرا کو دیکھا زور سے تو یوں لگا  
 اک نیا مہتاب جیسے آسمان میں آگیا  
 بے نوا دے ہنر آتم سے ہوتا اور کیا  
 نعت لے کر نذر خرم عاشقان میں آگیا

بارہد حوالہ خواہ

جب نکل کر میں مکان سے لامکان میں آگیا  
 ذکر میرا بھی حدیث دیگران میں آگیا

کہہ نہیں سکتا کہ کتنی دور چل پاؤں گا میں  
 آگیا قدموں کا چل کر اب رہاں میں آگیا

جسم بیا جو تو ایذا محبت دیکھنے  
 دل کو آرام دے سکوں دردِ دنیاں میں آگیا

تسلی ارض و سما میں گھٹ رہا تھا دم مرا  
 سانس لیے وسعت کوں دیکھوں میں آگیا

موت بھی آئی اجاٹ اور وہ بھی آگئے  
 اک انوکھا لطف مرگ ناگیاں میں آگیا

زائرِ رحلے کر چلے لوگ جب کو سحر  
 قلب مضطر لے کے میں بھی کارواں میں آگیا

مگد خفرا کو دیکھا زور سے تو یوں لگا  
 اک نیا مہتاب جیسے آسمان میں آگیا

بے نوا دے ہنر آتم سے ہوتا اور کیا  
 نعت لے کر نذر خرم عاشقان میں آگیا



## ذکیہ غزل



ذکیہ غزل

غزل تحریر

### غزل

میں تیرے ہجر وہ موموں کی رد میں ہوں  
میں خیاں تری قہقہوں کی حد میں ہوں

میں پاستی ہوں بجا مری ریش پہ سو  
میں سب دے ہوں عمر روشنی کی مد میں ہوں

یہ سب نام سے مجھ سے متعلق سب ہے  
میں سب ہوں نہیں قبول و رد میں ہوں

شان شان سے چلتی سے جیتو وئی  
خدا میں کہ ہوں میں ہوں یہ فرد میں ہوں

بداد میں یہاں، نکتہ و بدلت ہے  
عمر میں چہ بھی یہاں فریاد و بد میں ہوں

میں ہوں، مہربان سے مستعار نہیں  
میں جس قدر بھی، جہاں بھی ہوں، اپنے قدم میں ہوں

وہ دہشت میں غزل سے شرمے لیکن  
میں بھٹی و بھڑکتی اپنی حد میں ہوں

### لغنت رسول اللہ ﷺ

سرکارِ دو عالم کا کرم ہو تو نہبت ہے  
پہ نام مرے دل پہ رستم ہو تو نہبت ہے  
میں تو دیوانہ کی کینزوں میں موں شامل  
صفت میں مری صحنِ مرم ہو تو نہبت ہے  
برودہ سیرِ مشرقِ مکمل کا عطا ہو  
بیں روئے جزا سیرِ محرم ہو تو نہبت ہو  
سرکارِ کی خوشبو مری لغنتوں میں لپی ہو  
برستہ مرا اشک سے ہم ہو تو نہبت ہے  
میں گرہِ کناں آتی سے دوری پر بہت میں  
روئے کو تو بیں ایک ہی علم ہو تو نہبت ہے  
میں غم و غصہ مرے آگاہ پہ لپٹیں ہے  
لپی آنکھ میں بھڑا حرام ہو تو نہبت ہے

ذکیہ غزل

## طارق سبزواری



طارق سبزواری

### شب معراج

کوہ قادس سے اٹھا ہر عطر آج کی رات  
چھاگنی رحمت ہاری کی ٹھنڈی آج کی رات

تے جہیل نے حضرت سے کہا آج کی رات  
چپے سرکار نکالتا ہے خدا آج کی رات

ایوں نہ مقبول ہو یہ دعا آج کی رات  
جس نے جو مانگا وہی اس کو ملا آج کی رات

بہ ہر انداز براق نہانی کی رفتار  
نراشیں چہرہ تہن بھوں کیا آج کی رات

انھ گئے سارے حجابات سر عرش ہدی  
عبد و معبود میں پردہ نہ رہا آج کی رات

یہ رتیبہ نہ کسی در نی نے پیدا  
ریت عرش تھا محبوب خدا آج کی رات

صرف طارق کی زبان پر ہی نہیں نعت رسول  
پڑھتے ہیں جن و ملک صل علی آج کی رات

### عکس تحریر

سلسلہ خواب کا آٹکوں سے جڑا رہنے دے  
اس حزمیرے کو سسندہ سے مہ رہنے دے  
تیرے چہرہ پہ کھد ہے جو یہ خوش رنگ مہرب  
میرے کاندھے پہ ہیں کچھ دیر سبھا رہنے دے

سر جھکا کر ملوں اے دل میرے منظور نہیں  
مہ اگر مجھ سے نفا ہے تو نفا رہنے دے  
دکھ اٹھائے ہیں بہت میں نے شناساں کے  
میرے مالک میرے رشتوں سے گٹھا رہنے دے  
سایہ آجائے مہ درد بیش دعا گو طارق  
گھر کے دروازہ کو کچھ دیر کھد رہنے دے  
طارق سبزواری



شین کاف نظام

## شین کاف نظام

مہمان شاعر

### غزل

عکس تحریر

غار لاکھوں کہی معراج و مدینہ لاکھوں  
موج ہر موج محمد کو سفینہ لاکھوں

رات دن مدت سرکار مدینہ لاکھوں  
بس اسی بات کو فردوس کا زینہ لاکھوں

خواب ہر خواب پڑھوں نقش کف پا ان کے  
ایک اک لفظ کو خوابوں کا خزینہ لاکھوں

بہر کو بھرتی محبوب سے تعبیر کروں  
وصل کے شوق کو کوشش کا قرینہ لاکھوں

دھوپ کو لاکھوں نظام ان گنم کا پرتو  
اور بادش کو محمد کا پسینہ لاکھوں

شین کاف نظام

مکانوں کے تھے یا زمانوں کے تھے  
جب فاصلے درمیانوں کے تھے

مگر ہیں تو سب آسمانوں کے تھے  
قریبے مگر قید خانوں کے تھے

کھلی آنکھ تو سامنے کچھ نہ تھا  
وہ منظر تو سارے آزانوں کے تھے

پکڑا انہیں کچھ ضروری نہ تھا  
پرندے سبھی آشیانوں کے تھے

مسافر کی نظریں بندی پہ تھیں  
مگر راستے سب ڈھلانوں کے تھے

انہیں ڈھونڈنے تم کہاں چل دیے  
وہ کردار تو داستانوں کے تھے



## سید شمیم رجز

## سید فضل الضیاء سحر مشکوٰۃ محمدؐ

## سید اسد اللہ حسینی چکر

جب محمدؐ کی زیارت ہوگی  
سارے قرآن کی تلاوت ہوگی

آپؐ نے جس کے لئے جو کلمہ دیا  
وہ تو گویا اس کی قسمت ہوگی

دہر کو آکر دیا ایسا نظام  
ساری دنیا کو حیرت ہوگی

اللہ اللہ عظمت ناخواندگی  
خواندگی مرہونِ مفت ہوگی

بھیجتا ہوں میں محمدؐ پر درود  
مجھ کو یارب تیری عادت ہوگی

جاں بحق جو آپؐ کے دیں پر ہوا  
موت گھبرا کر شہادت ہوگی

یا نبیؐ خوش ہوں اجل کو دیکھ کر  
آپؐ سے ملنے کی صورت ہوگی

اے رجز محبوب حقؐ پر ہوں فدا  
میری خالق سے رقابت ہوگی

میں کہ پہنچا مہدی افلاک میں غم  
کوئی انجم ہے، نہ مہتاب، نہ شمس  
رو تاریک کو روشن کر دے  
اور مجھے تیرا پتہ مل جائے

بہشت افلاک میں، ہونکا ہوا راہی ہوں میں  
گھر سے نکلا تھا کہ پاؤں تھکوا  
یا ادب مجھ کو نہیں کتنی صدیاں گزریں  
نوری سالوں میں ہی ہو گا شاید  
گھر سے یہ میری مسافت کا حساب

ماورائی ہے تلاش  
میں حواس کے حصاروں میں غلجہ  
ست گم نام ہیں، راہیں ہیں نہاں  
وقت کی دھول تلے

اب خدا تھکوا پاؤں کیسے؟  
پاں مگر

میرے اور اک کا عرفان کا دریا اک ہیں  
مہدی ہر تے عم خواب  
مرے آقا! مرے مولا!  
وہی غریب والے!

اے خدا تھکوا پانے کے لئے  
اب میں نگوں گا وہ مشکوٰۃ محمدؐ کو لئے  
جس میں جلتا ہے نجات کا دیا!  
سانس جس کے ہر اک ہے مایہ  
کوئی انجم، کوئی مہتاب، کوئی شمس سی!!

اگر جان بھی دی تو کیا ہو گیا  
محمدؐ کا حق کیا ادا ہو گیا؟

الہی یہ کیا معجزہ ہو گیا  
ایک انہی محبوب خدا ہو گیا

جو دیکھی شبِ نئی خواب میں  
مرا دل تو بس آئینہ ہو گیا

محمدؐ کی بعثت ہوئی تھی جہاں  
وہ ملک، عرب آج کیا ہو گیا؟

جو تھا ایک بچہ یتیم و لیسیر  
بزرگی میں بعد خدا ہو گیا

نبیؐ سے محبت جسے ہو گئی  
وہ بندہ رقیب خدا ہو گیا

نہ جائے گا سودائے عشقِ نبیؐ  
اگر سر بھی شن سے جدا ہو گیا

تھا نام محمدؐ جو دردِ زباں  
اسد اب محمدؐ ہی کا ہو گیا



### محمد کی تنہائی

میں تمہارا ہوں، خدا اور تم سے کرتا ہوں خطاب  
مشکلیں جو ہیں تمہاری وہ تو ہیں مثل شراب

مُرسِلین و انبیاء کے امتحان جیسے ہوئے  
انتہا اُن کی ہوئی جب آخری بھیجی کتاب

فکر کی یکتائی، صحرا جہل کا، کیسے ہو بات  
گرم صحرا کی ہو، تنہائی، جب اترا نصاب

ایک انہی دشمنوں میں تھا اکیلا اور غریب  
کس طرح تنہا ہی جھیل کافروں کا بھی عتاب

اُس کی تنہائی کو روئیں انفس و آفاق سب  
پھر بھی ہو سکتا نہیں بے باق اُس کا کچھ حساب

وہ مرا نورِ نظر، محبوب، فخرِ کائنات  
دیکھا جاتا ہی نہ تھا وحشت میں اُس کا اضطراب

وہ سرا سید پھر صحرا میں یوں میرے لئے  
چھالے اُس کے پھوٹتے تھے ریت میں مثلِ خواب

یوں وضاحت سے بیاں اُس نے کیا پیغام کو  
پیش کی قرآن کی صورت میں کیا میری کتاب

ہر ایک درد کے درماں، محمدؐ عربی  
ہیں دو جہان کے خواباں، محمدؐ عربی

عمل سے آپؐ نے تفسیر کی ہدایت کی  
خدا ہے آپؐ پر نازاں، محمدؐ عربی

جہل کو علم کے سانچے میں کس طرح ڈھالا  
جہاں عقل ہے حیراں، محمدؐ عربی

خیال آپؐ کا، جیسے گلاب کی خوشبو  
جمال، نور کا سماں، محمدؐ عربی

کہاں ہے فرق ربا، فرض میں یا نیت میں  
بشر کی شکل میں قرآن، محمدؐ عربی

مدینہ علم کا ہیں آپؐ، ذرِ خلقِ حیدر  
میں صرف علم کا دریاں، محمدؐ عربی

.....

### مُرشد بُروئی

بے زبانوں کی زباں ہیں، ہاں محمدؐ مصطفیٰ  
چارو درد نہیں ہیں، ہاں محمدؐ مصطفیٰ

مالک ہر دو جہاں ہیں، ہاں محمدؐ مصطفیٰ  
آخری جائے امان ہیں، ہاں محمدؐ مصطفیٰ

ہاں محمدؐ مصطفیٰ ہیں منبعِ فیض و کرم  
ہاں محمدؐ مصطفیٰ ہیں چارو رنج و الم

### سعی ناکام

نعت میں کیسے لکھوں  
میرے سرکار۔۔۔ محمدؐ میرے  
کس طرح آپؐ کو نہیں یاد کروں  
جتنے انداز مرے ذہن میں ہیں  
جتنے الفاظ مرے نطق میں ہیں  
سارے فنکار، قلم کار انہی لفظوں سے  
زلف و رخسار کے افسانے لکھا کرتے ہیں  
اب یہ الفاظ ہیں یوسید و ہر آنے پڑے  
کتے جذبوں کو یہ پہنائے گئے

میرے سرکار۔۔۔ محمدؐ میرے  
آپؐ کو یاد میں ان لفظوں میں اب کیسے کروں  
سارے نہ تے ہوئے الفاظ ہیں یہ  
کتنی بے بس ہوں میں

لا چارہوں، مجبور ہوں میں  
میرے انداز مرے ذہن کو تو کر دے عطا  
جنگلاتے ہوئے الفاظ نے  
جھلملاتے ہوئے انداز نے

اپنے احساس کی دنیا کو سجادوں اُن سے  
اور پھر بڑھ کے کہوں  
میرے محبوب، مرے پیارے نبیؐ  
سیر کچھے مرے غم خانے کی

میرے اللہ اگر اب اس وقت  
نے الفاظ کہاں سے لاؤں !!!





## CRESCENT HEALTHCARE, INC.

Since its founding in 1992, Crescent Healthcare, Inc. has pursued its goal to "provide quality safe and cost effective home infusion services." Focusing on our patients, we are committed to providing them the highest level of service in the industry.

Dr. Sohail Masood, CEO Crescent Healthcare encourages community physicians to utilize CHI for their home infusion needs.

Crescent Healthcare provides comprehensive home infusion therapy with coordinated nursing care:

|                            |                    |
|----------------------------|--------------------|
| Antifungals                | Antibiotic Therapy |
| Blood Modifiers            | Antivirals         |
| Enteral Nutrition          | Cardiac Therapies  |
| Hemophilia/Factor Products | Growth Hormone     |
| IV Immune Globulin         | Hydration Therapy  |
| Remicade                   | Pain Management    |
| Chemotherapy               | Synagis            |

Total Parenteral Nutrition (TPN)

Quality services and professional support are available to meet the individual needs of the patient:

- State-of-the-art facilities
- Total Reimbursement Management
- Clinical reports of patient's status readily available
- Complete counseling and in-home training available
- Pharmacists and nurses with extensive IV therapy experience
- Continuity of care & comprehensive case management of patient
- A registered nurse and pharmacist is on-call 24hrs a day, 7 days a week

## LOCATIONS



Accredited by  
Accreditation Commission  
on Health Care

### Southern California

|                |                |
|----------------|----------------|
| Anaheim        | (800) 879-4844 |
| Riverside      | (800) 735-4872 |
| San Diego      | (800) 736-4872 |
| S. Luis Obispo | (800) 879-4872 |
| Palm Springs   | (800) 226-9765 |

### Northern California

|            |                |
|------------|----------------|
| Hayward    | (800) 824-8400 |
| Modesto    | (800) 817-1417 |
| Sacramento | (800) 793-1195 |
| Santa Rosa | (800) 448-7227 |

### Florida

|             |                |
|-------------|----------------|
| Panama City | (800) 254-7411 |
|-------------|----------------|

## CORPORATE

Anaheim  
(800) 722-8085  
1990 W. Crescent Ave.  
Anaheim, CA 92801

visit us on the web @  
[www.crescenthealthcare.com](http://www.crescenthealthcare.com)



**HOME INFUSION THERAPY AND  
HIGH - TECH HOME INFUSION  
NURSING SERVICES**

**24 HOURS A DAY, 7 DAYS A WEEK**

**CRESCENT HEALTHCARE  
IS CONTRACTED WITH ALL  
MAJOR HEALTH PLANS**

